ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت مُلتان

ذوالقعدہ : ۱۴۲۰ھ
فروری : ۲۰۰۰ء
۲

بیاد مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ
مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ

احرار کی دعوت

وہ تمام توانائیاں جو انسانی معاشرہ کے باطنی حُسن وجمال کو اُجاگر کریں، سماج کے ظاہری نظام کو رعنائیاں بخشیں اور اُمّت کو صراطِ مُستقیم پر لے آئیں، اس راہ میں بغیر کسی دنیاوی لالچ کے قربان کردی جائیں۔

اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ جا و بے جا اپنی توانائیاں ضائع کی جائیں بلکہ حالات کا جائزہ لے کر مستقبل کے نتائج پر غور و فکر کر کے پھر عملی قدم اٹھایا جائے۔ تاکہ بے تدبیری کا خمیازہ نہ بھگتنا پڑے۔

ہماری دعوت رہبانیت سے پاک ہے۔ ہم دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کا رُخ موڑنا چاہتے ہیں مگر ایسے کہ آدمی نہ تو دنیا اور اس کی لذتوں کا بھکاری بن کر رہ جائے اور نہ ہی لبادۂ مکر اوڑھ کر لوگوں کی آرزوؤں کا قتل کیا جائے۔

احرار کی دعوت یہ ہے کہ عام مسلمان جو غفلت وخواہشات کی ابلیسی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، انہیں جھنجوڑا، جگایا اور آزاد کرایا جائے۔

آپ ہماری دعوت پر دل کی گہرائی میں ڈوب کر غور و فکر کریں اور پھر قلزمِ دل سے اٹھنے والی صدائے لاہوتی پر لبّیک کہتے ہوئے جذبۂ صادقہ سے مرصع ہو کر آئیں۔ ہمیں اپنی رفاقت کا شرف بخشیں ـــــ تاکہ ہم آپ کی رفاقت میں اپنی بڑھتی ہوئی طاقت سے حوادث کا رُخ موڑ دیں، ثقافت کے طوفان کو روکیں، عداتوں کا منہ توڑ دیں اور منافقتوں کے عفریت کو موت کی وادی میں دھکیل دیں۔

ابن امیر شریعت حضرت مولانا
(سیّد عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ)

سی ٹی بی ٹی
غلامی کا راستہ

اُمریکہ کی طالبان دشمنی
حقائق کے آئینے میں ایک تحریر

پرویزیت اور قادیانی
ایک سکّہ دو رُخ، ایک فتنہ دو رُوپ

امارت اسلامیہ افغانستان
مشاہدات وتأثرات

رہنمایانِ بے مُرام ......!

اخبار الاحرار ❁ اخبار الجہاد

عربی

تفسیر الکبیر

أبي عبد الله محمد بن عمر فخر الدين

طبعة جديدة مصححة

11 جلدیں 32 حصے

للإمام

الفخر الرازي

دار الحدیث

ومن مطبوعاتنا

عربی

عمدة القاري شرح صحيح البخاري

للشيخ الإمام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

الطبعة الأولى المطابقة بالترقيم كتبا وأبوابا وأحاديث
للمعجم المفهرس لألفاظ الحديث وفتح الباري
مع ذكر أطراف الأحاديث طردا وردا

کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

طباعت عمدہ

کاغذ اعلیٰ سفید

دار الحدیث

لیمینیشن کی خوبصورت سوله جلدیں

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

Regd: M. No. 32

جلد ۱۱ | شمارہ ۲ | قیمت ۱۵ روپے

بیاد سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ذیقعدہ 1420ھ

فروری 2000ء

بانی: مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیرجی

سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیرِ مسئول

سید محمد کفیل بخاری

رفقائے فکر

مولانا محمد اسحٰق سلیمی

پروفیسر خالد شبیر احمد

عبداللطیف خالد چیمہ

سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ

محمد عمر فاروق

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک 150 روپے

بیرونِ ملک 1000 روپے پاکستانی

رابطہ: دارِ بنی ہاشم ○ مہربان کالونی ملتان ☎ 061.511961

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبہ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

تشکیل

دل کی بات: ۳

اداریہ ——— مدیر

شاعری: ۶

حمد (سید کاشف گیلانی) نعت (پروفیسر محمد اکرام تائب)
نظمیں (حافظ محمد ظہور الحق ظہور) (پروفیسر محمد اکرام تائب) غزل (سید ابوذر بخاری)

افکار:

سی ٹی بی ٹی غلامی کا راستہ ——— محمد عمر فاروق ۹

رہنمایانِ بے مرام ——— سید یونس الجسنی ۱۱

امریکہ کی طالبان دشمنی ——— شیخ الطاف الرحمٰن ۱۳

شخصیات:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ——— مولاناعتیق الرحمٰن سنبھلی ۱۷

مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ ——— مولانامجاھدالحسینی ۲۱

تحقیق و تجزیہ:

حج بیت اللہ، ۹ ذی الحجہ کو یا ۸ ذی الحجہ کو؟ لمحۂ فکریہ ——— پروفیسرمحمدحمزہ نعیم ۲۳

پرویزیت اور قادیانیت ایک سکہ دورخ، ایک فتنہ دوروپ ——— عبدالخالق بھٹی ۲۵

تعارفِ قادیانی بہ زبانِ قادیانی ——— قیصر مصطفیٰ ۳۳

دین و دانش:

جنت میں لے جانے والے کام ——— حکیم محمود احمد ظفر ۳۷

سفر نامہ:

امارتِ اسلامیہ افغانستان - مشاہدات و تاثرات ——— پروفیسرابوالکلام خواجہ ۴۰

حاصلِ مطالعہ:

میڈیا اور دعوتِ اسلام ——— راؤ عبدالنعیم ۴۳

اخبارالاحرار:

تنظیمی خبریں ——— محمد الیاس ۴۶

اخبارالجہاد:

کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور افغانستان کے مجاہدین کی خبریں ——— محمد الیاس ۵۶

حسنِ انتقاد:

تبصرۂ کتب ——— ادارہ ۵۹

ترحیم:

مسافرانِ آخرت و دعاءِ صحت ——— ادارہ ۶۱

دل کی بات

سی ٹی بی ٹی پر دستخط........... ملکی سلامتی و دفاع کی موت

بھاری مینڈیٹ والے اور طیارہ اغواء کیس کے بھاری ملزم نواز شریف امریکہ کو بہت پیارے تھے۔ ان کے اقتدار کے آخر دنوں میں سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے لئے امریکی دباؤ شدت اختیار کر گیا تھا اگرچہ وہ اور ان کی مسلم لیگ امریکہ بہادر کو اس معاہدے پر دستخط کرنے اور انگوٹھے لگانے کی مکمل یقین دہانی کرا چکے تھے۔ مگر امریکی چاپلوسی کے باوجود اقتدار پھر بھی نہ بچا سکے۔ شاید یہ کام موجودہ حکومت سے بہتر انداز میں لینا مقصود تھا۔ ہمارے موجودہ وزیر خارجہ عبدالستار جو کبھی سی ٹی بی ٹی کے شدید مخالف تھے آجکل شدید ترین حامی ہیں۔ وہ اپنے بیانات سے قومی مورال ڈاؤن کر کے اس امریکی فرمان پر دستخط کی فضا ہموار کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ وزیر خارجہ کا یہ کہنا کہ "صرف چند لوگ سی ٹی بی ٹی کی مخالفت کر رہے ہیں" سراسر غلط اور خلاف حقیقت ہے۔ سی ٹی بی ٹی کا اصل ہدف ہمارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ہمیں لولا لنگڑا اور غیر مسلح کرنا ہے۔ قرائن سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت درونِ خانہ ملک و قوم کو سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں سے مشرف کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ہمارا خیال نہیں یقین ہے کہ یہ فیصلہ ملکی و قومی آزادی، خود مختاری، سلامتی اور دفاع کی موت ہے۔ آخر اس پابندی کو قبول کرانے میں امریکہ کا کوئی تو مفاد ہے؟ ورنہ اس کے عوض بھاری اقتصادی امداد و تعاون کی پیشکش اور لالچ بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایٹمی ہتھیار رکھنے والے ۴۴ ممالک نے اس معاہدے کی توثیق نہیں کی امریکہ، روس اور چین کی حکومتیں بھی اس کی توثیق میں ناکام رہیں۔ امریکی سینٹ کی اکثریت اس کی مخالف ہے اور اس نے منظوری نہیں دی۔ بھارت جو پاکستان کی سلامتی کے لئے مستقل خطرہ ہے وہ اس پابندی کو قبول کرنے سے انکاری ہے۔ پھر صرف پاکستان پر اتنا شدید دباؤ کیوں؟ اسلامی دنیا میں پاکستان واحد ایٹمی طاقت ہے اور یہودی و عیسائی کسی مسلمان ملک کو دفاعی اعتبار سے اتنا طاقتور نہیں دیکھ سکتے۔ سی ٹی بی ٹی صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی گہری سازش ہے۔ بظاہر تو اس معاہدے میں ایٹمی پروگرام کو جہاں ہے وہیں روکنا مقصود ہے مگر اس کے بعد "این پی ٹی" ہے جس کا مقصد اس پروگرام کو مکمل طور پر رول بیک کرنا ہے۔ پاکستان کے نامور ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر ثمر مبارک مند نے اسلام آباد میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ "پاکستان کے پاس کمپیوٹر کے ذریعے ایٹمی تجربہ کرنے اور ایٹمی صلاحیت جانچنے کا کوئی طریقہ نہیں مگر سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے بعد پاکستان کمپیوٹر کے ذریعے بھی تجربہ نہیں کر سکے

گا"۔ موجودہ عسکری حکومت کے لئے خاص طور پر یہ لمحۂ فکریہ ہے اور ان کی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ اس معاہدے پر دستخط نہ کئے جائیں اور یہی قوم کا فیصلہ ہے۔ اگر ان پابندیوں کو ہی قبول کرنا تھا تو پھر ایٹمی تجربات پر اربوں روپے کیوں صرف کئے جبکہ ایٹمی دھماکوں کو بھی عسکری قوت کی بھر پور حمایت حاصل تھی۔

حکومت اس بحث کو بند کرے اور دو ٹوک فیصلے کے ذریعے دستخطوں سے انکار کردے۔ ہمارا رزاق اللہ ہے امریکہ نہیں۔ قوم بھوک برداشت کر لے گی مگر ملکی دفاع پر آنچ نہیں آنے دی گی۔

پی سی او کے تحت ججوں کا نیا حلف "اسلامی جمہوریہ" کے الفاظ ختم

فوجی حکومت نے آخر کار پی سی او (عبوری آئین) کے تحت ججوں سے حلف لے لیا۔ تشویش ناک امر یہ ہے کہ حلف نامے میں پاکستان کے نام سے "اسلامی جمہوریہ" کے الفاظ ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اس اقدام سے نہ صرف پاکستان کی اسلامی نظریاتی شناخت ختم ہو کر رہ گئی ہے بلکہ سب سے زیادہ فائدہ قادیانیوں اور دیگر بے دین لابیوں کو ہوا ہے۔ قادیانی اور ان کے شاطر واجا لادین عناصر خوشیوں کے بگل بجا رہے ہیں۔ آئین میں ان بے دینوں اور مرتدوں کے کفریہ عقائد و نظریات کی تبلیغ کے راستے میں جو رکاوٹیں کھڑی کی گئی تھیں وہ سب غیر محفوظ بلکہ منہدم ہوتی نظر آرہی ہیں۔ خصوصاً قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں زور پکڑ گئی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ ملک کے کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کیا جا رہا ہے۔

چیف ایگزیکٹو جناب مشرف عبوری آئین میں تمام اسلامی دفعات کو تحفظ فراہم کریں۔ قادیانیوں اور تمام بے دین لابیوں کو نکیل ڈالیں۔ جو لوگ اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے وفادار نہیں وہ ملک کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں؟ علامہ اقبال مرحوم نے انہیں اسلام اور وطن دونوں کا غدار قرار دیا ہے۔ اعلیٰ عہدوں پر ایسے عناصر کی تعیناتی ملک و قوم کے لیے کسی بھی بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے انہیں فوراً کلیدی مناصب سے برطرف کیا جائے۔

سودی معیشت کے خاتمہ کے لیے کمیشن......... نظر ثانی کی ضرورت

گزشتہ مہینے سپریم کورٹ کے فل بنچ نے سودی نظام کے خلاف شریعت کورٹ کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے اسے درست قرار دیا تھا اور ساتھ ہی حکومت کو ہدایت کی تھی کہ سودی نظامِ معیشت کے خاتمے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ دنیا کے کئی ممالک میں غیر سودی نظام رائج ہے اور ان کا یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔ حکومت نے سٹیٹ بنک کو اس مسئلے کے حل کے لیے ایک کمیشن تشکیل دینے کی ہدایت کی جو اسلامی

نظامِ معیشت کا بنیادی ڈھانچہ مرتب کرے۔ چنانچہ سابق گورنر سٹیٹ بنک امتیاز حنفی کی سربراہی میں ایک کمیشن تشکیل دے دیا گیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق کمیشن میں زیادہ تر وہی افراد شامل ہیں جو سودی نظام کے حق میں ہیں۔ کمیشن کے پہلے ہی اجلاس میں محترم مفتی محمد رفیع عثمانی اور شاید ایک دو مزید ارکان نے سودی نظام کے خاتمے کے لیے تجاویز دیں باقی اکثر ارکان نے سود کی حمایت کی۔ یہ صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے۔ اگر حکومت واقعی مخلص ہے اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عملدر آمد کرانا چاہتی ہے تو اسے موجودہ کمیشن پر نظر ثانی کر کے اس میں ایسے افراد کو شامل کرنا چاہئیے جن کی اسلام سے وابستگی ہر لحاظ سے غیر متزلزل ہو۔ اور وہ قوت فیصلہ بھی رکھتے ہوں۔ وہی لوگ ملک و قوم کی بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔

رویت ہلال...... مستقل حل کی ضرورت

رویت ہلال کے مسئلے کو محض بیان بازی اور غیر ذمہ دارانہ تبصروں کی مدد سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت مختلف نقطہ ہائے نظر کے حاملین اپنے اپنے موقف پر یک طرفہ اصرار کر کے مسئلے کو سلجھانے کی بجائے خلط مبحث کی نذر کر رہے ہیں۔ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ پاکستان کو سعودی عرب کے کیلنڈر کی پیروی کرنی چاہیے۔ کچھ لوگ اس بات پر مصر ہیں کہ ماہرین فلکیات کی مدد سے سال بھر کی قمری تقویم تیار کر لی جائے اور علماء کو اس معاملے میں مداخلت سے باز رکھا جائے۔ میرے نزدیک "رویت ہلال" کے مسئلے کو ویسی اہمیت، جیسی شرعی احکام و مسائل کو دی جانی چاہیے، اس وقت نہیں دی جا رہی ہے۔ اصولاً یہ ہونا چاہیے کہ اولاً رویت ہلال کمیٹی میں ماہرین فلکیات بھی شامل کیے جائیں۔ ثانیاً رویت ہلال کمیٹیوں کو مرکزی، صوبائی اور ضلعی سطح پر ہی نہیں تحصیل اور تھانے کی سطح پر موثر کیا جائے۔ سرکاری انتظامیہ اس بات کا موثر اور بھر پور اہتمام کرے کہ ملک کے کسی بھی شہری یا دیہی علاقے میں "رویت" کرنے والا، جلد سے جلد اپنی شہادت رویت ہلال کمیٹی تک پہنچا سکے۔ خصوصاً دور افتادہ دیہی علاقوں میں، ہر تھانہ اور پولیس چوکی آس پاس کے مسلمانوں کو "رویت" کی اطلاع کے لیے ٹیلی فون کی سہولت ہر ممکن صورت میں مہیا کرے۔ ثالثاً مرکزی رویت ہلال کمیٹی کو مستقل بنیادوں پر منظم اور فعال بنایا جائے۔ کمیٹی کا اپنا عملہ ہونا چاہیے جو سال بھر مختلف ماہرین تقویم و فلکیات اور ماہرین موسمیات کی پیش بینی اور ظن و تخمین سے برابر استفادے کا اہتمام کرے اور ہر نئے قمری مہینے کے لیے "طلوع قمر" اور "امکانِ رویت" کی بابت صحیح صورت حال سے باخبر رہے۔ رابعاً کسی بھی شخصیت کی انفرادی رائے پر عمل کرنے کی بجائے ہر مسلک کے نمائندہ دینی اداروں سے وابستہ علماء و فقہا کو، رویت ہلال کے لیے جدید مشینی اور حسابی ذرائع کے استعمال کے بارے میں، اعتماد میں لیا جائے۔

کاشف گیلانی

حمد

کیا اس کی میں توصیف لکھوں اپنے قلم سے
یہ سانس بھی آتی ہے مجھے جس کے کرم سے
گھبرا کے اسی کو ہے سدا میں نے پکارا
اس نے ہی نکالا ہے مجھے گردشِ غم سے
اس نے ہی سکوں بخشا مرے قلب حزیں کو
دیکھا جو کبھی سوئے فلک دیدۂ نم سے
پہلے سے فزوں رحمتِ یزداں کا یقیں ہے
جس روز سے میں لوٹ کے آیا ہوں حرم سے
ایمان تو ہے خاص عنایت مرے رب کی
ملتا نہیں بازار میں یہ دام و درم سے
اللہ نے بخشا ہے جسے عزمِ مصمم
ٹکراتا ہے گھبراتا نہیں شورشِ غم سے
کاشف کبھی ابلیس کے کہنے میں نہ آنا
اس نے ہی تو انساں کو نکالا تھا ارم سے

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

نعت

یوں مری اوقات سے بڑھ کر خدا سے مل گیا
جو نہ ملنا تھا مجھے، ان کی دعا سے مل گیا
وادیٔ فردوس میں بھی جو نہ ملتا تھا مجھے
وہ سکونِ قلب شہرِ مصطفےٰ سے مل گیا
اجنبی رستے بھی بنتے جا رہے ہیں رہ نما
ان کے کوچے کا پتا بادِ صبا سے مل گیا
آسماں پر قدسیوں کے وہ مقدر میں کہاں
آفتاب رشد جو غارِ حرا سے مل گیا
اک نفس سے ہو گئے گل، سب چراغِ کفر و شرک
زندگی کو رخ نیا کوہِ صفا سے مل گیا
جاں تو دے سکتے ہیں پر باطل سے دب سکتے نہیں
روشنی کا یہ اشارا کربلا سے مل گیا
جا سکا قدسی نہ تائب دیکھنا سدرہ سے پرے
ہم بشر کہتے ہیں جس کو وہ خدا سے مل گیا

حافظ محمد ظہورالحق ظہور

قرآنِ مبین

خدائے مہرباں کا آخری پیغام ہے قرآں
غلامانِ محمد کے لئے انعام ہے قرآں

یہ وہ نعمت ہے قاسم جس کے محبوبِ خدا آئے
یہ وہ کوثر ہے ساقی جس کے ختم الانبیاء آئے

یہ وہ نسخہ ہے جس سے مردہ قومیں زندگی پائیں
دلوں میں جس سے نور آئے نگاہیں روشنی پائیں

بدل دیتا ہے یہ بغض و عداوت کو محبت سے
ضعیفی، بزدلی کو استقامت سے، شجاعت سے

ھُدًی للناس، قرآں مبیں، نورِ خدا کہئے
اسے تنزیل ربّ العالمیں، جامِ صفا کہئے

یہی منہاجِ سنت، جادۂ حق راہِ جنت ہے
یہی عینِ ہدایت ہے، یہی گنجِ سعادت ہے

غذائے روحِ مومن، داروئے دردِ مسلماں ہے
یہی دنیا کی دولت ہے، یہی عقبیٰ کا ساماں ہے

یہی وہ ذکر ہے جس کی حفاظت حق نے فرمائی
یہی وہ نور ہے جس سے جہاں میں روشنی آئی

اسی بارانِ رحمت سے گلستاں میں بہار آئی
یہی قرآن بن کر نصرتِ پروردگار آئی

یہ دستورِ محمد★ ہے، یہ ہے منشورِ ربّانی
اسی سے دو جہاں میں ہے فلاحِ نوعِ انسانی

جو بزمِ زندگی میں شمعِ قرآنی جلائے گا
وہی دنیا و عقبیٰ میں ظہور آرام پائے گا

بقیہ از ص 12

قوم کو وفا پرستوں کی ضرورت ہے جفاشعاروں کی نہیں۔ مردانِ حر کی تلاش ہے، جمہوری بابوں اور شاطر سیاسیوں کی نہیں۔ جو ان لوگوں نے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے فری سٹائل ریسلنگ کے داؤ پیچ استعمال کر کے وطن عزیز کو فی الحقیقت شدید ترین بحرانوں میں مبتلا کئے رکھا ہے۔ قوم کو بھی اپنی خفی و جلی کوتاہیوں کا بخوبی احساس ہو چکا ہے۔ وہ عہد حاضر کی جمہوری کربلا میں بے لباس کھڑی دہائی دے رہی ہے۔

ھل من ناصر ینصرنا ، ھل من ناصر ینصرنا

★ صلی اللہ علیہ وسلم

سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ

غزل

یہ مقدر بھی اک پہیلی ہے — خالی دامن ہے پُر ہتھیلی ہے
نقد دیکر ادھار اپنایا — کیسی بازی یہ ہم نے کھیلی ہے
جو بھی مجذوب ہے زمانے میں — ہم فقیروں کا یار بیلی ہے
تیری یاد اب برائے روح حزیں — سونے مرقد میں اک سہیلی ہے
ساغرِ دل میں تو نے ساقیؔ کن — معرفت کی وہ مےؔ انڈیلی ہے
دل دھڑکنے لگا ہے مٹی کا — تارِ روح اس طرح سے میلی ہے
اے انیس جہانِ تنہائی — آکہ تجھ بن یہ جاں اکیلی ہے
موت جیسی کٹھن مصیبت بھی — تیری خاطر سے ہم نے جھیلی ہے

☆

پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

بدلیں گے حالات؟ خدا ہی جانتا ہے

دن ہے یا کہ رات خدا ہی جانتا ہے — جیت ہے یا کہ مات خدا ہی جانتا ہے
جانے کیا کیا رنگ ہمیں دکھلائے گا — یہ موسمِ برسات خدا ہی جانتا ہے
محفل میں کچھ لوگ نئے تو آئے ہیں — بدلیں گے حالات؟ خدا ہی جانتا ہے
پر لگے ہیں آنے ہر اک جانب سے — کس کس جا ہے گھات خدا ہی جانتا ہے
ہم سارے انساں اولادِ آدم ہیں — کیا تھی اس کی ذات خدا ہی جانتا ہے

ہم تو تائب اس پر جان چھڑکتے ہیں
اس کے دل کی بات خدا ہی جانتا ہے

محمد عمر فاروق

سی ٹی بی ٹی غلامی کا راستہ ہے

نواز شریف کی معزولی کے ساتھ ہی سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر امریکی دباؤ وقتی طور پر تھم گیا تھا۔ لیکن پہلے سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اب موجودہ فوجی حکومت پر یہ دباؤ بڑھایا جارہا ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ امریکی سینٹ تو سی ٹی بی ٹی کی توثیق کرنے سے انکار کرچکی ہے۔ مگر امریکہ لعنت کا یہ طوق پاکستان کے گلے میں ڈالنے کے درپے ہے۔ امریکہ نے نواز شریف کے دور میں سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر خاموش سفارت کاری شروع کررکھی تھی اور اب کھلم کھلا امریکی و برطانوی وفود کے ذریعے اربابِ حکومت کو قائل کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کے تاحال آمدہ بیانات میں سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کو ملکی سلامتی کے ساتھ مشروط بتایا گیا ہے۔ لیکن وزیر خارجہ عبدالستار جو وزارت سے پہلے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کو قومی و اجتماعی خودکشی قرار دیتے رہے ہیں وہی سب سے زیادہ اس معاہدہ پر دستخط کے حامی دکھائی دے رہے ہیں۔ گزشتہ حکومت کا خاتمہ اس کے نااہل سیاسی مشیروں کی فوج کی بدولت ہوا تھا۔ لگتا ہے کہ موجودہ حکومت کی واپسی کے لیے صرف وزیر خارجہ کا وجود ہی کافی و شافی ہوگا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر مسلم لیگ اور بعض حکومتی کارپردازوں میں درونِ خانہ اتفاق پایا جارہا ہے اور دونوں ہی دستخطوں کے لیے بہت بے چین اور مضطرب ہیں۔ مسلم لیگی رہنماؤں کی امریکہ سے وفاداری بھی تو اب آخری حدوں کو چھونے لگی ہے۔ حالانکہ نواز شریف کی امریکی چوکھٹ پر جبہہ سائی کے باوجود امریکہ ان کو اقتدار کی محرومی سے نہیں بچاسکا اور اس عبرتناک انجام کو بھلا کر پھر سے لیگی قائدین نے امریکی غلامی کے مئے ناب میں مدہوش ہوکر امریکی آقاؤں کی پاکستان آمد پر ان کے قدموں پر دیدہ و دل فرشِ راہ کیے ہیں اور ان غلاموں نے بندگی کی انتہا کردی ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کے مطابق "۱۴ جنوری کو پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکی سینیٹروں کے وفد نے چودھری شجاعت حسین کی رہائش گاہ پر مسلم لیگی رہنماؤں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر امریکی سفیر ولیم میلام نے راجہ ظفر الحق سے کہا کہ آپ کافی عرصہ سے بارش کا انتظار کررہے تھے۔ جس پر راجہ ظفر الحق نے کہا کہ بارانِ رحمت کے نزول کے ساتھ آپ سے ملاقات کا بھی اسی بے چینی سے انتظار تھا"۔ اندازہ کیجیے کہ اقتدار کی طلب نے راجہ ظفر الحق جیسے شریف النفس انسان کے منہ سے کیسے قابلِ اعتراض جملے کہلوا دیے۔ بارانِ رحمت چمن زاروں پر ہی نہیں ریگزاروں پر بھی برستی ہے۔ جو مطلق العنان مقتدر قادر مطلق کی شانِ کریمی کی ادنیٰ سی جھلک ہے۔ کہاں

امریکی استبداد اور کہاں رحمتِ باری تعالیٰ! محترم ظفر الحق! توبہ کیجیے۔ عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیجیے۔ اللہ تعالیٰ جہاں رحمٰن و رحیم ہے۔ وہاں جبار و قہار بھی ہے۔ اللہ کے لیے اپنی زبان سے پھسلتے ہوئے لفظوں پر غور کیجیے۔ مبادا اس کی بے ڈھب گرفت آپ کا احاطہ کر لے۔

امریکہ اگر آج عالمی غنڈہ گردی کا سرغنہ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ہر ناجائز و نامناسب حکم پر لبیک کہہ دیا جائے۔ قومی غیرت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ خودداری اور غیرتِ دینی سے بڑھ کر قیمتی متاع اور کیا ہو سکتی ہے اور اسے بھی اگر حرص و ہوس کی بھٹی میں جھونک دیا جائے تو کمینگی و دیوثی کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط آزادی کی موت ہے۔ امریکی سامراج اور برطانوی شاطر ایک طرف تو پاکستان میں جمہوریت کو بحال ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف وہ ایک غیر جمہوری اور عبوری حکومت سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط بھی کرانا چاہتے ہیں۔ یہ سامراجی ڈپلومیسی دراصل جمہوریت کی بحالی کی خاطر نہیں پاکستان کی ایٹمی طاقت کی بربادی کے لیے جاری کی گئی ہے۔ امریکہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کیے بغیر بھی بھارت کو ایٹمی قوت تسلیم کرنے کے اشارے دے رہا ہے۔ لیکن پاکستان کو نیوکلیئر پاور ماننے سے گریزاں ہے۔ ان حالات میں ایسے معاہدوں پر دستخط کرنے سے حکمرانوں کے کشکول میں چند ڈالروں کی خیرات تو ضرور ڈال دی جائے گی۔ لیکن قوم و ملک پر اپاہجوں اور معذوروں کی سی عبرت انگیز اور موت و حیات کی کشمکش سے دوچار زندگی طاری کر دی جائے گی۔ اس کی ہولناکیوں اور بربادیوں کے تصور سے ہی روح کانپ اٹھتی ہے۔

حکومت پاکستان اگر اپنے آپ کو شدید دباؤ میں محسوس کرتی ہے تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ وہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر ریفرنڈم کرائے۔ تاکہ بیرونی قوتوں کو بھی قوم کے حقیقی محسوسات اور رائے سے آگاہی ہو سکے۔ قومی مفاد اور ملکی سلامتی کو نظر انداز کیے بغیر جو بھی فیصلہ کیا جائے گا اس کے نتائج کا سامنا کسی کے بس میں نہ ہو گا۔ شخصی فیصلے اور ذاتی رائے آمریت کی علامات ہوتی ہیں۔ جبکہ رائے عامہ قوم کی ترجمان ہوتی ہے۔ قومی خواہشات کا احترام و پاسداری کا خیال نہ کرنے والی حکومتوں کے گرنے میں دیر نہیں لگا کرتی۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے دور حکومت میں جب بھی ایسے نازک موڑ آئے تو قوم نے صرف فوج کے ادارے کو ہی ملکی سلامتی کا پاسبان سمجھا۔ اب فوجی حکومت کے ہوتے ہوئے قوم کو بجا طور پر یہ توقع ہے کہ پاک فوج قوم کا مان رکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح اب بھی غیرت مندانہ اور دلاورانہ فیصلے کرے گی اور امریکی و برطانوی سامراجیوں کو واشگاف لفظوں میں یہ پیغام دے گی کہ مسلمان فطرتاً حریت پسند اور آزاد منش ہے۔ جو اپنے پالنہار کے سوا کسی کی بندگی و غلامی کو قبول نہیں کرتا۔ بقول امام عدل و حریت سیدنا فاروقِ اعظم سلام اللہ علیہ کے کہ "تم نے لوگوں کو کب سے اپنا غلام بنا لیا ہے۔ حالانکہ ان کی ماؤں نے ان کو آزاد جنا ہے"۔

سید یونس الحسنی

رہنمایانِ بے مرام

مرحوم باچا خاں کے پوتے اسفند یار خاں نے ایک اخباری بیان میں موجودہ حکومت کی طرف سے سیاست دانوں کے کڑے احتساب کو ہدف تنقید بناتے ہوئے اسے قومی سیاست کاروں کو کرپٹ ڈیکلئر کرنے کی گھناؤنی سازش قرار دیا ہے۔ گجرات کی سیاسی گدی کے وارث نے بھی دادِ شجاعت دیتے ہوئے اس صورت حال کو نئے چہروں کی تلاش کا مترادف کہا ہے۔ سر شاہنواز بھٹو کی پوتی نے بیرون ملک سے صبا کے دوشِ نازک پر سندیسہ بھیجا کہ غیر منتخب حکمرانوں کو کسی کے احتساب کا حق نہیں۔ الغرض اندرونی و بیرونی کرب کھل کر سامنے آ رہے ہیں۔ کرپٹ لوگوں کی صفیں آتش بداماں ہیں۔ اس خارزار کا ہر خورد و کلاں اور اس صحرائے ناپیدا کنار کا ہر پیر و جواں بقولِ شاعر

ع .... بک رہا ہے جنوں میں کیا کیا کچھ

ان لوگوں نے فرض کر رکھا ہے کہ انہیں سیاسیاتِ وطن سے آؤٹ کر دیا گیا تو کچھ باقی نہیں بچے گا۔ شدید ترین بحران آئے گا۔ ہمارے سوا کوئی اور یہ مناصب سنبھالنے کے لائق ہی نہیں۔ بالفاظ دیگر ماؤں نے وہ پوت سپوت نہیں جنے جو ہماری طرح "جولانیاں" دکھا کر اپنی "بہترین صلاحیتوں" کے ساتھ پاکستان اور پاکستانیوں کی "بے لوث" خدمات انجام دے رکھیں۔ نئے لوگوں کے سیاست میں در آنے یالائے جانے کے خدشات نے بے چینیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ بلدیاتی کنوؤں کے مینڈکوں سے لے کر قومی "تالاب" اور صوبائی "جوہڑوں" کی "بڑی مگر گندی مچھلیوں" تک سبھی مرغ بسمل کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ ان سب گھامڑوں کے مدار المہام جی ڈی اے کے بادشاہ نے چیخ چیخ کر ہر ایک کو خبردار کیا کہ میرے "اعوان و انصار" اور میری "رعایا" اپنا آپ سنبھال لیں۔ اپنے بچاؤ کی مناسب تدابیر اختیار کریں۔ ورنہ احتساب کی انہونی آگ سب کو بھسم کر دے گی۔

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہو گا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

بڑے میاں کی پکار نے سب کو چوکنا کر دیا۔ انہوں نے اپنے بزرگ باواں دیدہ کی زبانِ جمہوریت ترجمان سے نکلنے والے ایک ایک لفظ کا پورے تدبر و تفکر کے ساتھ تجزیہ کیا اور اڑانیں بھرنا شروع کر دیں۔ وطن عزیز کی حرمت پر مر مٹنے کے دعوے کرنے والے، اس کے استحکام کے لئے جدوجہد کا عزم مصمم کرنے والے۔ اس پاک دھرتی سے انمٹ پیار کا ناٹک کرنے والے بڑے میاں کی جنبش ابرو کے ساتھ ہی لوٹ کھسوٹ کا مال لئے وطن کی عصمت پامال کر کے اس کا حسین جسم نوچ کر رقص شرار کرتے ہوئے اجنبی

دیسوں کے مکیں بن گئے "دختر مشرق" اور "فرزند مشرق" کا معاملہ تو اظہر من الشمس ہے ایک نامۂ اعمال سمیت "اندر" اور ایک چھینا جھپٹی کے مال سمیت باہر، ان کے ساتھ رسم وفا نبھاتے ہوئے "آفتاب سرحد" چہلاکھ ڈالر لے کر تا غفیل ہو گئے۔ گجرات کی "عظیم" سیاسی فیملی کے سابق ایم پی اے سپوت جو اپنی مضحک کیفیات کے باعث "ہر دلعزیز" ہیں اپنا "بہت کچھ" سمیٹے یار غیر میں کسی محرم کو سپردم بہ تو مایۂ خویش راکھہ کر گذشتہ دنوں پیکر شرافت کے "گرین سگنل" پر لوٹ آئے۔ ساتھ ہی گھر کے بڑے صاحب نے بھاشن دیا کہ ہم میں سے کوئی بھی کرپٹ نہیں۔ اس قماش کے بیورو کریٹس، ٹیکنو کریٹس اور ارسٹو کریٹس کا تو کوئی حساب ہی نہیں۔ لے دے کے طبقۂ فقرا رد گیا ہے جو جس کا کھاتا ہے اسی کا پہرہ دیتا ہے۔

اسی صورتِ حال کی گھمبیرتا کے پیشِ نظر ایک کہانی یاد آ گئی۔ آپ بھی سن لیں، کسی جنگل میں ایک پرندہ برسوں سے رہتا تھا۔ وہ ایک خاص درخت پر بیٹھتا اور بھوک لگنے پر اس کا پھل کھا کر اپنی حیات مستعار کے لیل و نہار گذار رہا تھا۔ ایک دن جنگل میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ نخلستانیوں کے ہزار ہا تدابیر کے باوصف آگ پر قابو نہیں پایا جا رہا تھا۔ معاملہ ہاتھ سے نکلتا دیکھا تو جنگل کے بادشاہ نے ہر طرف یعنی شرقاً غرباً اور شمالاً جنوباً بھاگ دوڑ کر اپنی رعایا کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ تمام پرندے درندے، چرندے، حشرات جنگل چھوڑ گئے جونہی بادشاہ خود بھی باہر کی طرف لپکا، اچانک اس کی نظر ایک درخت پر پڑی اس کی ایک شاخ پر وہی پرندہ بیٹھا تھا۔ باشادہ کے کہنے کے باوجود اس نے اپنی آماجگاہ چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ شاہ نخلستان نے گرج کر طائر بے مایہ کو ڈانٹا ارے کم بخت جل مرے گا۔ اپنی قسمت کھوٹی نہ کر اپنے آپ کو بچا، مگر پرندے کا جواب سن کر بادشاہ سلامت سر جھکائے خاموشی سے اپنی راہ ہو لئے۔ پرندے کا جواب سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس نے کہا اے بادشاہ میں جب سے اس جگہ آیا ہوں۔ اسی درخت پر میرا رین بسیرا رہا ہے۔ میں نے تپتے گرم موسم میں اس کی ٹھنڈی چھاؤں سے لطف اٹھایا ہے۔ شدید ترین سردیوں میں اس کے پتوں سے خود کو ڈھانپا اور اس کی اونچی شاخوں پر براجمان ہو کر دھوپ سینکی ہے۔ اپنے شکم کا دوزخ بھرنے کے لئے میں کہیں اور نہیں گیا بلکہ اس کے بہترین، تازہ اور میٹھے پھل سے خود کو سیر کیا ہے، اب اس پر آفت آن پڑی ہے تو میں بھاگ جاؤں، یہ بے وفائی ہے اور میں بے وفا اور ہرجائی ہر گز نہیں۔ میرا مرنا اور جینا اسی کے ساتھ ہے۔ میں اسے چھوڑ کر نہیں جاؤنگا۔

وفا کی بات نہ پوچھو جفا کی نگری میں
ز ہے نصیب جسے عشق راس آ جائے

لمحۂ فکریہ ہے کہ ہمارے رہنمایانِ بے مرام ایک نرم و نازک پرندے سے بھی کم مایہ ہو گئے ہیں۔

بقیہ 7 پر

حقائق کے آئینہ میں ایک اہم تحریر

امریکہ کی طالبان دشمنی

الطاف الرحمٰن

۱۹۷۹ء سے افغان سرزمین پر آگ اور خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے جب روسی فوج نے افغانستان پر قبضہ کرنے کے لیے افغانیوں کا قتل عام شروع کیا روس افغانستان پر قبضہ کر کے گرم پانیوں تک رسائی حاصل کر کے ناقابل تسخیر قوت بننے کے خواب دیکھ رہا تھا امریکہ سمیت پوری دنیا کو یقین ہو چلا تھا کہ روس کو اب کوئی طاقت زیر نہیں کر سکتی اور اس کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں مگر جب افغانیوں نے اللہ کی مدد و نصرت کا بھروسا کر کے روس کا مقابلہ شروع کیا تو عرب ممالک پاکستانیوں سمیت امریکہ نے بھی روس کو ختم کرنے کے لیے افغانیوں کا بھرپور مالی تعاون کیا اور اسلحہ بھی دیا اور افغانی قوم نے دنیا کے دیگر حصوں سے آنے والے مجاہدین کی قربانیوں کی ایک لمبی تاریخ رقم کرنے کے بعد ۱۹۸۹ء میں روس کو نہ صرف واپس جانے پر مجبور کر دیا بلکہ جب روسی فوجیں واپس ہوئیں تو اس وقت تک روس کی اکثر ریاستیں آزاد اور خود مختار ہو چکی تھیں روس کے جانے کے بعد مجاہدین اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور زندہ رہنے کے لیے اپنے ٹوٹے پھوٹے گھروں اور کاروبار کو جوڑنے لگے مگر اقتدار کے بھوکے نام نہاد جہادی رہنما آپس میں لڑ پڑے کابل شہر اور گردونواح بم اور میزائلوں سے لرز اٹھے بے گناہ انسانوں کے خون سے اپنے ہی ہاتھ رنگین ہونے لگے سعودی عرب اور پاکستان کی زبردست کوششوں سے ۱۹۹۲ء میں ربانی کی مخلوط حکومت قائم ہو گئی۔ اور ذرا دیر کے لیے توپوں کے دہانے ٹھنڈے ہو گئے مگر دو سال بعد جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے کابل و دیگر شہروں پر آگ برسنے لگی۔ خون کی ندیاں بہنے لگیں۔ ربانی حکومت برائے نام رہ چکی تھی۔ جس کے ساتھ چار غنڈے اور اسلحہ تھا وہی ملک کا بادشاہ تھا قانون نام کی کوئی چیز ملک میں نہ تھی ہر طرف قتل و غارت، لوٹ مار ظلم و تشدد اور آبرو ریزی کا بازار گرم تھا ان حالات میں اچانک افغانی قوم کے لیے رحمت خداوندی بن کر طالبان کی جماعت اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے ۹۸٪ حصہ پر چھا گئی ملا عمر کی قیادت میں اٹھنے والی اس تحریک نے افغانی قوم کو قانون، عدل و انصاف، امن اور خوشحالی دی، عزت، جان اور مال کا تحفظ دیا گیا۔ وہ لوگ جو زندگی سے مایوس ہو چکے پھر سے زندگی کی طرف لوٹ آئے یوں محاذ جنگ پر لڑنے کے ساتھ ساتھ طالبان نے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے دن رات محنت کرنے لگے ایک طویل گھٹن کے بعد افغانی قوم نے سکون کا سانس لیا مگر امریکہ اور اس کے حواریوں کو افغانی قوم کا امن و امان میں رہنا کبھی نہ بھایا۔ کفار نے جھوٹے پروپیگنڈوں اور منظم سازشوں کے ذریعے طالبان حکومت کو ہمیشہ مشکلات میں رکھنے کی کوشش کی، اسامہ بن لادن کو بہانہ بنا کر امریکہ نے پوری دنیا میں واویلا کیا۔ اسامہ بن لادن پر یہ الزام لگایا کہ وہ دنیا کے مختلف حصوں میں بم دھماکوں میں ملوث ہے اور اس کی گرفتاری کے بہانے نہ صرف افغانستان پر حملہ کیا بلکہ اقتصادی پابندیاں لگا دیں، بظاہر طالبان حکومت کو

تسلیم نہ کرنا بھی اسامہ بن لادن ہی ہیں مگر حقیقت اس کے برعکس ہے طالبان اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیں تو اس کی مشکلات کم ہونے کے بجائے زیادہ ہوں گی۔ آفرین ہے طالبان کی قیادت پر کہ ہر دباؤ سہہ گئے، ہر لالچ کو ٹھکرا دیا، کسی دھمکی کی پرواہ نہ کی، شروع دن سے جو بات کہہ دی اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں ان کے مؤقف میں ذرا بھی لچک نہیں آئی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسامہ کو دے کر بھی ہم امریکہ کے نور نظر نہیں بن سکتے امریکہ کا حدف اسامہ نہیں اسلامی نظام حکومت ہے۔

اس بات کا اعتراف اقوام متحدہ کی ایک ترجمان اپنے ایک انٹرویو میں کر بھی چکی ہے بقول JESSIA JIJI کے ہم (امریکہ اور اقوام متحدہ) طالبان کو افغانستان کے جائز حکمران نہیں سمجھتے اگرچہ وہ ملک کے ۹۸ ٪ حصے پر قابض ہیں اور ملک میں ان کی کرنسی چل رہی ہے مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

امیر المومنین ملا عمر مجاھد نے طالبان کی پالیسیوں اور موقف کو دنیا کے سامنے لانے اور مغربی پروپیگنڈوں سے پردہ اٹھانے کے لیے اپنے انتہائی قابل اعتماد ساتھی ملا عبدالحکیم مجاھد کو اقوام متحدہ کا سفیر نامزد کر کے نیویارک میں رکھا ہے ملا عبدالحکیم مجاہد نہ صرف جید عالم دین اور تجربہ کار اور نڈر کمانڈر ہیں بلکہ اپنے موقف کو سمجھانے اور گفتگو کے فن سے پوری طرح واقف ہیں سیاست قانون اور معاملہ فہمی میں بھی ثانی نہیں رکھتے، پشتو، فارسی، انگلش اور عربی زبانیں مادری زبان کی طرح بولتے ہیں پاکستان میں سفیر رہ چکے ہیں اسی قابلیت اور صلاحیت کی وجہ سے اب نیویارک میں ہیں چونکہ اقوام متحدہ میں افغانستان کی نمائندگی شمالی اتحاد کو دی گئی ہے جس کے پاس دو فیصد علاقہ بھی نہیں اور جو ہے وہاں قانون، انصاف اور حکومت نام کی کوئی چیز موجود نہیں طالبان کے سفیر کو اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں شرکت کی اجازت نہیں جس کی وجہ سے ملا مجاہد نے اقوام متحدہ کے دفاتر سے بہت دور اپنا دفتر قائم کر رکھا ہے اور روزانہ اقوام متحدہ کے دفاتر چکر لگا کر مختلف ملکوں کے وفود سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور ان کو اپنی پالیسیاں بتانے کی سعی کرتے ہیں۔ جیسا کہ مگر تاحال بات اسامہ سے آگے نہیں بڑھی۔

اقوام متحدہ میں افغانستان کی نمائندگی برھان الدین ربانی کو دی گئی ہے۔ وہ برھان کہ جس کے پاس افغانستان میں رہنے کو جھونپڑی تک میسر نہیں۔ ربانی کا نمائندہ ھارون امین اپنے عملے کے ۱۳ ارکان کے ساتھ اقوام متحدہ میں موجود ہے ان کا دفتر لینگر لنگسٹن ایور نیو یارک میں ۳۱ گلی میں موجود ہے بقول ہارون امین کے ہم اقوام متحدہ میں افغان قوم کی بھرپور نمائندگی کر رہے ہیں۔

طالبان نے بنیادی ڈھانچوں میں تبدیلی کر کے خواتین کی تعلیم، علاج اور ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں۔

اسامہ بن لادن کے مسئلہ کو ایک طرف رکھ دیا جائے تو پھر بھی امریکہ اور اس کے ساتھی افغان حکومت کو اس وقت تک تسلیم نہیں کریں گے جب تک افغانستان میں ان کی مرضی اور خواہش کی حکومت نہیں بن جاتی جسے وہ وسیع البنیاد حکومت کا نام دیتے ہیں اس کا مطلب واضح ہے امریکہ کو اسامہ کی خاص ضرورت نہیں وہ تو محض ایک بہانہ ہے اصل مقصد افغانستان میں تمام فریقوں کو یکجا کر کے ایک حکومت تشکیل دینی ہے

جس میں قاتل احمد شاہ مسعود، شیعہ رہنما، کریم خلیل، کمیونسٹ رشید دوستم مکار ربانی دین مرکزی کردار ہوں موجودہ اقتصادی پابندیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے نیو یارک میں ملا عبدالحکیم مجاہد نے بلاٹوک کہا ہے گزشتہ بیس برس سے افغانستان جنگ کے شعلوں میں جل رہا ہے ملک کا بنیادی ڈھانچہ تباہ و برباد ہو چکا ہے لاکھوں شہری شہید ہو گئے ہیں چالیس لاکھ سے زائد افغانی مہاجرین بن کر در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں طالبان حکومت سے قبل افغانستان کا شمار دنیا کے مفلوک الحال اور تہی دست ممالک میں ہوتا تھا۔ ہم نے ملک کو بدمعاشوں، لٹیروں اور ظالموں سے چھین کر افغانی قوم کو امن، عدل اور سکون دیا ملک میں تیزی سے تعمیر نو کا کام شروع کیا عوام کی فلاح و بہبود کے لیے مصروف ہوئے ملک تیزی سے ترقی کی منازل طے کرنے لگا تو امریکہ نے پابندیوں کے ذریعے ترقی کی راہ میں روڑے اٹکانے شروع کر دیئے مگر امریکہ اور اس کے حوالی موالیوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم عیش و عشرت اور سہولتوں کی خاطر اپنے ملک، ضمیر اور ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔

اسامہ بن لادن پر بم دھماکوں کے جھوٹے الزامات میں سے کوئی ایک بھی ثابت نہیں کر سکا

ملا عبدالحکیم مجاہد کے اس بے باک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی ترجمان بارنیٹ روبن نے کہا کہ ملا مجاہد نے بڑے اچھے انداز میں طالبان کا دفاع کیا ہے ان کی آواز ایک موثر اور بھرپور آواز ہے اگر انہیں امریکہ میں طالبان کا نمائندہ تسلیم کر لیا جائے تو دنیا بہت جلد طالبان حکومت کو تسلیم کر لے گی وہ اپنے موقف اور پالیسیوں کو بڑے اچھے انداز میں سمجھاتے ہیں۔

اسامہ کے بعد طالبان حکومت کو تسلیم نہ کرنے کا ایک جھوٹا پروپیگنڈا انسانی حقوق کی پامالی ہے واشنگٹن میں طالبان حکومت کی مخالف تنظیم ایف ایم ایف یعنی۔ Feminist majority fondation دن رات واویلا کر رہی ہے F.M.F کے سربراہ کا کہنا ہے کہ افغانی خواتین کو برقعہ پہنا کر اس کے حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے طالبان نے ایک فتویٰ کے ذریعے تعلیم کے دروازے بند کر دیئے ہیں انہیں روزی کمانے نہیں دیا جاتا، ہسپتالوں میں علاج سے روک دیا گیا ہے ان کے سفر پر پابندی لگا دی گئی ہے ہم افغان خواتین پر سے مردوں کی اجارہ داری کے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

طالبان تحریک نے افغانی قوم کو قانون، عدل و انصاف، امن، خوشحالی دی ہے

ملا عبدالحکیم مجاہد نے اس تنظیم کے اعتراض پر گفتگو کرتے ہوئے طالبان کی پالیسی سے آگاہ کیا یہ تمام اعتراضات طالبان حکومت کے خلاف منفی پروپیگنڈے ہیں۔ انہوں نے کہا ان اداروں کو گزشتہ حکومت نے تباہ کیا ہے تعلیم کے ماحول کو بگاڑا، ادویات کی عدم دستیابی، ڈاکٹروں کی کمی، دفتروں کے ماحول کی تباہی اور دیگر وجوہات کی بنا پر طالبان نے فتویٰ دیا تھا کیونکہ ابتداء میں یہ سہولتیں موجود نہیں تھی مگر اب اس

فتویٰ میں نرمی کر دی گئی ہے خواتین کے لیے الگ تعلیمی ادارے قائم ہیں ہسپتالوں میں لیڈی وارڈ بنا لئے ہیں پہلے کام کرنے والی خواتین کو واپس ڈیوٹیوں پر بلا لیا گیا ہے اور مزید اقدامات کئے جا رہے ہیں نیو یارک کی ایک تنظیم کمیشن برائے مہاجر خواتین اور بچے طالبان کے اس اقدام کو تسلیم کرتے ہوئے اقرار کرتی ہے کہ طالبان نے تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی ڈھانچوں میں تبدیلی کر کے خواتین کی تعلیم، علاج اور ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں۔

ربانی کا نمائندہ اپنے عملہ کے ۱۳ ارکان کے ساتھ اقوام متحدہ کی نشستوں پر موجود ہے

اقوام متحدہ نے ان تمام باتوں کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے افغانستان پر اقتصادی پابندیاں عائد کر دی ہیں مگر اس سے قبل جولائی۔ ۱۹۹۹ء میں امریکہ نے ان پابندیوں کا آغاز کر دیا تھا کلنٹن کے خصوصی حکم پر طالبان کے تمام اثاثے منجمد کر دیئے گئے طالبان اور امریکی کمپنیوں کے درمیان طے ہونے والے معاہدے منسوخ کر دیئے گئے ان اثاثوں میں افغان ایئرلائن کے ۵ لاکھ ڈالر بھی تھے اس موقع پر ملا عبدالحکیم مجاہد نے امریکہ کو دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان پابندیوں سے افغان معیشت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ امریکہ اور طالبان کے درمیان پہلے ہی سے تجارتی لین دین موجود نہیں جب اس پابندی سے کچھ حاصل نہ ہوا تو امریکہ نے ۶ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اقوام متحدہ کو باقاعدہ تحریری درخواست دی تھی جس میں یہ اپیل کی گئی تھی کہ اگر اقتصادی پابندیوں سے بھی ہمارے مقاصد پورے نہیں ہوتے تو امریکہ کو طاقت کے استعمال کی اجازت دی جائے تاکہ ان افغان ملاؤں کا دماغ درست کیا جا سکے اور ساتھ ہی طالبان کو چودہ نومبر کی ڈیڈ لائن دیدی گئی اس کے اندر اندر اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیا جائے ورنہ اقتصادی پابندیاں لگا دی جائیں گے امریکی ڈیڈ لائن مسترد کرتے ہوئے امیر المومنین ملا عمر مجاہد نے کہا ہم فرانسیسی شراب کے عادی نہیں ہم پہلے بھی خشک روٹی اور پیاز پر گزارہ کرتے تھے اب بھی کر لیں گے۔

اس جواب کے بعد امریکہ اور اس کے حواری موالی جان چکے تھے کہ طالبان قیادت جھکنا نہیں جانتی وہ کبھی بھی اسامہ کو ہمارے حوالے نہیں کریں گے اور نہ ہی ہماری خواہش کے مطابق وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے پر راضی ہوں گے وہ اپنی درخواست کے پہلے مرحلہ پر عمل کروا چکے ہیں اور اب اس انتظار میں ہیں کہ درخواست کے دوسرے مرحلے پر کیسے عمل پیرا ہوں اور افغانستان پر طاقت کا استعمال کریں دراصل امریکہ کا اصل مقصد ہی افغانستان کو بموں اور میزائلوں سے تباہ کرنا ہے طالبان کو اقتدار سے محروم کرنا اور اپنے مفاد کے لوگوں کو حکومت میں شامل کرنا یہ تمام گر جو استعمال کئے جا رہے ہیں وہ صرف بہانے ہیں مگر امریکہ کو روس کا حشر سامنے رکھتے ہوئے کوئی قدم اٹھانا ہو گا کیونکہ امریکہ روس سے زیادہ فوجی طاقت اور اسلحہ نہیں رکھتا اس کے باشندے اور کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے امریکی عوام پہلے ہی مصائب اور مشکلات سے دو چار ہے۔ افغانستان کے بجائے امریکہ کو اپنی عوام کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

عتیق الرحمٰن سنبھلی (لندن)

مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

قرآن پاک سورہ ۳۳ (الاحزاب) میں ایک آیت آتی ہے اس سورہ میں غزوہ احزاب (جو غزوہ خندق کے نام سے مشہور ہے) کے ان سخت حالات کا ذکر ہے جن کا ثابت قدمی سے مقابلہ کرنے والے مسلمانوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے بڑی تعریف وستائش پائی ہے اس تعریف کے مضمون کی یہ آیت ہے۔ (ترجمہ)
"ان اہل ایمان میں کتنے ہی وہ مردان جانباز ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اس عہد کو جو اللہ سے انہوں نے باندھا تھا پس کوئی ان میں پورا کر چکا ہے اپنا ذمہ اور کوئی ان میں راہ دیکھ رہا ہے اور بدلا نہیں ہے انہوں نے ایک ذرہ بھر بھی (آیت نمبر ۲۳)

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ جو گزرنے والے سال ۱۹۹۹ء کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ کو ہماری اس دنیا سے کنارہ فرما گئے انہی مردان باخدا کی روایت کے امینوں میں سے ایک تھے اور جس وقت اور جس تاریخ میں یہ سانحہ پیش آیا اس وقت نہ صرف برصغیر پاک و ہند میں بلکہ بلا مبالغہ پورے عالم اسلام میں وہ اپنے ممتاز مرتبے کی تنہا شخصیت رہ گئے تھے۔ اللہ انہیں اپنی بے پایاں رحمتوں سے نہال اور مالا مال فرمائے اور ان کے اٹھ جانے سے پیدا ہونے والے خلا کے پر ہونے کی کوئی طرح اپنی قدرت کاملہ سے ڈال دے۔

یوں تو عالم اسلام کا کوئی قابل ذکر حصہ مشکل ہی سے ایسا ہوگا، جہاں کے دینی رجحان رکھنے والے پڑھے لکھے مسلمانوں میں مولانا کی وفات کو ملت کا ایک بڑا نقصان نہ سمجھا جائے مگر اس کا سب سے زیادہ خسارہ قدرتی طور سے انہیں لوگوں کے حصے میں آنے کا خطرہ ہے جن کیلئے مولاناؒ کی ذات سب سے زیادہ فائدے کا باعث رہی تھی۔ یعنی مولانا کے ہم وطن مسلمانانِ ہند راقم سطور کا تعلق بھی نہ صرف اسی سرزمین ہند سے ہے بلکہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۷۶ء تک جس کے بعد آب ودانہ انگلستان لے آیا، مولانا نے اتنے قریب ہو کر رہنے کا موقع دیا ہے کہ جس سے زیادہ موقع ان کے اہل خانہ اور قریبی اعزہ و اقارب کے علاوہ کم ہی لوگوں کو رہا ہوگا اس بنا پر اسے یہ جاننے کا بھی پورا موقع رہا کہ مولانا کی ذات میں مسلمانان ہند کیلئے فائدوں کی کیا نوعیت تھی اور ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد سے ہندوستانی مسلمانوں کا یہ حصہ دین اور دنیا دونوں کے اعتبار سے جس آزمائش میں چل رہا ہے اس آزمائش اور ابتلاء کے طویل دور میں مولانا کا کیا کردار اس ملت ہند یہ کی خدمت کے سلسلے میں رہا ہے۔ صرف اس پہلو سے مولانا کی زندگی کا کچھ تذکرہ بھی یہ دکھانے کو انشاء اللہ کافی ہوگا کہ مولانا انہی مردان باخدا کی مقدس روایت کے امین تھے جن کا ذکر مذکورہ بالا آیت قرآنی میں

کیا گیا ہے۔

ہندوستان کی تقسیم ابھی ہوئی نہیں تھی صرف ۳ جون ۴۷ والی قرارداد ہی ہوئی تھی یا اس سے بھی کچھ پہلے جبکہ کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتے کے تمام امکانات تباہ ہو چکے تھے اور برِّ صغیر کی تقسیم کے ملک کا کوئی اور مقدر خارج از امکان بن گیا تھا۔ پنجاب کے جوہر آباد ضلع خوشاب سے ایک پرزور اور انتہائی مخلصانہ دعوت آئی کہ اب جبکہ ملک تقسیم ہونے جا رہا ہے آپ ادھر کو ہجرت کا ارادہ فرمالیں۔ ہر طرح کے انتظامات آپ کیلئے کر لئے گئے ہیں آپ کی یہاں ضرورت ہے یہ دعوت دینے والے وہ مرحوم چودھری نیاز علی خان تھے جنہوں نے پٹھان کوٹ کے قریب اپنی ستر ایکڑ زمین وقف کر کے اس پر وہ عمارتیں مع ایک خوبصورت مسجد کے بنائی تھیں جو دارالسلام کے نام سے موسوم ہوئیں اور ۴۲ء سے ۴۷ء تک جماعت اسلامی ہند کے مرکز کے طور پر استعمال ہوتی رہیں۔ تقسیم سے پہلے چودھری صاحب کا مسکن اس دارالسلام کے قریب ہی جمالپور نامی گاؤں تھا جہاں پر چودھری صاحب کا وسیع و عریض فروٹ فارم ہوتا تھا۔ چودھری نیاز علی خان صاحب کی اس دعوت کے مخاطب حضرت مولانا تنہا نہ تھے بلکہ راقم سطور کے والد مرحوم مولانا محمد منظور نعمانی (وفات ۱۹۹۷ء) جن کے ساتھ مولانا کا رشتہ ایک جان دو قالب کا بنتا جا رہا تھا۔ وہ بھی اس میں شریک بلکہ چودھری صاحب کی طرف سے ذریعۂ دعوت بھی وہی تھے اس لیے کہ چودھری صاحب کو زیادہ واقفیت میرے والد ماجد ہی سے تھی بہر حال اس پر خلوص دعوت کا جواب جس پر چودھری صاحب کی آزمودہ شخصیت کے حوالے سے پورا اعتماد کیا جا سکتا تھا، یہ دیا گیا کہ ہمیں ہندوستانی حصے میں رہ جانے والے مسلمانوں کے ساتھ ہی رہنا اور جینا مرنا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری ضرورت یہاں زیادہ ہے۔

یہاں تذکرہ صرف مولانا علی میاںؒ کا مقصود ہے اس لئے اب میں صرف انہی کے حوالے سے عرض کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کی خدمت اور اس کیلئے اور ان کے دکھ سکھ میں شریک رہنے کا جو عہد ۱۹۴۷ء میں باندھا تھا اسے پوری ثابت قدمی اور دلجمعی کے ساتھ اپنی زندگی کے آخری سانس تک نبھایا۔

ع.......خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تقسیم کے بعد والے ہندوستانی مسلمانوں کو دو طرح کے مسائل کا سامنا تھا ایک ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ دوسرے ان کے دین کی سلامتی جس کو اس وقت سے خطرہ لاحق ہو چکا تھا جب شدھی سنگھٹن وغیرہ کی تحریکیں کوئی ۲۵ سال پہلے برہمنیت کے خطرناک عزائم کو آشکارا کر گئیں تھیں۔ ان دونوں میں سے پہلی قسم کے مسائل میں مسلمانوں کی خدمت گزاری کیلئے جمعیت علماء ہند کی لیڈر شپ اور وہ دوسرے نیشنلسٹ مسلمان بہتر پوزیشن میں تھے جنہوں نے تقسیم ہند کے خلاف کانگریس کے شانہ بشانہ لڑائی لڑی تھی اور حق ہے کہ ان حضرات نے اس معاملے میں کوئی کسر اٹھائے نہیں رکھی وہ بلا کسی تفریق کے ہر کلمہ گو کی مدد کو ہر طرف دوڑے حتی کہ جمعیت علماء ہند کے دیوبندی علما نے تعزیے اٹھوانے اور

عرس کروانے تک میں ان مسلمانوں کے حق کی لڑائی لڑی جو ان باتوں کے قائل تھے۔ مولانا علی میاں صاحب (اور ان کے رفیق خاص میرے والد ماجد) اس زمرے میں نہیں آتے تھے۔ یہ عملاً سیاست کے بجائے مسلمانوں کی دینی خدمت کا زیادہ ذوق رکھتے تھے اور پہلے سے اسی لائن پر کام کرتے آرہے تھے مولانا نے خاص طور سے ہندوستانی مسلمانوں کی جس دینی خدمت کو اپنی تقریری اور تحریری جدوجہد کا مرکزی نقطہ بنایا وہ ان کے توحیدی مزاج کی حفاظت تھی۔

مولانا خاندانی طور پر حضرت سید احمد شہید کے وارث تو تھے ہی اس پر مزید (خود ان کے بیان کے مطابق ان کے دینی ذوق و مزاج کی تعمیر و تربیت میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے مکتوبات کو بہت خاص دخل تھا جس میں اکبری دین الٰہی کا توڑ کرنے کیلئے ایک فقیر بے نوا کی بے چینیاں ایک عالم کو بے چین کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ نئے ہندوستان میں یہی فتنہ نئے سرے سے سر اٹھانے یا ایک نئی بساط کار بچھانے جا رہا تھا اور اس نے زبردست حکومتی وسائل کے ساتھ اپنی بساط کار بچھائی مولانا نے اوّلین دن سے جو اس کو اپنا خاص نشانہ بنایا تو آخر تک بنائے ہی رکھا وہ برہمنیت کے توڑ میں مسلمانوں کو صاف صاف دعوت دیتے تھے کہ ابراہمیت کو اپنا اسوہ بنائیں اور اسوہ ابراہیمی کی پیروی میں کوئی سمجھوتہ مشرکانہ دین سے نہ کریں۔ اللہ نے مولانا کو تحریر و تقریر دونوں ہی پر بھرپور قدرت دی تھی اور انہوں نے اپنے مالک کی دی ہوئی اس قدرت کو اس کی سب سے اہم ''وصیت'' اخلاص توحید اور حفاظت توحید میں لگایا۔

ان کے بالکل آخری دور کا (غالباً گزشتہ سال کے نومبر یا دسمبر کا) واقعہ ہے کہ یوپی کے سرکاری سکولوں میں بندے ماترم کو رواج دینے کی جو ایک مہم چل رہی تھی اور دیوبند سے اس کے خلاف فتویٰ نکلا کہ مسلمان بچوں کیلئے اس میں شرکت حرام ہے۔ تب مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر کی حیثیت سے بعض انگریزی اخبارات کے نمائندوں نے مولانا کا نقطہ نظر اس معاملے میں جاننا چاہا۔ مولانا کا جواب ٹھیٹ ابراہیمی لہجے میں دوٹوک تھا کہ ہم مشرکانہ گیت میں شرکت کی بجائے مر جانا پسند کریں گے۔ اس تاریخ ساز جواب نے کم از کم فوری اور ظاہری طور پر بندے ماترم کی بساط یوپی سکولوں سے لپیٹ دی باقاعدہ اس حکم کی منسوخی کا اعلان ہوا اور وزیر تعلیم بیک بینی دو گوش برخاست۔

آج کی بھارتی گورنمنٹ جس بھارتیہ جنتا پارٹی کی سربراہی میں چل رہی ہے اس کا مسلمانوں سے صاف صاف کہنا رہا ہے کہ انہیں بھارتی تہذیب کو اپنانا ہو گا مذہب وہ اپنا رکھیں یہ بات کانگریسی لیڈروں کے ایک طبقے کی زبان پر بھی آزادی کے کچھ ہی دنوں بعد ایک غیر جارحانہ انداز میں (یا کہئے دعوت و تلقین کے انداز میں) آگئی تھی ان میں سب سے نمایاں جواہر لال کے ہم وطن، بابو پرشوتم داس ٹنڈن تھے جنہوں نے کانگریس میں اتنی طاقت حاصل کر لی تھی کہ جواہر لال کے امیدوار (اچاریہ کرپلانی) کے مقابلے میں آل انڈیا کانگریس کے صدر منتخب ہوئے اپنے انتخاب کے فوراً بعد انہوں نے یہی راگ اٹھایا تب ہمارے مولانا

نے "مذھب یا تہذیب" کے عنوان سے ایک عالمانہ مقالہ لکھ کر اس فاشسٹ راگ کو چیلنج کیا وہ ایک قابلِ دید مقالہ ہے اللہ نے مولانا کو بات کہنے کا وہ سلیقہ دیا تھا کہ سخت سے سخت بات بھی کڑواہٹ سے دور ہوتی تھی اس لئے سنی جاتی تھی۔ اس طرح کی باتوں کا خاص پس منظر یہ تھا کہ ہندوستان کے ہندی بولنے والے صوبوں اور خاص کر یوپی میں پرائمری اور سیکنڈری سطح پر وہ نصابِ تعلیم رائج کیا جارہا تھا جو بچوں کے دل و دماغ پر ہندو تہذیب اور ہندو تاریخ کی چھاپ لگائے اس کے مقابلے کیلئے ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے جو کوششیں شروع ہوئیں ان میں سب سے زیادہ نمایاں ایک کوشش یوپی دینی تعلیمی کونسل کے قیام کی شکل میں ۱۹۵۹ء میں سامنے آئی حضرت مولانا کو اس کا صدر منتخب کیا گیا اور آخر تک آپ ہی اس عہدے پر رہے اسی کوشش کے رد عمل میں یوپی کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ (یا اگر میں بھول رہا ہوں تو وزیر تعلیم جو بعد میں بہر حال وزیر اعلیٰ ہی ہوئے) ڈاکٹر سچد یوانانند نے جو بہت فاضل شخص مانے جاتے تھے ایک تقریر میں ایک عالمانہ انداز کا سوال اٹھایا کہ آخر ایران میں اسلام آجانے کے بعد تو وہاں کے لوگوں نے اپنے نامور آباؤ اجداد سے رشتہ نہیں توڑا وہ بہرام و افراسیاب کی داستانوں پر ایسے ہی فخر کرتے رہے تو ہمارے ہندوستانی مسلمانوں کو کیا دقت ہے کہ وہ "کرشن" اور "ارجن" سے بھی اپنا رشتہ قائم رکھیں ہمارے مولانا نے اس کا جو جواب دیا بابو سچد یوانانند نے بھی اس کا نوٹس لیا اور ماہنامہ الفرقان لکھنؤ جہاں مولانا کا مضمون شائع ہوا تھا اس کو اپنا جواب اپنے ہی قلم سے اردو میں لکھ کر بھیجا جو ایک بڑا شائستہ جواب تھا۔

الغرض مولانا کی عالمی سطح پر ان اسلامی خدمات کے پہلو بہ پہلو جن سے باہر لوگ فی الجملہ واقف ہیں ہندوستانی مسلمانوں کے سلسلے میں مولانا مرحوم کا خاص کارنامہ ان کے توحیدی مذہب اور تہذیب کی ہمہ دم پاسبانی کی جدوجہد ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بھرپور اجر عطا فرمائے اور مسلمانانِ ہند کو ان کا ثانی۔ آمین۔

بقیہ از ص 24

سے رابطہ کریں جنہوں نے ۶، جنوری کی شام رؤیت بلالِ عید الفطر کا اعلان کیا تھا ان کے علاقوں میں جا کر ان کے مہمان بن کر ۵ فروری اور ۶ مارچ کی شام ان حضرات کے رؤیت بلال کے دعوؤں کی تصدیق کریں..... کوئی رؤیت نہ ہوسکے گی نہ کوئی کراسکے گا، چاند اگلے روز ہی نظر آسکے گا اور عید الاضحیٰ جمعتہ المبارک ۱۷، مارچ ہی کو ممکن ہو گی اس سے پہلے درست نہ ہو گی۔

۹، ذی الحجہ عرفہ کا دن یعنی میدان عرفات میں حاضری کا دن ۱۶ مارچ خمیس کا دن ہو گا..... ہمارے وہ علماء کرام جو اس سال حج کی سعادت حاصل کرنے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کسی بھی مقدس مقام پر موجود ہوں براہ کرم وہ ۶ مارچ کی شام چاند دیکھنے کی کوشش کر دیکھیں چاند کی رؤیت ناممکن ہو گی مگر آپ یقین کریں سرکاری اعلان میں اسی شام کو پہلی شب ذی الحجہ شمار کیا جائے گا اور شرعی شہادت کا نام لے کر کیا جائے گا اور ڈھونڈنے والوں کو چاند / ہلال سات مارچ کی شام ہی کو نظر آئے گا اس سے پہلے نہیں۔ اسلامی ہجری پندرہویں صدی کا بیسواں سال ختم ہو رہا ہے اور مسیحی بیسویں صدی ختم ہونے کو ہے اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو عزت و عظمت اور وحدت و قوت سے نوازے اور بصیرتِ قلب و نظر عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا مجاہد الحسینی

مولانا حافظ سید عطاء المحسن بخاری رح

ایک سحر بیاں خطیب، قادر الکلام شاعر اور صاحب طرز ادیب

اللہ تعالیٰ نے بعض شخصیات کو خاص محاسن و اوصاف سے متصف کیا ہے انہی میں سے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تھی کہ برصغیر پاک و ہند میں ان سے بڑا سحر بیان خطیب اور قاری قرآن حکیم شاید ہی گزرا ہو۔ شاہ صاحب تلاوت کرتے تو قرونِ اولیٰ کے مقدس دور کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا، شاہ صاحب کی تلاوت سن کر مکہ کی گلیوں اور طائف کے بازاروں میں کی گئی صدیوں قبل کی تلاوت کی حلاوت محسوس ہونے لگتی حضرت امیر شریعت کی تلاوت سننے مسلم اور غیر مسلم سبھی دیوانہ وار آتے تھے اور ساری ساری رات بیٹھے محو سماعت ہوتے۔ شاہ صاحب کی ذات گرامی دور حاضر میں قدرت کا ایک معجزہ اور منفردانہ خصوصیات کا پیکرِ جمیل تھی۔ اور کمال یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ محاسن و اوصاف حضرت امیر شریعت کی اولاد میں بھی خوب مرتکز کئے گئے ہیں۔

حضرت امیر شریعت کے بڑے فرزند علامہ سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اور شخصیت بھی انہی محاسن کی آئینہ دار تھی وہ ایک متبحر عالم دین بلند پایہ شاعر اور ادیب تھے ان کے علمی تفوق کا اندازہ ان کی گرانقدر تصانیف سے ہی لگایا جا سکتا ہے خود حضرت امیر شریعت اپنے بڑے فرزند کے علم و فضل کے معترف اور اپنی مجالس میں اس امر کا برملا اظہار بھی کیا کرتے تھے۔ علامہ سید ابوذر بخاری کی وفات کے بعد حضرت امیر شریعت کے جانشین ثانی مولانا حافظ سید عطاء المحسن مقرر ہوئے انہوں نے نوعمری میں ہی جس سلیقے اور ماہرانہ قیادت کے ساتھ اپنے والد گرامی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مشن کی تبلیغ اور توسیع کے سلسلے میں اور اسے مقبول عام بنانے کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہماری تاریخ ملت کا لائق صد افتخار کارنامہ ہے انہوں نے مجلس احرار اسلام کے احیاء اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے شب و روز ایک کر دیئے تھے۔ خصوصاً قادیانی فتنے کے تعاقب اور سد باب کے سلسلے میں انہوں نے ان کے مربیوں اور اس خود کاشتہ پودے کے کاشتکاروں کے دیس لندن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کر کے امت مسلمہ کو فتنۂ قادیانیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور اس کی خطرناک سازشوں سے باخبر کرنے کی بھرپور کوشش کی اس کے ساتھ ساتھ مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری نے اسلام کے صحیح عقائد و نظریات کی تعلیم اور مسلمانوں کی تربیت کے لیے بھی مختلف مقامات پر کئی معیاری درسگاہیں قائم کرنے کی بھی لائق صد تحسین خدمات انجام دی ہیں۔

مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری نے بھرپور جوانی کے ایام میں اللہ کے دین اور تعلیمات حضور خاتم

الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے ایسے وقف کئے کہ آپ کی صحت متاثر ہو گئی اور مختلف بیماریوں کے حملہ کے باوجود آپ نے مقدس مشن کی تکمیل میں لیل و نہار ایک کر دیئے تھے کہ ذیابیطس کے شدید حملے کے باعث صاحب فراش ہو گئے پھر لاہور اور ملتان کے مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج رہے اور گذشتہ دنوں ۱۲ نومبر ۱۹۹۹ء کو آپ نے بھی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا سید عطاء المحسن بخاری مجلس احرار اسلام پاکستان کے صدر، کئی دینی مدارس کے مہتمم، ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان کے ایڈیٹر، بہت سی علمی کتابوں کے مصنف، شاعر اور لاہور کے ایک روزنامے میں شگفتہ کالم نویس تھے۔ سید عطاء المحسن بخاری کی تقریر و خطابت میں حضرت امیر شریعت کے خطیبانہ شکوہ اور مولانا ابوالکلام آزاد اور چودھری افضل حق کے انداز تحریر کی جھلک نظر آتی تھی وہ مختصر اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں بات مکمل کر دیتے۔ ان کی گفتگو اور تحریر میں شگفتگی نمایاں ہوتی تھی۔ دقیق نویسی سے ہمیشہ مجتنب رہے سادہ زبان اور عام فہم انداز تحریر ان کا خاصا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے واقعی انہیں بہت سے اوصاف و محاسن کا حصہ وافر عطا کیا تھا۔ وہ اپنے بڑے بھائی کی طرح اپنے والد گرامی کا چلتا پھرتا پیکر تھے لوگ انہیں امیر شریعت کا نقش ثانی قرار دیتے اور انہیں دیکھ کر روحانی تسکین حاصل کیا کرتے تھے۔ گذشتہ دنوں یہ روح افروز سہارا بھی ٹوٹ گیا، اور مطلع علم و فضل کا یہ درخشندہ آفتاب بھی ملتان میں غروب ہو گیا۔

مولانا حافظ سید عطاء المحسن شاہ بخاری کی بھی ان کے والد ماجد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور بڑے بھائی علامہ سید ابوذر بخاری کے پہلو میں تدفین ہوئی۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اپنے خاص جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر و استقامت کے ساتھ ان کی روشن کی ہوئی شمع کی تابندگی تیز تر کرنے کی توفیق سے نوازے آمین۔

(ماہنامہ صوت الاسلام دسمبر ۱۹۹۹ء)

دعاء صحت

احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ ہمارے ان مہربانوں کے لئے خصوصی طور پر دعاء صحت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطاء فرمائے۔ (آمین)

- محترم سالار عبدالعزیز صاحب۔ سیالکوٹ
- محترم حکیم محمد صدیق تارڑ صاحب۔ مرید کے
- حاجی غلام حیدر منڈھیر صاحب۔ ماہرڈ ضلع مظفر گڑھ
- محترم ابو ہندہ محمد عبداللہ معمار۔ (رکن احرار ملتان)
- حاجی غلام نبی صاحب (ساکن کوٹ قیصرانی، تونسہ) نشتر ہسپتال ملتان
- محترم قاضی محمد طاہر علی ہاشمی صاحب حویلیاں (ہزارہ)
- محترم مولانا سید سلمان احمد عباسی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)
- حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی

پروفیسر محمد حمزہ نعیم (فاضل ریاض یونیورسٹی۔ شعبہ عربی گورنمنٹ کالج جھنگ)

حج بیت اللہ

۹ ذی الحجہ کو یا ۸ ذی الحجہ کو؟ ایک لمحہ فکریہ

اس مضمون میں برقی تنقویم کراچی، سردار عالم جنتری، زنجانی جنتری و دیگر مستند حوالوں کے علاوہ پاکستان اور سعودی عرب میں مختلف مقامات پر ذاتی مشاہدات سے مدد لی گئی ہے۔

جن لوگوں نے ۶ جنوری ۲۰۰۰ء کی شام ہلال عید نظر آنے کی شہادت دی اور ۷ جنوری کو عید الفطر منائی وہی لوگ ۶ مارچ کی شام غرہ ذی الحج کا اعلان بھی کر دیں گے اور سعودی عرب و دیگر ممالک کے علاوہ پاکستان کے ان علاقوں میں جہاں سعودی عرب کی رؤیت کی گواہی کو حتمی قرار دیا جاتا ہے وہاں عید قربان ۱۶ مارچ ۲۰۰۰ء کی صبح منائی جائے گی۔ لیکن کیا وہ اپنے جانور ۱۰ ذی الحجہ کو ہی ذبح کریں گے یا ایک دن پہلے ہی کر لیں گے اور کیا ۱۵ مارچ کو واقعتہً یوم عرفہ/ یوم الحج ہو گا یا عیسائیوں یہودیوں کی طرح کہ انہوں نے ایک سال پہلے ہی تیسری ہزاری شروع ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور ۲۰۰۰ء کو اکیسویں صدی کا پہلا سال شمار کر رہے ہیں۔ یہ گتھی ہے نہ سلجھنے کی، نہ سلجھانے کی...... یعنی کہتے ہیں کہ ۱۹۹۹ء کی دسمبر کی آخری تاریخ پر بیس صدیاں ختم ہو گئیں۔ بیس کو سو سے ضرب دیں تو کیا انیس سو ننانوے بنتا ہے؟ خیر یہ تو ان کا معاملہ ہے۔ اپنا تو چودہ صدیوں بعد بیسواں سال ختم ہو رہا ہے۔ یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ عرض کر رہا تھا کیا ۶ مارچ کی شام رؤیت ہلال ممکن ہے تو اس کا جواب منفی میں ہے۔ ۶، مارچ کو دس بج کر اٹھارہ منٹ پر اجتماع نیرین ہے یعنی نیا چاند پیدا ہو گا اس دن شام کو کراچی میں غروب شمس ساڑھے چھے بجے کے قریب ہے یعنی نئے چاند کی عمر سوا آٹھ گھنٹے ہو گی سعودی عرب میں دو گھنٹے مزید جمع کر لو اور اقصیٰ مغرب میں اگر چھے گھنٹے اور جمع کر لیے جائیں تو چاند کی عمر چودہ گھنٹے ہی بنے گی اس طرح رؤیت ہلال ناممکن ہے۔ جب رؤیت ہلال کا امکان ہی نہیں ہے تو ہلال نظر کیسے آ جائے گا اگر شہادت کی بات ہے تو میں آج دو ماہ پہلے شہادت دیتا ہوں کہ چاند پیدا ہو چکا ہو گا مگر سوال تو آنکھوں دیکھنے کا ہے جو قطعاً ممکن نہ ہو گا۔ نئے چاند کی عمر جب تک اٹھارہ سے چوبیس گھنٹے نہ ہو جائے وہ انسانی آنکھ میں نہیں آتا البتہ ریاضی کے حسابات/علم ہیئت الافلاک کے ماہرین اپنے علم اور حساب میں اسے دیکھ لیتے ہیں۔

ایک اور دلیل: سائنسی علوم کہتے ہیں کہ جب سورج اور زمین کے بالکل درمیان میں چاند آ جائے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے چاند ایسے میں تحت الشعاع ہوتا ہے نظر نہیں آ سکتا اور اس نقطہ گرہن سے کم از کم اٹھارہ گھنٹے بعد اگر دوسرے روز غروب شمس کا وقت ہو تو وہ نظر آ جاتا ہے اب ۵ فروری ۲۰۰۰ء کی شام چھے بج کر چار منٹ نقطہ گرہن کا وقت ہو گا اس وقت لاہور میں ہلال پیدا ہی نہ ہوا ہو گا اور کراچی میں ہلال کو پیدا

ہوئے تقریباً اٹھارہ منٹ گزرے ہوں گے چاند یعنی ہلال ذی قعدہ نظر نہ آسکے گا البتہ دوسری شام یعنی چھے فروری کی شام چاند کی عمر چوبیس گھنٹے اٹھارہ منٹ ہو جائے گی لہٰذا ذی قعدہ کی پہلی شب رویت ہلال ہو گی مگر عرب ممالک نیو مون سسٹم کی پیروی میں اور ہمارے بعض پشتون حلقے ان کی پیروی میں چاند نظر آنے کا اعلان کر دیں گے۔ مگر حلفاً کہا جا سکتا ہے کہ رویت ہلال ناممکن ہے جغرافیائی اور فلکیاتی حقائق کا انکار ممکن نہیں ہوتا "ذالک تقدیر العزیز العلیم" یہ ہیں (طے شدہ) اندازے اُس غلبے والے خوب علم والے کے"۔

عید الاضحیٰ آنکھوں دیکھے چاند کی رو سے عرب و عجم، جاپان سے یورپ اور امریکہ تک جمعتہ المبارک ۱۷، مارچ ۲۰۰۰ء کو ہو گی مگر جیسا کہ عرض کیا ہے عرب ممالک اور ہمارے بعض مخلص دیندار پشتون حلقے ۱۶ مارچ خمیس کے دن قربانیاں کر ڈالیں گے۔ اللہ پاک بے نیاز ذات ہے دعا ہے کہ وہ ہماری کوتاہیوں سے صرف نظر فرما کر ہمارے حج اور ہمارے قربانیاں قبول فرمائے مگر جو علماء اور اہل علم و بصیرت لوگ جانتے بوجھتے حدیث رویت کو نظر انداز کر کے نیومون نظریہ کے مطابق ایک دن پہلے قربانیاں کروانے کا ذریعہ بنیں گے وہ اللہ اور اس کے رسول کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ وہ خوب سوچ لیں، خوب غور کر لیں۔ یہ ایک کمزور سی شاید پہلی آواز ہے جو میں نے لگائی ہے اللہ ہی اسے پہنچانے والا ہے۔ حج جیسے شعار اسلام اور اہم فریضے کو جو سعادت مندوں کو ہی زندگی میں ایک بار ملتا ہے اور نہ معلوم کتنی بار تڑپنے پھڑکنے اور مانگتے رہنے کے بعد ملتا ہے۔ مخلص ترستی نگاہوں والے مسلمانوں کی زندگی بھر کی جمع شدہ پونجی خرچ کر کے ملتا ہے پھر اس قیمتی فریضے کو جو ساری زندگی کے گناہوں کو دھو ڈالے اس شعار اسلام کو وقت سے چوبیس گھنٹے پہلے ۸، ذی الحجہ (جو ان کے زعم میں ۹، ذی الحجہ ہو گی) کو ادا کرنے کا اعلان کر دینا اور اصل ۹، ذی الحجہ کو عرفات میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہ جانا کتنی بڑی محرومی ہے۔ سعودی ارباب بست و کشاد تک ہماری پہنچ نہیں مگر کیا ہماری مسلم حکومتوں اور ہمارے مستند جید علما کی بھی ذمہ داری نہیں کہ وہ حکومت سعودی عرب کی منت خوشامد کر کے افہام و تفہیم کے ذریعے اسے اصل تاریخ ۹، ذی الحجہ پر لائے، حدیث رویت یاد دلائے اور انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر والی تہدید یاد دلائے۔ تجدد پسندی کی اس چھوٹی سی غلطی سے کیا لاکھوں مسلمانانِ عالم کا فریضۂ حج خراب نہیں ہو جاتا، اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ بقول شاعر۔

ع...... تو مشق ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

فھل من مدکر؟ یا معشر العلماء بینوا توجروا! یا اولی الابصارا! یا أولی الالباب!

آخر میں پھر عرض کروں گا ۶، جنوری کی شام ہلالِ عید الفطر کی رویت دنیا میں کہیں ممکن نہ تھی، ۵، فروری کی شام ہلالِ ذی قعدہ نظر نہیں آسکتا، ۶، مارچ کی شام ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ کا ہلال دنیا کے کسی کونے گوشے میں سر کی آنکھوں سے نظر آنے کا امکان ہی نہیں۔

پاکستان کے مستند جید علمائے کرام خلوصِ دل کے ساتھ افادۂ امت کی غرض سے ان علمائے کرام

بقیہ 20 پر

جناب عبدالخالق بھٹی، کویت

پرویزیت اور قادیانیت

ایک ہی سکے کے دو رخ اور ایک ہی فتنے کے دو روپ

اسلام دشمن استعماری قوتیں اسلام کی بیخ کنی کے لیے ایک وقت میں کئی محاذوں پر اپنے زر خرید غلاموں کو برسرپیکار رکھتی ہیں تاکہ ان کے مذموم مشن کی تکمیل کے تسلسل میں کوئی فرق نہ آئے۔ یہ غلامان ننگ دین اگرچہ مختلف ناموں اور پیرایوں سے اپنی بزم ہائے دجالیت کو روشناس کراتے ہیں لیکن ان کے مقاصد کی یکسانیت انکے منافقانہ چہروں کو بے نقاب کر دیتی ہے۔

برصغیر کے ایک ہی علاقے نے یکے بعد دیگرے دو غلاموں کو جنم دیا۔ ایک غلام احمد قادیانی اور دوسرا غلام احمد پرویز۔ دونوں نے انگریز سرکار کی غلامی اختیار کی۔ ایک نے بزم قادیان سجائی دوسرے نے بزم گلبرگ۔ ایک نے تحریک احمدیت سے اپنی دجالیت کی ابتدا کی دوسرے نے تحریک طلوع اسلام سے۔ ایک نے اپنے آپ کو نبوت ظلی کی آڑ میں تخت نبوت پر بٹھا دیا اور دوسرے نے مرکز ملت کی آڑ میں تخت رسالت پر۔ ایک نے ارض قادیان کو حرم امت قرار دیا دوسرے نے 25/B گلبرگ کو حرم ملت۔ ایک نے اپنے شیطانی الہامات کو وحی کا درجہ دیا دوسرے نے اپنی ابلیسی ''بصیرت'' کو وحی کا قائم مقام ٹھہرایا۔ ایک نے ختم نبوت کا انکار کیا دوسرے نے ''فرمان نبوت'' کا۔

دونوں سرکار انگریز کے ملازم و غلام رہے اور دونوں کے نام بھی ایک ہیں۔

ایک نے اپنی خود ساختہ نبوت کے منکرین کو کافر قرار دیا دوسرے نے اپنی رسالت پرویزیت کے مخالفین کو خارج از اسلام ٹھہرایا۔ ایک نے اپنے اعلان نبوت سے شریعت محمدی پر قلم چلادی دوسرے نے ابدیت رسالت کی نفی کر کے دین محمدی پر تلوار چلادی۔ ایک نے خود ساختہ نبی بن کر احکامات قرآن بدل دیئے دوسرے نے اپنے آپ کو خود ساختہ مرکز ملت پر بٹھا کر مطالب قرآن میں تحریف کر دی...... دونوں کا نشانہ ایک ہی تھا دین اسلام کے مرکز و محور ذات مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور مقام کی نفی تاکہ مرکزیت اسلام ختم ہو جائے اور اس کا شیرازہ بکھر جائے اس قدر اشتراک نے ایک ہی سرکار کے دو غلاموں کی تحریکوں کو ایک ہی مشن کی تکمیل کے تسلسل میں باہم یکجا کر دیا۔ چنانچہ جب پاکستان میں قادیانیت کی کمر توڑی گئی اور اس کی مرکزیت کا شیرازہ بکھرا تو اس خلاء کو پر کرنے کے لیے استعمار نے پہلے ہی سے اپنے دوسرے غلام کا انتظام کر رکھا تھا جس نے اسلام کے خلاف ایک دوسری متوازی تحریک کی داغ بیل ڈال دی اور وہ غلام تھا..... غلام احمد پرویز جس کے والدین نے اس کا نام رکھا تھا غلام احمد لیکن اس نے بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں معروف ایرانی دشمن اور گستاخ رسول پرویز کا نام اختیار کیا اور اس طرح سے ماضی کا گستاخ

رسول خسرو پرویز آج کا علامہ پرویز بنا دیا گیا جس کو ایک نئے روپ میں طلوع اسلام نام کے دوسرے محاذ سے غروب اسلام کے اسی مشن پر لگا دیا گیا جس پر قادیانی پہلے سے کام کر رہے تھے ایک عرصہ تک مسلمانان پاکستان اس سازش سے بے خبر رہے اور پرویز کے اصل روپ کو پہچان نہ سکے۔ ۱۹۶۲ء میں علماء کرام نے دال میں کچھ کالا محسوس کیا اور پرویزی افکار و نظریات کا تجزیہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ شخص کافر و مرتد ہے اور امت کو گمراہ کر رہا ہے انہوں نے خطرے کی گھنٹی بجائی لیکن اس وقت اس فتنہ کی محدودیت کے پیش نظر اس کے خلاف کسی تحریک کا آغاز نہیں کیا اور اپنی تمام تر توجہ قادیانیت کی سرکوبی کی طرف رکھی۔ غلام فرنگی پرویز نے اس عرصہ غنیمت کو اپنے پاؤں جمانے کے لیے خوب استعمال کیا اور غلامانہ ذہنیت کے فرنگی زدہ لوگوں کی کچھ تعداد اپنے گرد اکٹھی کر لی اس طرح سے بزم طلوع اسلام کی دوکان پرویزیت آہستہ آہستہ چمکنا شروع ہو گئی۔ اور جب قادیانیت کا شیرازہ بکھرا تو اس وقت تک پرویزیت اپنی بلوغیت کو پہنچ چکی تھی اور اندر ہی اندر اس نے تاج قادیانیت اپنے سر پر سجا لیا اور دجالین کی ایک فعال جماعت وجود میں آ کر پیرہن پرویزیت میں محاذ قادیانیت سنبھال چکی تھی۔ مرگ پرویز کے بعد اس جماعت نے ایک نئی حکمت عملی کے تحت اپنی تنظیم نو کی اور طلوع اسلام کے پلیٹ فارم سے اپنے طے شدہ پرویزی ایجنڈے پر کام شروع کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اندرون ملک جگہ جگہ اپنے مراکز کا جال پھیلا دیا اور ساتھ ہی بیرون ملک بھی اہم جگہوں پر دفاتر کھول لئے اور جدید الیکٹرانک میڈیا کو استعمال میں لاتے ہوئے طلوع اسلام کے نام سے دامن اسلام کو چاک کرنا شروع کر دیا۔ کویت میں ایسی سرگرمیاں جب حد سے بڑھیں تو پاکستان کے ممتاز عالم دین اور سکالر اور انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کویت کے مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج نے ان کی تحقیق کی اور بزم طلوع اسلام کے قادیانی طرز کے مشن سے آگاہ ہو کر اسے قادیانی انجام تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا۔ مرزا ثانی غلام احمد پرویز کی کتابوں سے اس کی کفریات کو یکجا کر کے حکومت کویت کی وزارۃ الاوقاف کو پیش کر کے فتویٰ طلب کیا جس پر وزارۃ نے غلام احمد پرویز اور اس کے پیروکاروں پر کفر و ارتداد کی سرکاری مہر ثبت کر دی۔ مولانا سراج نے پاکستان بھر میں علمائے کرام، دینی اداروں اور حکومتی ایوانوں کو اس فیصلے سے آگاہ کیا اور اس سے فتویٰ کویت کی توثیق کروائی اور مطالبہ کیا کہ پرویزی چونکہ قادیانیوں کا دوسرا روپ ہیں لہذا انہیں بھی سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اس سلسلے میں پاکستان میں تحریک رد پرویزیت کا آغاز کر دیا اس کے رد عمل میں بزم طلوع اسلام نے یہ واویلا شروع کر دیا کہ قادیانیت اور ان کی تحریک یعنی پرویزیت اپنے مقاصد اہداف اور طریق کار کے اعتبار سے دو مختلف تحریکیں ہیں لہذا ان کے مشن کو ایک قرار دینا بد دیانتی ہے انہوں نے اپنے دفاع میں مغالطہ آمیز استدلال پیش کرنا شروع کیئے جن کا مقصد فقط عوام کو دھوکہ دے کر اصل حقائق سے بے خبر رکھنا تھا۔

بزم طلوع اسلام جس دھوکہ، دجل، اور مکرو فریب سے مسلمانان پاکستان کو اپنی اصلیت کے بارے میں مغالطہ دیتی آ رہی ہے وہ اہل نظر سے اب مخفی نہیں رہا آنجہانی پرویز کی تحریروں میں مذکور اسکے

افکار و نظریات اس کے خارجی مشن کی اصلیت کے ناقابل تردید ثبوت ہیں ہم انہی کی روشنی میں پیرہن قادیانیت میں لپٹی پرویزیت کا پردہ چاک کریں گے تاکہ حقیقت حال واضح ہو جائے اور استعماری سکے کے دونوں رخ کھل کر سامنے آجائیں۔

ایک نے تحریک [illegible] سے [illegible] کی ابتدا کی
دوسرے نے تحریک طلوع اسلام سے......

بزم طلوع اسلام نے پرویزیت اور قادیانیت کو دو الگ الگ تحریکیں قرار دیا ہے۔ لیکن تاریخی حقائق کا ادراک رکھنے والے جانتے ہیں کہ کوئی بھی تحریک خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی اپنے اعلان کردہ مقاصد سے نہیں بلکہ حاصل ہونے والے نتائج سے پہچانی جاتی ہے مقاصد تو بسا اوقات محض پروپیگنڈا کے لیے بیان کئے جاتے ہیں اور انہیں خوب پرکشش بنا کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ متوجہ ہوں ہاں ان مخلص تحریکوں سے انکار نہیں جن کے مقاصد نتائج کو سامنے رکھ کر مرتب کیئے جاتے ہیں اور ان دونوں میں ہم آہنگی بھی ہوتی ہے لیکن غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کے بارے یہ حقیقت واضح ہے کہ دونوں انگریز سرکار کے ملازم اور نمک خوار تھے اور انگریز سرکار نے مسلمانوں کی مرکزیت کو ختم کرنے کےلیے ان دونوں غلاموں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا اور دونوں نے اپنی اپنی تحاریک کی بنیاد امت محمدیہ کے مسلمہ اور بنیادی عقائد کی مخالفت پر رکھی ایک غلام نے عقیدہ "ختم نبوت" کا اور دوسرے نے "فرمان نبوت" کی حجیت کا انکار کیا یہ دونوں انکار نتیجہ کے اعتبار سے یکساں ہیں کیونکہ ان کی وجہ سے دین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرکزی اور شرعی حیثیت کی نفی ہوتی ہے اور امت میں نفاق کا ایک مستقل باب کھل جاتا ہے اور دین و شریعت کی بنیاد اور اس کا ڈھانچہ بالکل مسخ ہو کر رہ جاتے ہیں چنانچہ ان دونوں تحریکوں کے جو نتائج برآمد ہوئے وہ ایک دوسرے سے ہرگز مختلف نہیں اور اسلام دشمن خارجی قوتوں کے مشن کی منہ بولتی تصویر ہیں۔

غلام احمد قادیانی کے انکار ختم نبوت کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا گیا اور شریعت محمدی کو منسوخ کر کے امت محمدیہ کے تشخص کو مٹانے کے لیے محاذ قادیانیت قائم کیا گیا۔ چنانچہ تاریخ قادیانیت کو سامنے رکھ کر آسانی سے فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیانیوں نے کس طرح منظم طریقے سے اس مشن پر کام کیا۔

فرمان نبوت کے انکار کے ذریعے وہی کام دوسرے غلام استعمار غلام احمد پرویز سے لیا گیا جس نے نبوت و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفت سے آزاد ہو کر شریعت محمدی کو مٹانے کےلیے اسے ساقط العمل اور قابل تبدیل قرار دے دیا اور صاف اعلان کر دیا کہ "شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لیے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لیے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے" (مفہوم عبادت مقام حدیث ج ۱ ص ۱۳۹) چنانچہ مرکز ملت کا

غیر دقر آنی تصور گھڑا گیا اور اپنے آپ کو اس خود ساختہ مسند پر بٹھا کر غلام احمد قادیانی کی طرح پرویز نے شریعت محمدی کی دھجیاں اڑا دیں اور اس کے بالمقابل اپنی من گھڑت شریعت پرویزی مرتب و مدون کر دی جس کو پھیلانے کے لیے بزم طلوع اسلام کے پلیٹ فارم کو اس استعماری مشن پر لگا دیا۔

یہ ہے غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کے مشنوں کی واضح یکسانیت جن پر قادیانی اور پرویزی وسیع اور منظم پروگراموں کے ساتھ مشنری طرز پر سرگرم عمل نظر آتے ہیں تاریخ اسلام میں قادیانیت اور پرویزیت جیسے افکار و نظریات اور تحریکی طرز عمل اس سے قبل کہیں نہیں ملتے اور ایک مخصوص علاقے میں ان دونوں تحاریک کا یکے بعد دیگرے شروع ہونا محض اتفاق نہیں بلکہ اسلام دشمن استعماری قوتوں کی خوب سوچی سمجھی سازش ہے جو ان کے مشترکہ مشن کی تکمیل کے لیے برپا کی گئی ہے اور وہ مشترکہ مشن ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا عالم اسلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت نبوی کے بارے شکوک و شبہات میں مبتلا کر کے نفاق کا شکار کرنا تاکہ اس کی مرکزیت ختم ہو اور اس کی قوت منتشر ہو جائے اس قدر اشتراک سے یہ دونوں مشن بلاشبہ ایک ہی ہیں۔

علامہ پرویز نے بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں معروف ایرانی گستاخ رسول "پرویز" کا نام اختیار کیا

غلام احمد قادیانی نے ببانگ دہل اقرار کیا ہے کہ اس نے انگریز سرکار کی بے پناہ خدمت کی ہے ظاہر ہے ایسی خدمت کسی عوضانہ کے بغیر ہرگز ممکن نہیں ہو سکتی اور نہ ہی قادیانی تحریک بغیر بیرونی امداد اور سرپرستی اس قدر وسیع پیمانے پر چلائی جا سکتی تھی۔ غلام احمد پرویز نے اگرچہ ایسا اقرار نہیں کیا لیکن بزم طلوع اسلام کی پرویزی تحریک بھی بغیر بیرونی مالی امداد کے کبھی چل ہی نہیں سکتی تھی۔ اور بیرونی امداد دینے والے اپنے مقاصد کی تکمیل کراوئے بغیر کبھی امداد دے نہیں سکتے۔ بھلا ہو جناب بشیر حسین ناظم کا جو کسی زمانے میں پرویز کے بہت قریب اور بے تکلف رہے ہیں اور ان حلقوں میں بھی ان کو بیٹھنے کا موقع ملا ہے جنکا پرویز کے ساتھ ابتذال کی حد تک مذاق تھا جنھوں نے روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد کی اشاعت مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۹۹ء میں اپنے ایک مضمون "ملک معراج خالد کے نام کھلا خط" میں چونکا دینے والا انکشاف کیا ہے کہ فیلڈ مارشل ایوب خان کے ذریعے پرویز کو بھاری امداد ملتی تھی اور ایک ایسی ہی امداد کا انہوں نے ذکر بھی کیا ہے جس کے متعلق انکا پرویز کے ساتھ بے تکلف مذاق بھی ہوا اور اس وقت امداد کی رقم ۲۵ لاکھ تھی نہ معلوم کتنے لاکھوں کی مزید امداد پر پرویز اسلام کو مسخ کرنے کے صلے میں ہڑپ کر گئے ہونگے اور ایسی امداد ان کو کس کس خارجی ذریعے سے ملتی ہو گی جس کا بندوبست وہ اپنے مرنے کے بعد تک کے لیے کر گئے ہیں بیرونی امداد لے کر تحاریک کو چلانے والے بانی اور ان کے متبع ادارے اپنے آقاؤں کے ایجنڈے پر کام

کرتے ہیں جب آقا بھی ایک ہوں اور ان کے ایجنڈے کا ہدف بھی ایک ہی ہو اور وہ تحاریک ایک ہی علاقے میں یکے بعد دیگرے برپا کی گئی ہوں اور ان کا تسلسل بھی ثابت ہوتا ہو تو اس کے ایک ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔

یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو جیسا کہ قرآن پاک میں مذکور ہے تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں یوسف نجار کا بیٹا قرار دیا ہے۔ جناب بشیر حسین ناظم کے "اوصاف" میں شائع شدہ مذکورہ مضمون کا مزید انکشاف ملاحظہ ہو" پرویز صاحب عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا سمجھتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کو آیت اللہ سمجھنے میں ان کو عقل اجازت نہیں دیتی تھی" کیا اب بھی غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کے مشن کو ایک تسلیم کرنے سے انکار کیا جا سکتا ہے؟

بزم طلوع اسلام پرویزی مشن کو قادیانی مشن سے الگ ثابت کرنے کے لیے مقدمہ مرزائیہ بہاولپور کا بار بار حوالہ دیتا ہے تاکہ ان کے تکرار سے ان کا جھوٹ سچ ثابت ہو جائے۔ ماہ جولائی کے شمارہ "طلوع اسلام" میں کسی پرویزی نے اس کا ذکر یوں کیا ہے۔ " یہ چیز تاریخی ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۵ء کے مشہور و معروف مقدمہ مرزائیہ بہاولپور میں فاضل جج نے علامہ پرویز کے مضمون سے رہنمائی لیتے ہوئے قادیانیوں کو مرتد قرار دیا جبکہ وقت کے علماء اپنی جامد تعلیمات سے فاضل جج کے لیے کسی بھی طرح سے مددگار ثابت نہ ہوئے"۔

یہ مقدمہ خود ساختہ پرویزی تاریخ کا حصہ تو ضرور ہو گا ورنہ برصغیر پاک و ہند کی کسی تاریخ میں ہم نے اس مقدمہ کے بارے نہیں پڑھا یہ الفاظ "فاضل جج نے...... قادیانیوں کو مرتد قرار دیا"۔ دجل پرویزیت کی بد ترین مثال ہیں کہ کس طرح پرویزی مطلب براری کے لیے اپنے ایمان و عقیدے کو بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں نام نہاد علامہ پرویز اسلام میں ارتداد کو تسلیم ہی نہیں کرتا اور قرآنی آیات لا اکراہ فی الدین کو معنوی تحریک اور باطل تاویل سے اپنے موقف کے حق میں بطور دلیل پیش کرتا ہے تو کس ضمیر اور منہ سے بزم طلوع اسلام قادیانیوں کے ارتداد کو تسلیم کر رہا ہے کیا یہ تضاد آرائی پرویزیوں کی روایتی بددیانتی اور دجل پر مبنی نہیں ہے؟ طلوع اسلام کی اگلی ہرزہ سرائی کہ "وقت کے علماء اپنی جامد تعلیمات سے فاضل جج کے لیے کسی بھی طرح مددگار ثابت نہ ہوئے" انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ اگر دوسرے بد نصیب پرویزیوں کی طرح ایک پرویزی جج کو بھی علمائے حق کی تعلیمات قرآن و سنت سمجھ میں نہیں آئیں تو اس سے حقائق تو تبدیل نہیں ہو گئے۔ بزم طلوع اسلام کے پرویزین کو جاننا چاہیے کہ برصغیر میں قادیانیت کی پکڑ وقت کے علماء نے ہی کی اور اس کے لیے بڑی بڑی تحریکیں چلائیں اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے اپنی طویل جدوجہد کو ہر حالت میں جاری رکھا اور آخر کار پاکستان کی قومی اسمبلی کی عدالت میں طویل علمی بحث اور جرح کے بعد قادیانیوں کو قانوناً کافر و مرتد قرار دلوایا قومی اسمبلی نے علمائے حق کی تعلیمات سے رہنمائی لیتے ہوئے ایک عظیم تاریخی فیصلہ کیا جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے لڑی جانے والی اس طویل جنگ میں نہ تو ہمیں غلام احمد پرویز کا کوئی کردار نظر آتا ہے اور نہ کسی پرویزی کا۔ کیا کسی پرویزی نے اس راستے میں اپنے خون کا ایک معمولی قطرہ بھی بہایا یا کوئی

آنسو ہی رویا۔ یا ایک ساعت کی جیل ہی کاٹی یا کسی بھی تحریک میں کوئی ذرا سا حصہ ہی لیا۔ قومی اسمبلی کی عدالت میں علماء حق کی علمی استعداد اور ان کی امانت و دیانت پر اعتماد کیا گیا غلام احمد پرویز یا کسی پرویزی کو ان صفات کا اہل نہیں سمجھا گیا اور ہو بھی کیسے۔ ناموس رسالت کی پاسداری کی سعادت اہل حق کے نصیب میں آتی ہے اہل باطل اور دجالین کے ہرگز نہیں۔ اپنے آپ کو قادیانیت کے الزام سے بچانے کے لیے بزم طلوع اسلام اکثر یہ واویلا کرتا ہے کہ پرویز نے "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" نامی کتاب لکھ کر قادیانیت کے خلاف اپنا موقف واضح کر دیا ہے لہٰذا پرویزیت اور قادیانیت کبھی ایک جیسے نہیں ہو سکتے چنانچہ طلوعِ اسلام کی دجالانہ لاف زنی ملاحظہ ہو۔ "علامہ پرویز نے ختم نبوت کے موضوع پر "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" نامی کتاب تصنیف کر کے قادیانیوں کے غلط عقائد کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیا اور..... ناموس رسالت کی پاسبانی کا فریضہ حقیقی معنوں میں ادا کر دیا"۔

دونوں نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا

یعنی ایک کتاب لکھ کر یہ سب کام ہو گیا اور جو علماء حق نے ہزاروں کتابیں اس موضوع پر تصنیف کیں۔ اور آج تک کر رہے ہیں اور عملی طور پر قادیانیت کے خلاف تحریکوں میں حصہ لیا اور لے رہے ہیں اور پاکستان سے باہر ملک ملک جا کر قادیانیت کا تعاقب کر کے اسلام کی حفاظت کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی سے۔ جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ سے اور گیمبیا کی حکومت سے قادیانیوں کو قانوناً کافر قرار دلوا کر علمائے حق نے جو عملی کارنامے سرانجام دیئے ہیں کیا وہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی معنوں میں پاسبانی کے عملی اور حقیقی مظاہر ہیں یا ان کے مقابلے میں پرویز کا محض ایک کتابچہ۔ بزم طلوع اسلام کے وارثین پرویزیت اپنے ضمیر کو ٹٹول کر دیانتداری سے فیصلہ کریں کہ کس نے کیا حق ادا کیا اور اپنی مجرمانہ خیانت سے باز آئیں اس لئے کہ ان کے اصلی چہرے اب بے نقاب ہو چکے ہیں بزم طلوع اسلام کی بد ترین بد دیانتی اور دجالیت ملاحظہ ہو کہ پرویز کی کتاب "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" علماء کرام کے قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے بعد شائع ہوئی تاکہ قادیانیوں کے عقائد سے بظاہر اختلاف کر کے عامۃ المسلمین کو دھوکہ دیا جا سکے تاکہ وہ پرویزیوں کو قادیانیوں کی دوسری شاخ سمجھ کر انکی طرف متوجہ نہ ہوں اور پھر اطمینان سے قادیانیت کا تاج اپنے سر پر سجا کر قادیانیت کے مشن کے تسلسل کو اپنے آقاؤں کی رہنمائی میں جاری رکھا جا سکے، علمائے کرام نے قادیانیت کا تعاقب اس وقت سے شروع کر دیا تھا جب پرویز کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا سالہا سال اس موضوع پر پرویز کی پراسرار خاموشی کس حقیقت پر دلالت کرتی ہے؟ اگر پرویز کا قادیانیت سے واقعی کوئی اختلاف تھا یا اس کا عقیدہ تھا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو کافر قرار دے کر بالکل صحیح اور جائز کارنامہ سرانجام دیا ہے تو اسے علمائے حق کی جدوجہد کی تائید کرنا چاہئے تھی اور انکے اس کردار کی تعریف کرنا چاہئے تھی کیا پرویز اور اس کے بعد طلوع اسلام نے آج تک ایسا کیا؟ پرویز کی نام نہاد کتاب "ختم نبوت اور تحریک

احمدیت" جس کا اس قدر ڈھنڈورا پیٹ کر اپنے دفاع میں پیش کیا جاتا ہے کیا اس میں کہیں بھی پرویز نے قادیانیوں کو کافر و مرتد لکھا ہے؟ ان سوالات کے جوابات نفی سے پرویزیت کی قادیانی حیثیت واضح سے واضح تر ہو جاتی ہے۔ اور طلوعِ اسلام کے اس سلسلہ میں مغالطے خود ان کا منہ چڑاتے نظر آتے ہیں اور غلام احمد قادیانی کی پیروی میں علماء کی تعلیمات قرآن و سنت کو جامد کہنے والے استعماری ایجنٹوں کے مکروہ چہرے بے نقاب ہو جاتے ہیں۔

قادیانیت اور پرویزیت میں ایک اور نہایت ہی اہم قدر مشترک ہے جو قابل غور ہے۔ آنجہانی غلام احمد پرویز نے اپنی مذکورہ کتاب "ختم نبوت اور تحریک احمدیت" میں قادیانیت کی تحریک کو سیاسی قرار دیا ہے جس کا مقصد برصغیر میں انگریز کے سیاسی تسلط کو دوام بخشنا تھا۔ ہم ولی راولی شناسد کی اس پرویزی نکتہ شناسی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ تحریک پرویزیت کے مقاصد بھی سیاسی ہی ہیں اور ان کی تکمیل کے لیے سیاسی طریق کار ہی اپنایا گیا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بزم طلوع اسلام بظاہر فکر قرآن اور اسلام کی تشریح جدید کی علمبرداری کا دم بھرتی ہے اور اس مشن کو اپنا دینی مقصد قرار دیتی ہے لیکن عملی میدان میں اپنے تعارف کے لیے سیاسی طریق کار کو اپناتے ہوئے تحریک پاکستان۔ قائد اعظم اور اقبال سے خواہ مخواہ کا زبردستی رشتہ جوڑتی ہے اور سیاسی نوعیت کے اجتماعات منعقد کرتی ہے جو پاکستان ڈے۔ قائد اعظم ڈے اقبال ڈے اور دیگر قومی و سیاسی تہواروں کو منانے سے متعلق ہوتے ہیں اور ان میں ایسے شرکاء کو مدعو کرتی ہے جو ملک کے انتظامی، سیاسی، تعلیمی، دفاعی اور ابلاغی شعبوں سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں یا ان شعبوں میں اپنا گہرا اثر و رسوخ رکھتے ہیں اسی طرح سے "طلوع اسلام" مجلہ کے ذریعے دینی مضامین کی آڑ میں قومی سیاست کو اجاگر کیا جاتا ہے جس کا مقصد قومی سطح پر اپنا سیاسی تشخص قائم کرنا ہے چنانچہ ایک محاذ پر وہ دین اسلام کو مسخ کرنے کے طے شدہ ایجنڈا پر سرگرم عمل ہے تاکہ مسلمانان پاکستان کی سیاسی قوت جو ان کی استقامت فی الدین کی مرہون منت ہے کو تحلیل کر کے انہیں مغلوب کرے اور دوسرے محاذ پر وہ سیاسی استقامت کے حصول کے لیے اپنے پروگرام پر عمل پیرا ہے تاکہ اسلام دشمن استعماری قوتوں کا پاکستان پر سیاسی تسلط حاصل کرنے کا جو مشن طلوع اسلام کے سپرد ہے اس کی تکمیل ہو جس کے نتیجے میں پاکستان میں اسلامی انقلاب کے ذریعے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا راستہ روکا جا سکے۔ یہ مشن پہلے غلام احمد قادیانی کے سپرد کیا گیا اور بعد میں اسے جاری رکھنے کے لیے غلام احمد پرویز کے ذریعے بزم طلوع اسلام کو دے دیا گیا اس طرح سے قادیانیت اور پرویزیت استعماری قوتوں کے سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے مشترکہ مشن پر کام کر رہے ہیں۔

اپنے آپ کو ختم نبوت کے علمبردار کہہ کر دھوکہ دینے والے دجال غلام احمد پرویز اور بزم طلوع اسلام کے مکاروں کا عقیدہ ختم نبوت ذرا ملاحظہ ہو۔ "ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعے رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کریگی"۔ (سلیم کے خط۔ خط ۱۵ ص۔ ۱۵۰)۔

ختم نبوت کے معانی "اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے خود کرنے ہوں گے"۔ (سلیم کے نام خط ۱۳ص۔ ۱۲۰ ج ۲)

اس فلسفیانہ عقیدہ کے جاننے کے بعد قارئین کرام پر حقیقت پرویزیت واضح ہو گئی ہو گی۔

ہم آخر میں غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کی مماثلت کا اجمالی نقشہ پیش کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

■ ۱۔ دونوں کے نام ایک۔ ■ ۲۔ دونوں ایک ہی علاقہ میں پیدا ہوئے۔

■ ۳۔ دونوں سرکار انگریز کے ملازم و غلام رہے ■ ۴۔ دونوں نے اپنی تحاریک یکے بعد دیگر انگریز دور میں شروع کیں

■ ۵۔ دونوں نے سواد اعظم سے ہٹ کر دین اسلام کو مسخ کرتے ہوئے اس کا ایک نیا اور منفرد نقشہ پیش یا۔

■ ۶۔ دونوں نے دین کے مسلمہ حقائق کا یکسر انکار کیا۔ ■ ۷۔ دونوں نے قرآن کی معنوی تحریف کی اور اپنی اپنی تحاریک کے موافق قرآن کو نئے معنی پہنائے۔ ■ ۸۔ دونوں نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا استہزا کیا۔

■ ۹۔ دونوں نے اپنے سوا پوری امت کو اسلام سے کر اد قرار دیا۔ ■ ۱۰۔ دونوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا قرار دیا۔

■ ۱۱۔ دونوں نے اپنی تنقید کا ہدف ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔ ایک نے ختم نبوت کے انکار سے اور دوسرے نے فرمان نبوت کی حجیت کے انکار سے۔ ■ ۱۲۔ دونوں نے امت کو نفاق کا شکار کرنے کے مشن کو اپنایا۔

■ ۱۳۔ دونوں نے اپنی دینی و قومی حمیت کا سودا کر کے استعمار کے سیاسی مفادات کے لیے کام کیا۔

■ ۱۴۔ دونوں نے خارجی امداد سے اپنی اپنی تحاریک کو چلایا۔

بقیہ از ص (۱۰)

زیر نظر کتاب اسی نعرۂ حق کی صدائے باز گشت ہے ۔عزیزم حافظ محمد قاسم صاحب نے مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں شائع ہونے والے وہ تمام ادارئیے، کالم، تجزیے اور مضامین اس کتاب میں یکجا کر دیئے ہیں۔ جن میں مولانا فضل الرحمن کے اس اقدام پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا تھا۔ فاضل مرتب نے یہ مواد جمع کر کے ایسی دستاویز مرتب کردی ہے جو اس موضوع پر لکھنے پڑھنے والوں کے لئے ایک حوالہ ہے۔ مقدمہ مولانا عبدالقیوم حقانی نے تحریر کیا ہے۔ (تبصرہ: خادم حسین)

دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے آداب و اصول

جمع و ترتیب: مولانا مشتاق احمد

ضخامت: ۲۲۴ صفحات، قیمت =/150 روپے

ناشر: ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ کی تفسیر "معارف القرآن" کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قبول عام عطا فرمایا ہے۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اس تفسیر میں آیات کے موقع و محل کے مطابق مختلف موضوعات پر قرآن و حدیث اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں گراں بہا مواد سمویا ہے۔ محترم مولانا مشتاق احمد نے عمیق مطالعہ اور محنت و جانفشانی سے "دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے آداب و اصول" کے زیر عنوان جا بجا بکھرے ہوئے مواد کو یکجا کر کے کتابی شکل دے دی ہے۔

باب اول، علم دین کے فضائل، بنیادی شرائط، آداب و مقتضیات کے بیان اور باب دوم، دعوت و تبلیغ کے آداب، اس کے مؤثر ہونے کی شرائط، حضرات انبیا کرام کا طریق کار، مبلغین کے اوصاف اور مروجہ انداز خطابت کے مفاسد پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب تبلیغ و تعلیم کے میدان میں کام کرنے والے حضرات کے لیے بہترین تحفہ ہے۔ (تبصرہ: خادم حسین)

قیصر مصطفیٰ (سیالکوٹ)

تعارف قادیانی بزبان قادیانی

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو جاری فرمایا اور لوگوں پر اپنے انبیاء کی اتباع اور اطاعت کو فرض قرار دیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ۶۴)

ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے ہر امت کے لیے جو رسول مبعوث کیا گیا تھا وہ اپنے پیغمبر کی اطاعت اور تابعداری پر مامور تھے انبیاء علیہم السلام کا یہ سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا پہلے انبیاء اپنی اپنی قوم کی جانب مبعوث ہوتے رہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لیے تا قیامت مبعوث کیا ہے اور آپ کو ایسی جامع شریعت عطا فرمائی کہ آپ کے بعد نہ کسی نئی نبوت کی ضرورت رہی نہ کسی نئی شریعت کی اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (سورة سبا ۲۸)

ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اس مختصر سی تمہید کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کے تمام فرامین امت پر حجت ہوتے ہیں اب ہم اپنے مضمون کی طرف لوٹتے ہیں جس کا ہم نے عنوان قائم کیا ہے۔

جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر اپنا تعارف پیش کیا اس پر ہمارا ایمان ہے اور اللہ کریم سے دعا کرتے ہیں کہ اسی ایمان پر ہمیں موت عطا کرے تاکہ ہمارا خاتمہ بالخیر ہو مثال کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا سید ولد آدم یوم القیمہ

میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہونگا۔ ہمارا اس پر مکمل ایمان ہے آپ نے فرمایا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور آدم فمن سواہ اللہ تحت لواء آدم سے لے کر قیامت تک کے آنے والے لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے ہمارا اس پر بھی ایمان ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے مقام محمود عطا ہو گا۔ ہمارا اس پر بھی ایمان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔ علی ھذا القیاس ہمارا سب مسلمانوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فرامین پر ایمان ہے یہ چند مثالیں ہم نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی ہیں ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فضائل اور محاسن کا احاطہ کسی انسان کے بس میں نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیکون فی امتی ثلاثون دجالون کذابون کلھم

یزعم انه نبی اللّٰه و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میری امت میں تیسیوں کذاب اور دجال ہونگیں جو نبوت کا دعویٰ کریں گے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ان کذابوں اور دجالوں میں ایک آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے اس کا تعارف ہم اسی کی زبانی پیش کرتے ہیں اور پوری امت مرزائیہ کو چیلنج کرتے ہیں کہ مرزا کے ان دعوں پر اپنا ایمان ثابت کر کے دکھاؤ مرزا لکھتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۷ شعر ۶

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۳۳ شعر ۲

ان دو اشعار میں مرزا نے نو دعوے کیے ہیں
نمبر ۱:۔ میں مٹی سے نہیں بنا۔ نمبر ۲۔ میں اولاد آدم سے نہیں۔ نمبر ۳: بشر کی جائے نفرت ہوں نمبر ۴۔ انسانوں کے لیے باعث عار ہوں۔ نمبر ۵۔ میں کبھی آدم ہوں۔ نمبر ۶ میں کبھی موسیٰ ہوں۔ نمبر ۷۔ میں کبھی یعقوب ہوں۔ نمبر ۸۔ نیز ابراہیم ہوں نمبر ۹۔ میری نسلیں بے شمار ہیں۔

آیئے اب ہم مرزا کے ان نو دعوں کی تھوڑی سی تشریح بیان کرتے ہیں۔ اور فیصلہ قادیانیوں پر چھوڑتے ہیں دعویٰ نمبر ۱۔ مرزا کا یہ دعویٰ کہ میں مٹی سے نہیں بنا صریح جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو مٹی سے بنایا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ (سورة المومنون ۱۲)

بے شک ہم نے انسان کو منتخب مٹی سے بنایا

اب قادیانیوں کے لیے دو صورتیں ہیں یا تو مرزا کے اس دعوے کو جھوٹا سمجھیں یا اس کے انسان ہونے کا انکار کریں۔

نمبر ۲۔ مرزا کا یہ بھی جھوٹ ہے کہ میں آدم زاد نہیں۔ ہے کوئی قادیانی جو ثابت کرے کہ مرزا اولاد آدم سے نہیں؟

دعویٰ نمبر ۳۔ بشر کی جائے نفرت ہوں۔ اس کی طرح تشریح قادیانوں کے ذمے ہے۔ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔

دعویٰ نمبر ۴۔ انسانوں کی عار۔ اگر قادیانی اپنے کو انسان سمجھتے ہیں تو مرزا کا یہ دعویٰ جھوٹ ہے کیونکہ قادیانی تو مرزا کو اپنے لیے عار نہیں سمجھ سکتے وہ تو ان کے نزدیک بہت مقدس ہے۔

دعویٰ نمبر ۵۔ میں کبھی آدم۔ مرزا کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا ارشاد ہے اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورہ آل عمران ۵۹) عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ ہو جاتا ہے اور مرزا نے چونکہ اپنے مٹی سے بننے کا انکار کیا ہے اس لیے نہ مرزا آدم ہو سکتا ہے نہ عیسیٰ نہ مثیل عیسیٰ۔

دعویٰ نمبر ۶۔ میں کبھی موسیٰ۔ محترم قارئین ہم موسیٰ علیہ السلام کی سیرت کا ایک پہلو آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور انصاف قادیانیوں پر چھوڑتے ہیں کہ اگر ان کے ضمیر میں تھوڑی سی بھی حیات باقی ہے تو اپنی روش پر ضرور نظر ثانی کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ ایک کفر کی حکومت سے ہوا موسیٰ علیہ السلام نے اس حکومت کے خلاف کیا بددعا کی۔ اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ (سورۃ یونس ۸۸)

اور موسیٰ نے عرض کی اے ہمارے رب آپ نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور مال دنیا کی زندگی میں دیے اے ہمارے رب اس لیے کہ آپ کی راہ سے بہکا دیں اے ہمارے رب ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔

مرزا کا واسطہ بھی ایک ایسی حکومت سے پڑا کہ جس نے ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی آڑ میں قبضہ کر لیا جس نے مسلمانوں کے حقوق پامال کئے اور مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر کے ان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا اب مرزا کا کردار دیکھیں کہ بجائے اس کے کہ اس غاصب حکومت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا الٹا اس کفریہ حکومت کو مضبوط کرنے کے لیے جہاد کو حرام قرار دیا اور ان کے لیے پرسوز دعائیں کیں۔ ملاحظہ فرمائیں

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس گورنمنٹ کو ہمیشہ اقبال نصیب کرے جس کے زیر سایہ ہمیں یہ موقع ملا ہے کہ ہم خدا کی طرف سے ہو کر ایسی درخواستیں خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لیے کریں۔

گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص ۳۴

مرزا کی اس پرسوز دعا کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمیشہ اقبال نصیب ہونا تو درکنار انگریزی حکومت کو ہندوستان سے رخصت ہونا پڑا۔ ثابت ہوا کہ مرزا کا موسیٰ ہونے کا دعویٰ جھوٹ ہے۔

دعویٰ نمبر ۷۔ کبھی یعقوب ہوں۔

یعقوب علیہ السلام کے بارے میں اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ سورۃ یوسف ٦٨ کہ وہ بہت علم والے ہیں جو علم ہم نے ان کو سکھایا

اور مرزا قادیانی کی علمی حالت اتنی پتلی ہے کہ ہم مرزا کی علمیت پر ایک مکمل مضمون لکھیں گے انشاء اللہ

دعویٰ نمبر 8: نیز ابراہیم ہوں۔ محترم قارئین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقابلہ بھی ایک کفر کی حکومت سے ہوا اب دیکھیں جناب خلیل الرحمن علیہ السلام کا کردار

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ

یہ نمرود اور ابراھیم علیہ السلام کے درمیان مکالمہ ہوا ابراھیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اس نے کہا میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں تو ابراھیم علیہ اسلام نے فرمایا میرا رب وہ ہے جو مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے تو مغرب سے طلوع کر کے دکھا دے اس بات پر کافر لاجواب ہو گیا۔ تو ابراھیم علیہ اسلام اپنے رب کی توحید کے لیے جھگڑا کر رہے ہیں۔ اب ذرا مرزا قادیانی کا کردار ملاحظہ کریں لکھتا ہے۔ کہ

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے انگریزی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ تریاق القلوب ص ۲۵

تف ہے کہ ایسے گھٹیا کردار کا مالک ہو اور دعویٰ ابرھیم ہونے کا کرے۔

دعویٰ نمبر ۹: نسلیں ہیں میری بے شمار۔ کوئی بھی انسان جو اپنی بے شمار نسلیں ہونے کا دعویٰ کرے اس کی یہ حرکت اتنی شرمناک ہے کہ ہم اس پر مفصل تبصرہ کرنے سے قاصر ہیں۔

ہم نے مرزا کے مذکورہ نو دعوے جھوٹے ثابت کر دیے ہیں۔ ہے کوئی قادیانی جو ان دعووں کو سچا ثابت کرنا تو درکنار خود اپنا ایمان ان دعووں پر ثابت کر دے؟ اور اگر کوئی قادیانی یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دینے کی کوشش کرے کہ یہ تو مرزا کا شاعرانہ تخیل ہے تو پھر بھی ہماری بات ثابت ہو جائے گی کہ مرزا ان دعووں میں جھوٹا ہے۔ وما علینا الاّ البلاغ

حضرت مولانا
محمد علی جالندھری
رحمہ اللہ

تالیف: مولانا محمد سعید الرحمن علوی رحمہ اللہ
مقدمہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مجاہد ختم نبوت اور عظیم مبلغ کی داستان حیات
جدوجہد اور خدمات　　قیمت:=/100

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

حکیم محمود احمد ظفر قسط سوم

جنت میں لے جانے والے کام

سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔

(۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازے کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا اور (۵) چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا۔

۱۳۔ ایک خصلت یہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کی جائے۔ اس سلسلہ میں سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام۔ صحابہ کرام نے عرض کی کس کے ساتھ خیر خواہی؟ فرمایا کہ دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی کس کے ساتھ خیر خواہی؟ فرمایا اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے اماموں اور عوام کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔ (مسلم جلد ۱ ص ۴۷ باب بیان الدین النصیحۃ

حدیث میں جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے النصیحۃ۔ نصیحت کپڑا سینے کے معنوں میں آتا ہے چنانچہ عربی میں کہتے ہیں "نصح الرجل ثوبہ" (آدمی نے اپنا کپڑا سیا) نصیحت سے بھی دوسرے شخص کے برے اور پھٹے پرانے حال کی اصلاح ہوتی ہے۔ اسی سے توبہ نصوح ہے۔ گویا معاصی لباس دین کو چاک کر دیتے ہیں اور توبہ اس کو سی کر درست کرتی ہے۔ یا پھر یہ نصیحت العسل سے ہے جب شہد کو موم وغیرہ سے صاف کر لیتے ہیں۔ نصیحت سے بھی برائی کو دور کیا جاتا ہے۔ (قالہ المازری)

محکم میں ہے کہ نصح نقیض غش ہے، گویا نصیحت کرنے والا کھری اور صاف ستھری بات کہتا ہے یا مخلصانہ راہ نمائی کرتا ہے۔ جامع میں ہے کہ نصح سے مراد خالص محبت اور صحیح مشورہ پیش کرنے کی سعی بلیغ ہے۔ کتاب ابن طریف میں ہے کہ نصح قلب الانسان سے ہے جب کہ ایک شخص کا دل کھوٹ سے بالکل خالی ہو۔

علامہ خطابی نے فرمایا کہ نصیحت ایک جامع کلمہ ہے جس کے معنی نصیحت کیے ہوئے شخص کے لیے خیر خواہی کا حق ادا کرنے کے ہیں۔ یہ سب تفصیل حافظ عینی نے عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری میں کی ہے۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر فرمانبرداری اور اطاعت کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی کہ جتنی اطاعت میرے بس میں ہو گی اتنی اطاعت کروں گا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کروں۔ (اللؤلؤ والمرجان جلد ص ۱۲)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کس کے ساتھ؟ فرمایا: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی اور ائمہ مسلمین کے ساتھ خیر خواہی کا۔ (کشف الاستار جلد ۱ ص۔ ۴۹، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۸۷)

اللہ کے لئے نصیحت اور خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس سے شرک کی نفی کی جائے اور یہ در حقیقت انسان کی خود اپنے ساتھ خیر خواہی ہے اور اس کا نفع اور فائدہ خود انسان ہی کو پہنچتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کی نصیحت و خیر خواہی کی کوئی حاجت نہیں۔

اللہ کی کتاب کے ساتھ خیر خواہی ک مطلب یہ ہے کہ اس پر یہ ایمان رکھا جائے کہ وہ حق تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے۔ مخلوق کا کوئی بھی کلام اس کے مشابہ نہیں ہو سکتا اور اس میں وارد شدہ محکم و متشابہات سب پر ایمان لایا جائے۔

رسول کے ساتھ خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی رسالت اور آپ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں، ان سب پر ایمان لایا جائے۔

ائمہ مسلمین کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ حق کے سلسلہ میں ان کی معاونت اور ان کی اطاعت کی جائے اور انہیں حق کا حکم دیا جائے۔ اور ائمہ مسلمین سے مراد ارباب حکومت ہیں جو مسلمانوں کے امور کے ذمہ دار ہیں۔

عامۃ المسلمین کے ساتھ خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ حکام کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کی دنیا و آخرت میں کام آنے والے امور کی طرف راہ نمائی کرنا۔

سنن ابی داؤد میں ایک حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے لیے سچا وزیر مقرر فرما دیتے ہیں تاکہ اگر وہ بھول جائے تو اس کا وزیر اسے یاد دلا دے۔ اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کی اعانت کرے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا قصد نہیں فرماتے تو اس کے لئے برا وزیر مقرر کر دیتے ہیں۔ اگر وہ امیر بھول جائے تو یہ وزیر اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر اسے یاد ہو تو یہ اس کی اعانت نہیں کرتا۔ (ابو داؤد جلد ۲ ص ۱۱۸، باب اتخاذ الوزیر)

اسی سلسلہ میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ: وہ کیا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا (۱) جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو (۲) اور جب وہ تمہیں دعوت دے تو اس کو قبول کرو (۳) اور جب وہ تم سے نصیحت کا طالب ہو تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو اور صحیح مشورہ دو۔ (۴) اور جب اسے چھینک آئے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہو۔ (۵) اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو (۶) اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم جلد ۴ ص ۱۷۵)

۱۴۔ ایک خصلت جنت میں داخل ہونے کے لیے حدیث میں یہ آئی ہے کہ ایک مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملے تو نہایت خندہ پیشانی سے ملے اور اس کی ملاقات پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرے اس سے باہمی تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم کسی بھی اچھے کام کو معمولی نہ سمجھنا خواہ وہ

اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم جلد ۴ ص ۲۶۲۰)

آپ حضور علیہ السلا نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں۔

خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرنا بھی مستحب ہے۔ کیونکہ مصافحہ سے محبت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ سیدنا قتادہ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ (فتح الباری جلد ۱۱ ص ۵۴)

اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی دو مسلمان ایسے نہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ ان کے جدا ہونے سے قبل ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد جلد ۲ ص ۶۴۴، ترمذی جلد ۵ ص ۷۴)

۱۵۔ یہ کام بھی جنت واجب کرنے والا ہے کہ آدمی کسی گم کردہ راہ کی راہنمائی کرے یعنی اگر کوئی مسلمان راستہ بھول جائے تو اس کو صحیح راستہ بتانا بھی ایک بہت بڑی نیکی کا کام ہے اور اس پر بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور آدمی جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔ صحیح راستہ بتانے سے بھٹکے ہوئے انسان کی پریشانی دور ہو کر راحت و سکون نصیب ملتا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی بے چینی اور پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی کوئی پریشانی دور فرما دیں گے۔ (مسلم جلد ۴ ص ۱۹۹۶)

اس کام سے اس شخص کا باطن مطمئن اور روح پر سکون ہو جائے گی۔ وہ یہ سمجھے گا کہ میرا دنیا میں ایک ایسا بھائی موجود ہے جو مصیبت و پریشانی میں اس کے کام آ سکتا ہے۔ آپ راستہ دکھا کر اس کے ساتھ جو حسن سلوک کریں گے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عطا فرمائیں گے کہ آپ کو جنت میں داخل فرما کر اپنی ابدی نعمتوں سے نوازیں گے۔

اس سلسلہ میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ اور اگر وہاں بیٹھنا ہی ہو تو پھر راستہ کا حق ادا کرو۔ آپ سے پوچھا گیا کہ راستہ کا حق کیا؟ آپ نے فرمایا: نگاہ کا جھکانا اور پست رکھنا اور سلام کا جواب دینا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ راستہ بتلانا۔ (کشف الاستار جلد ۲ ص ۴۲۵، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۶۲)

پروفیسر ابوالکلام خواجہ

امارت اسلامیہ افغانستان مشاہدات وتأثرات

قصاص کا مشاہدہ:

گذشتہ سال قصاص کا ایک منظر قندھار میں دیکھا، جمعرات کا دن تھا اسی طرح چار بجے لوگ اسٹیڈیم میں جمع تھے، لاؤڈ اسپیکر پر قتل سے فیصلے تک کی پوری تفصیل بیان کی گئی پھر قاتل کو معاف کر دینے کے فضائل قرآن وحدیث سے بیان کئے گئے اور یہ بتایا گیا کہ دیت خون بیچنا نہیں بلکہ ورثاء کا شرعی حق ہے اس کے بعد فاضل مقرر نے نہایت سوز گداز سے اپنی اور امیر المومنین کی طرف سے ورثاء کو دردمندانہ درخواست کی کہ وہ قاتل کو معاف کر دیں یا اس سے دیت لے لیں اور قاتل کے متعلقین کو بھی مقتول کے ورثا کو راضی کرنے کا موقع دیا گیا ان تمام تر کوششوں کا مقتول کی بیوہ نے پشتو میں جو جواب دیا اس کا مفہوم یہ تھا کہ: اس نے میرے شوہر کو ناحق قتل کرتے وقت میرا اور میری اولاد کا ترس نہیں کیا میں اس کے برحق قتل پر اس کا یا اس کے متعلقین کا ترس کیوں کروں، لہذا بند گاڑی سے قاتل کو نکالا گیا اور اسٹیڈیم میں اس طرف اسے بٹھا دیا گیا جیسے اس مقصد کے لئے لوگوں سے خالی رکھا گیا تھا مقتول کے ورثاء کے بالغ نمائندے کو ایک کلاشنکوف دے دی گئی جس میں پانچ گولیاں تھیں اور مناسب فاصلے سے فائر کرنے کو کہا گیا قاتل کے گرتے ہی ڈاکٹر لپک کر قریب پہنچے اس کی موت کی تسلی کے بعد اس کی لاش کو پوسٹ مارٹم جیسے انسانی تذلیل کے مراحل سے گزارے بغیر ایک ایمبولینس کے ذریعے گھر پہنچا دیا گیا۔

حدود اور قصاص کی برکات:

افغانستان میں کئی علاقے اور قبائل ایسے ہیں جو اس سے پہلے ڈاکہ زنی میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے اور قتل وغارت کو تو اس قوم کے تشخص اور قومی شعار کی حیثیت حاصل تھی مگر آج صورت حال یہ ہے کہ خوست سے اسپین بولدک تک کرنسی تبدیل کرنے والے افغانی و پاکستانی کرنسیوں کے سڑک کے کنارے ڈھیر لگائے بیٹھے ہیں اور رات کو کھوکھوں اور لکڑی کے صندوقوں کو مقفل کر کے کرنسی ان میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور جو فٹ پاتھ پر بیٹھے یہ کام کرتے ہیں وہ نوٹوں کو بوری یا کپڑے میں ڈال کر اطمینان وسکون کے ساتھ اٹھا کر لے جاتے ہیں کابل میں پررونق جگہ سے ہٹ کر ایک ایسی جگہ پر جہاں گاڑیوں اور پیدل چلنے والوں کی آمدورفت بہت کم تھی ایک معذور شخص نظر آیا جو سڑک کے کنارے نوٹوں کا ڈھیر لگائے بیٹھا تھا، ہر صاحبِ مال کو یہ اطمینان ہے کہ میرا لٹا ہوا مال سالوں، مہینوں اور دنوں میں نہیں صرف چند گھنٹوں میں یا تو واپس مل جائے گا یا حکومت اس کی تلافی کر دے گی اور مجھے تھانے کچہری کے چکر بھی نہیں لگانے پڑیں گے ایک بار وقوعہ کی اطلاع کے لئے اور دوسری بار ملزم کی گرفتاری کے بعد عدالت میں گواہی کے لئے

کل دو بار جانا پڑے گا اور ایسا بھی نہیں ہو گا کہ عدالت میں صبح سے شام تک انتظار میں بیٹھے رہیں اور پھر اگلی پیشی کی تاریخ لے کر واپس آ جائیں بلکہ صرف اسی دن بلایا جائے گا جس دن گواہی لینا ہو گی اور لوٹنے والے کو یہ خوف ہے کہ میرا پکڑا جانا یقینی ہے اور اس صورت میں لوٹا ہوا مال بھی واپس کرنا ہو گا اور ایک ہاتھ اور پاؤں سے بھی محروم ہونا پڑے گا۔

گذشتہ سال ہی کے سفر کا واقعہ ہے کہ رات اپنی زلفیں بکھیر چکی تھی دور دور تک انسانی آبادی نظر نہیں آ رہی تھی پہاڑوں کے ویران اوز دہشت ناک ماحول میں اکیلی ویگن پاکستانی مسافروں کو لے کر اپنی منزل کی طرف چلی جا رہی تھی، محافظ پولیس کی کسی چوکی کا کہیں وجود نہ تھا، ویگن کے ٹیپ ریکارڈر میں گانوں اور نغموں کی بجائے مسجد نبوی کے سب سے بڑے امام شیخ علی حذیفی کے تاریخی خطاب کے اردو ترجمہ کی کیسٹ لگی ہوئی تھی اور سب مسافر موت کی سی خاموشی کے ساتھ اس کی طرف متوجہ تھے کہ اچانک فرنٹ سیٹ کے مسافر نے ڈرائیور سے سوال کیا کہ: کیا تمہیں اس راستے میں ڈاکے کا خوف محسوس نہیں ہوتا؟ ڈرائیور نے نہایت سکون سے جواب دیتے ہوئے کہا جب سے طالبان آئے ہیں ہم اس خوف سے بے نیاز ہو چکے ہیں ورنہ اس علاقے سے رات تو درکنار دن میں بھی گزرنا ممکن نہ تھا کئی ویگنوں پر مشتمل قافلہ مل کر سفر کرتا تھا پھر بھی ڈاکے کا خوف رہتا تھا مگر اب یہ حالت ہے کہ ہمارے لئے رات اور دن برابر ہے اگر اس وقت چلنے کی بجائے ہم اس ویرانے میں رک بھی جائیں تو بھی کسی نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں، یہ سنتے ہی مسافر گہری سوچ میں ڈوب گیا اور زیر لب کہنے لگا، اے خلفاء راشدینؓ کے جانشین! اے اپنی قوم کو تہذیب حاضر کی حیوانیت کے گڑھے کے کنارے سے اٹھا کر قرونِ اولی کی انسانیت پر کھڑا کر دینے والے مجاہدِ اعظم! اے پوری دنیا کے تباہ حال مسلمانوں کے لئے نورِ اسلام کی امید کی کرن! اے فاروقِ اعظم اور عمر بن عبدالعزیز کے دور کی یاد تازہ کر دینے والے عمر ثالث! اللہ تعالیٰ تیری زندگی اور تیرے عزم و استقلال میں برکت دے، شیطانی، انسانی اور نفسانی سازشوں اور دشمنوں سے تیری ہمہ پہلو حفاظت فرمائے اور پھر ٹھنڈی آہ بھر کر حسرت سے یوں گویا ہوا امن و امان اور اطمینان و بے خوفی کی یہ کیفیت صرف وہیں ہو سکتی ہے جہاں کے حکمران عوام کو اپنی چرب زبانی اور نمائشی اداؤں سے فریب خوردگی میں غوطے دینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونے کا احساس رکھتے ہوں، نشۂ اقتدار میں مست نہ ہوں، ان کے دماغ میں عوامی تائید کا خمار نہ ہو، غیر مسلم طاقتوں اور بیرونی آقاؤں کی پشت پناہی کی تسخیر میں مبتلا نہ ہوں، متحرک دماغ، وسیع ظرف، فراخ دل، آنکھیں اور مستعد جسم رکھتے ہوں، عوام کے جان و مال کے محافظ ہوں لٹیرے نہ ہوں اور نہ ہی اپنی حکمرانی کی بقا اور اس کے استحکام کے لئے لٹیروں کے تعاون کے محتاج ہوں۔

طالبان کا نظم و ضبط:

ہر ضلع کے آغاز و اختتام پر طالبان کی چوکی ہے جب کوئی گاڑی وہاں پہنچتی ہے تو ایک کارندہ پہلے تو مومنانہ فراست سے تمام مسافروں پر ایک نظر ڈالتا ہے اور پھر ڈرائیور سے ان کے بارے میں معلومات

حاصل کرتا ہے پھر مسافروں سے براہ راست گفتگو کرتا ہے اور اس کے بعد پوچھتا ہے کہ ڈرائیور سے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی نیز یہ کہ اس نے راستے میں گانوں کی کیسٹ تو نہیں چلائی، اگر کیسٹ نکل آئے تو ضبط کر لی جاتی ہے اور پھر جمع شدہ تمام کیسٹیں سر عام جلادی جاتی ہیں۔

ہم ایک ویگن میں قدرے ویران راستے پر جا رہے تھے نہر کا کنارہ تھا ویگن پنکچر ہو گئی، ڈرائیور پہیہ تبدیل کرنے لگا اور ہم نیچے اتر کر کھڑے ہو گئے اس اثناء میں ایک گاڑی قریب آ کر رکی اس میں سے ایک آدمی باہر نکلا اس کے ہاتھ میں پلاسٹک کا کوڑا تھا اس نے مسنون سلام کے بعد پہلے ہم سے پوچھا کہ ڈرائیور نے تنگ کرنے کے لئے بہانہ تو نہیں بنایا جب ہم نے نفی میں جواب دیا تو پھر ڈرائیور سے پوچھا کہ تمہیں پہیہ تبدیل کرنے کے سلسلے میں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں اس سے نفی کا جواب سننے کے بعد سلام کر کے گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا ڈرائیور نے بتایا کہ یہ شعبہ امر بالمعروف والے ہیں جو اس طرح چل پھر کے نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

افغانستان میں سنت طریقے کے مطابق ٹریفک دائیں ہاتھ کی ہے اب تو برطانیہ اور اس کے ذہنی غلاموں کو چھوڑ کر دنیا میں تقریباً ہر جگہ اسی ہاتھ کی ٹریفک ہے ہم ایک بار شہر میں ایک ویگن میں سوار تھے اور ٹریفک کم تھی ہم نے ڈرائیور سے کہا کہ تم گاڑی سڑک پر بائیں ہاتھ لے لو اس نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا اگر میں نے ایسا کیا اور دیکھ لیا گیا تو پھر مجھے مارے پیٹے بغیر صرف یہ کہہ کر تین دن کے لئے گاڑی سمیت سرکاری مہمان خانے (حوالات) میں رکھا جائے گا کہ تم تھک گئے ہو آرام کر لو تین دن بعد جب تھکاوٹ اتر جائے پھر گاڑی چلانا۔

تیز رفتار گاڑی سڑک کو پیدل عبور کرنے والے کے لئے آہستہ ہو جاتی ہے اور رک بھی جاتی ہے جس کی وجہ ایک ڈرائیور نے بتائی کہ اگر کسی کو چوٹ لگ جائے تو اس کا علاج اور گاڑی والے کی ذمہ داری ہے اور اگر مر جائے تو فوراً دیت ادا کرنا پڑتی ہے۔

منشیات کا استعمال اور اس کی خرید و فروخت جرم ہے البتہ سگریٹ نوشی کی اجازت ہے مگر ایک تو سرکاری اور دفاتر میں اس کی ممانعت ہے دوسرے یہ کہ ڈرائیور صرف اس صورت میں پی سکتا ہے جب اس کی گاڑی کے کسی ایک مسافر کو بھی اعتراض نہ ہو۔

اگر بغیر ڈاڑھی والا کوئی شخص نظر آجائے تو اسے اس وقت تک سرکاری مہمان خانے میں رکھا جاتا ہے جب تک کہ اس کی ڈاڑھی شریعت کے مطابق نہ ہو جائے ہمیں خوست سے اسپین بولدک تک صرف دو آدمی بے ریش نظر آئے ایک تو ڈرائیور تھا جو ہمیں میراں شاہ سے افغانستان کے ایک سرحدی گاؤں تک لے گیا اور پھر ہمیں وہاں چھوڑ کر اسی وقت وہاں سے واپس پلٹ گیا اور دوسرا کابل میں مغرب کی نماز کے بعد دکھائی دیا جو پاکستانی مسافر معلوم ہوتا تھا اس نے رومال سے منہ لپیٹ رکھا تھا قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اب ڈاڑھی رکھ رہا ہے۔

راؤ عبدالنعیم (بورے والا)

میڈیا اور دعوتِ اسلام

بنیادی طور پر میڈیا کی دو قسمیں ہیں۔ پیپر میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا۔ الیکٹرونک میڈیا کا جدید ترین اور سب سے زیادہ موثر ذریعہ انٹرنیٹ ہے۔ انٹرنیٹ کیا ہے؟ اسی سوال کے ضمن میں چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

انٹرنیٹ دراصل کئی چھوٹے چھوٹے کمپیوٹر نیٹ ورک اور مواصلاتی نظام کا مجموعہ ہے۔ جس کے ذریعے لمحوں میں دنیا بھر کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اور اس نظام سے منسلک ہر کمپیوٹر والے سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ انٹرنیٹ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے۔ جس سے تقریباً ایک سو ساٹھ ملکوں کے پچاس ملین افراد براہ راست جڑے ہوئے ہیں۔ انٹرنیٹ مختلف نظاموں سے مربوط کرنے والا محض ایک مواصلاتی نظام ہی نہیں بلکہ اس کے ذریعے اپنے افکار و خیالات کی نشر واشاعت عالمی پیمانے پر کی جا سکتی ہے۔ اپنے پیغام کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ دوسروں کی فکر پر اثر انداز ہوا جاسکتا ہے اور ان کی ذہن سازی کی جاسکتی ہے۔ سائنس کے اس کرشمے نے جغرافیاتی حدود کو بے معنی اور پوری دنیا کو گھر آنگن بنا دیا ہے۔ یہ نظام درحقیقت ایک ایسے انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ جو انسان کے طرز معاشرت کو بھی بدل کر رکھ دے گا۔

یوں لگتا ہے کہ اکیسویں صدی انٹرنیٹ کی صدی ہو گی۔ (انفارمیشن سپر ہائی وے) کے اس دور میں دعوت حق کے لیے اس کا منظم استعمال ناگزیر ہے۔ اس کے لئے درج ذیل طریقے اپنائے جاسکتے ہیں۔

عالمی نیٹ ورک:

انٹرنیٹ دنیا کی مشہور ترین اور سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی سروس ہے۔ اس کے ذریعے معلومات نشر کرنے کے لیے ہوم پیج کام میں لایا جاسکتا ہے۔ جس میں متن آڈیو ویڈیو اور گرافکس کی شکل میں معلومات بھر دی جاتی ہیں۔ ہوم پیج کو پڑھنے کے لیے ایک خاص قسم کا پتہ ہوتا ہے۔ جس کو کمپیوٹر میں دیتے ہی تمام معلومات اس کمپیوٹر میں آجاتی ہیں۔ ایسے ہوم پیج بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ جن کے مخصوص حصے پر ان کا آپریٹر اپنے ملاحظات اور سوالات لکھ سکتا ہے۔ دعوت کے میدان کے سرگرم افراد اور تنظیمیں اس سروس کا استعمال یوں کر سکتی ہیں۔

۱۔ ہر زندہ زبان میں ایسے ویب پیجز تیار کئے جاتے ہیں۔ جن میں عقائد عبادات جدید ذہن میں اسلام کے تعلق سے جنم لینے والے شبہات اور اس پر کئے جانے والے تشفی بخش جواب عالم اسلام کو درپیش خطرات وغیرہ کے بارے میں مفصل معلومات ڈال دی جائیں۔

۲۔ ایسے ویب پیجز تیار کئے جائیں جن میں لوگوں کے ذہن میں اسلام کے بارے میں پیدا ہونے والے

سوالوں کو حاصل کرنے کا خاص انتظام ہو۔ تاکہ ماہرین اور تجربہ کار علماء کے پاس بھیج کر کتاب و سنت اور فقہ کی روشنی میں ان کا جواب معلوم کیا جاسکے۔

۳۔ حجرہ بائے مذاکرہ پر مشتمل ایسے ویب تیار کئے جائیں۔ جن میں فوری مذاکرے کرانے کا اہتمام ہو۔

انٹرنیٹ پر اسلام کا مخالف محاذ:

دور حاضر میں اسلام کی دعوت پیش کرنے کے لیے اسلام کی واقفیت کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے تقاضوں سے مکمل آگہی بھی ناگزیر ہے۔ کیونکہ انٹرنیٹ کی حیثیت لسان العصر کی سی ہو گئی ہے۔ اس لئے دعوت کے میدان میں انٹرنیٹ کا منصوبہ بند اور دانشمندانہ استعمال وقت کی ضرورت ہو گیا ہے۔ اگر ہم نے یہ ضرورت پوری نہ کی تو اس کے بھیانک نتائج ہمیں صدیوں تک بھگتنے پڑیں گے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ باطل طاقتوں نے بڑی ہی ہوشیاری سے انٹرنیٹ پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مہم چھیڑ رکھی ہے۔ الازہر کے سینٹر فار اسلامک اکانومی کے ڈائریکٹر جنرل کا بیان ہے۔ کہ اب تک انٹرنیٹ پر آنے والے ۷۲ ایسے پروگراموں کا پتہ چل چکا ہے جو اسلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ اس نفرت انگیز مہم کے حجم اور ابعاد کا اندازہ مندرجہ ذیل کی چند مثالوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

۱۔ اگست ۱۹۹۷ میں امریکہ میں متعصب عیسائیوں نے ایک فورم تشکیل دیا اور اس کا نام تلوار کے مقابلے میں قلم رکھا۔ یہ فورم اسلام کے بارے میں انکشاف حقائق کے عنوان سے عربی انگریزی فرانسیسی اور ہسپانوی زبان میں انٹرنیٹ پر اپنا پروگرام پیش کرتا ہے۔ پروگرام کے عناوین کچھ یوں ہے اسلام کے مخفی چہرے کی نقاب کشائی اسلام کے بارے میں حقائق اور جعل سازیاں حقائق حیات قرآن کی نظر میں بیہبت ناک تعلیمات کیا آپ کسی مسلمان کی بیوی بننا پسند کریں گی۔

۲۔ امریکہ آن لائن انٹرنیٹ پر اپنی خدمات پیش کرنے والی سب سے بڑی کمپنی ہے۔ جس کے چینل ۷/۲۵ ستمبر ۱۹۹۷ء سے دو اسلام مخالف پروگرام شروع کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کا آغاز تو آیت کریمہ ﴿وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ﴾

یعنی "قرآن کی شکل میں" جو کچھ ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے۔ اگر اس کے منزل من اللہ ہونے میں تمہیں شک ہے۔ تو اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ کے انگریزی ترجمے سے ہوتا تھا۔ اس کے بعد قرآنی آیات کے وزن پر نصرانی الفاظ سے بنی چار سورتیں پیش کی جاتی تھیں۔ مقصد یہ باور کرانا ہوتا تھا۔ کہ ان جعلی سورتوں کے ذریعے قرآن کے اس چیلنج کو قبول کر لیا گیا۔ ان سورتوں کے نام یہ ہیں۔ الایمان۔ التجسد۔ المسلمین۔ الوصایا پھر مسلمانوں نے احتجاجی خطوط لکھے تو کمپنی نے یہ دونوں پروگرام بند کر دیئے۔ مگر جیو سٹیز اور ٹرائی پورڈ نامی دو کمپنیوں کے چینلوں پر پھر وہی مجرمانہ حرکت کی۔ دوبارہ احتجاج کیا گیا تو ٹرائی بورڈ نے اپنے چینل پر نشر ہونے والے پروگرام کو بند کر دیا۔ لیکن جیو سیٹز نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔

عالم اسلام کیا کرے؟

مسئلہ کے نزاکت کو سمجھنے کے لیے یہ دونوں مثالیں کافی ہیں۔ دعوت کے میدان میں اگر جلد

انٹرنیٹ کی منصوبہ بندی استعمال نہ کی گئی تو مسلمانان عالم کو اپنے دین وایمان اور ملی تشخص کی خیر منانی پڑے گی۔ کیونکہ انفارمیشن سپرہائی وے کے اس دور میں اس میڈیائی طوفان کا مقابلہ روایتی ذرائع ابلاغ سے ناممکن ہے۔ یہاں تو نامعلوم فرد یا گروہ کا سامنا ہے۔ اگر ہم ایک پروگرام بند کرواتے ہیں تو کئی دوسرے پروگرام شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس لیے مثبت خطوط پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ دعوت دین کے لیے انٹرنیٹ کے منصوبہ بند طرز استعمال کے بارے میں سنجیدہ سوچ اور انٹرنیٹ پر اپنے پروگرام پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ تمام دعوتی مراکز کو انٹرنیٹ سے جوڑنے کی کوشش کی جائے۔

۳۔ اس کے لیے باضابطہ کمپنیاں اور تنظیمیں بنائی جائیں بلکہ حکومتوں کو اس جانب متوجہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ کسی فرد واحد کے بس کی بات نہیں۔

لائق تحسین اقدام:

انٹرنیٹ پر آنے والے اسلام مخالف مذکورہ پروگراموں کا اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ انٹرنیٹ کی افادیت اور بے پناہ تاثیر سے مسلمانان عالم بخوبی واقف ہو گئے۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ بعض اسلامی تنظیموں اور حکومتوں نے اس سمت میں پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اس میدان میں پہل کرنے کا شرف سعودی عرب کو حاصل ہے۔ گذشتہ حج سے پہلے ہی ٹیلیویژن کمپنی سی این این اور بی بی سی لندن کے اسٹار ٹی وی سے سعودی حکومت نے یہ معاہدہ کیا۔ کہ تجربے کے طور پر حج کے تمام مناظر کو پوری دنیا میں ٹی وی پر دکھایا جائے۔ بعد میں رفتہ رفتہ اس کی مدت بڑھا دی ہے۔ اس قطر میں "خدمت الاسلام علی الانٹرنیٹ" نامی ایک پراجیکٹ ڈاکٹر حامد انصاری کی نگرانی میں شروع ہو رہا ہے۔ یہ پراجیکٹ پہلے عربی انگریزی ملاوی اور پھر تمام زندہ زبانوں میں انٹرنیٹ پر اپنے پروگرام پیش کرے گا۔ اس میں غیر مسلموں نو مسلموں اور فتاویٰ کے لیے الگ الگ چینل قائم کئے جائیں گے۔ موثر اسلوب میں جاذب معلومات کی تیاری کے لئے متخصصین کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کی صدارت میں اقراء نامی ایک فلاحی ادارے نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر "اعلام الاسلام" یعنی (مشاہیر اسلام) کے نام سے ایک پروگرام پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر شیکاگو میں ہے۔ انٹرنیٹ پر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے ترکی کی ایک اسلامی تنظیم "موسسۃ الموسعۃ الاسلامیہ" کے تعاون سے ایک بڑا پروجیکٹ شروع کرنے جارہی ہے۔ پاکستان اور جنوبی ایشیاء کی حکومتوں اور اسلامی تنظیموں کو میں اپیل کرتا ہوں کہ دور حاضر کے انٹرنیٹ کی افادیت اور مسلمان مخالف پراپیگنڈے کے ذہن کو سامنے رکھ کر ایسے پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔ اور جمہوریت جو سراسر اسلام کا مخالفانہ نظام ہے۔ جس کا بانی مشرک افلاطون ہے۔ ایسے نظام بائے ریاست حکومت پر اسلامی حوالوں سے کاری ضربیں لگائی جائیں تاکہ عالم اسلام اس ناپاک اور ظالمانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تنظیموں کو اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ (آمین)

○ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حامی ملک و ملت سے مخلص نہیں

○ یہ عیسائیوں، یہودیوں اور قادیانیوں کی ملی بھگت ہے

○ کفریہ طاقتیں افغانستان کی نہیں اسلام کی مخالفت کر رہی ہیں

○ دینی مدارس کے بارے میں حکومت کے عزائم درست نہیں

مرکزی دفتر احرار لاہور میں امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا کارکنوں سے خطاب

لاہور (محمد معاویہ) سی ٹی بی ٹی پر دستخط کروانے کی کوشش یہودیوں، عیسائیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کی ملی بھگت ہے تاکہ مسلمان کبھی ایٹمی قوت بن کر نہ ابھر سکیں اور ہمیشہ چند ڈالروں کے لئے بے دین قوتوں کے محتاج رہیں۔ یہودی، عیسائی اور بالخصوص قادیانی پاکستان کے ایٹمی قوت بن جانے پر خائف ہیں۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا اپنے بازو کٹوانے کے مترادف ہے۔ جس پر ملت اسلامیہ کے سپوت کبھی بھی متفق نہیں ہوں گے جو لوگ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حامی ہیں وہ کبھی بھی ملک و ملت سے مخلص نہیں ہوسکتے۔ افغانستان اسلام کے صدقے کسی ملک کا ایک سکے کا مقروض نہیں تو پاکستان باون سال گزرنے کے بعد آزاد معاشی نظام کیوں نہیں اپنا سکتا؟ افغان قوم نے بیس سال دین کے لئے جنگ لڑی اور دین نافذ کردیا۔ کفریہ طاقتیں افغانستان کی نہیں دین کی مخالفت کررہی ہیں تمام مسلم ممالک افغانستان کو تسلیم کرنے میں ذرہ بھی تامل نہیں کرنا چاہئے حکومت دینی مدارس کے حوالہ سے اپنا موقف درست کرے ہمارا آئیڈیل نظام شریعت محمدی ہے ہم کسی یہودی لابی کے نظام کو قبول نہیں کریں گے۔ قادیانیوں کی سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ گئی ہیں اور قادیانی موجودہ حکومت میں خود کو محفوظ سمجھ رہے ہیں۔ آئین معطل ہوا ہے نہ کہ ختم۔ جبکہ قادیانی آئین معطل ہونے کی خوش فہمی میں مبتلا ہیں انہیں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے۔ امت مسلمہ بالعموم اور مجلس احرار کے غیور کارکن بالخصوص ان کی ایک ایک حرکت کا نوٹس لے رہے ہیں۔ اگر حکومت نے قادیانیوں کو لگام نہ ڈالی تو مسلم امہ اپنی غیرت کا مظاہرہ کرنے پر مجبور ہوگی جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

بقیہ از ص 47

اور اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کردیا۔

انہوں نے کہا کہ باون سال میں پاکستانی حکمرانوں نے وطنِ عزیز کو شیر مادر سمجھ کر بے دردی سے لوٹا اداروے دیوالیہ کر دیئے۔ اربوں روپے بیرونی ممالک منتقل کئے انہوں نے کہا کہ مسلمان قرآن کے مبلغ و داعی بن کر اپنی عظمت رفتہ بحال کر سکتے ہیں۔

سید محمد کفیل بخاری نے امیر احرار سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا مشن تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ انہوں نے اپنی زندگی دین کی خدمت و اشاعت کے لئے وقف کردی تھی۔

جمہوریت کی بنیاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مشرک افلاطون نے رکھی طاہر القادری نے کلمہ کفر کہا ہے توبہ کریں۔ (سید عطاء المہیمن بخاری)

لاہور (معاویہ رضوان) مجلس احرار کے مرکزی امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے ڈاکٹر طاہر القادری کے اس بیان "جمہوریت کا بانی اسلام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمہوریت کی بنیاد رکھی" کے جواب میں کہا ہے کہ طاہر القادری کا یہ کہنا "اسلام جمہوریت کا بانی ہے" کلمہ کفر ہے اور اس پر وہ توبہ کریں۔ اسلام میں کہیں بھی جمہوریت کا کوئی تصور نہیں بلکہ اسلام میں نظام شورائیت ہے۔ جمہوریت کا بانی افلاطون تھا جو مشرک تھا۔ شاہ جی نے کہا اسلام کے فیصلے افرادی قوت کی رائے سے نہیں بلکہ وحی الٰہی کے ذریعے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کے احکامات سنا کر لوگوں کے فیصلے کیے ہیں۔ جمہوریت انسان کی ذہنی اختراع ہے جبکہ شورائیت قوانین الٰہی کے تابع ہے۔ جمہوریت میں کثرت وقلت کی بنیاد پر فیصلے کیے جاتے ہیں اور اسلام میں وحی کو بنیاد بنا کر امیر المومنین شورائیت پر فیصلہ کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام خلفائے راشدین نے کبھی بھی اکثریت اور اقلیت کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کیا۔ شاہ جی نے کہا کہ جمہوریت میں اکثریت اگر گناہ پر متفق ہو جائے تو قانون بن جاتا ہے اور دین میں نیکی پر تو اتفاق ہو سکتا ہے گناہ پر نہیں۔ جمہوریت میں انسانوں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا۔ شاہ جی نے مزید کہا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی کامیابی کا اصول ہے۔ قرآن وحدیث اس پر شاہد ہیں۔

مسلمان قرآن کے مبلغ وداعی بن کر اپنی عظمت رفتہ بحال کر سکتے ہیں۔ سید محمد کفیل بخاری

میراں پور (محمد الیاس) حافظ محمد اکمل کی دعوت پر میراں پور (میلسی) میں نواسہ امیر شریعت مرکزی نائب ناظم مجلس احرار اسلام محترم سید محمد کفیل بخاری ۲۸ / رمضان المبارک کو تقریب ختم قرآن میں خطاب کے لیے تشریف لائے۔ یہ آپ کا میراں پور میں پہلا خطاب تھا۔ جامع مسجد فاروقیہ کا وسیع ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا آپ کے بیان سے قبل محترم قاری کریم بخش صاحب (مدرس مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان) نے قرآن حکیم کی تلاوت کر کے سامعین کے ایمان کو جلا بخشی۔ حافظ محمد اکرم احرار نے نعت پیش کی۔ صوفی بشیر احمد صاحب نے امیر احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی یاد میں نظم سنائی۔ ان کی نظم کے دوران ہر آنکھ اشکبار تھی۔

سید محمد کفیل بخاری نے خطبہ مسنون کے بعد فرمایا کہ "قرآن مجید تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس پر عمل کر کے ہی ہم دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں نے قرآن کی بدولت لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی عالم کفر، مسلمانوں سے خائف ہے اور انہیں ذلیل و رسوا کرنے کی ہر ممکن کوششیں کر رہا ہے۔ وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب سے مسلمانوں نے قرآن سے روگردانی کی امریکہ سمیت تمام کفریہ طاقتوں کا غلام بن گیا۔ کفار و مشرکین کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور کوسووو میں مسلمانوں کا قتل عام اور انسانی حقوق کو پامال کرنا اپنا حق سمجھنے لگے۔ سی آئی اے اور نام نہاد اقوام متحدہ نے مسلمانوں کے حقوق کو نہایت بے دردی سے کچلا اسامہ بن لادن کے مسئلہ پر طالبان اور پاکستان پر دباؤ ڈالا لیکن قربان جائیے طالبان پر کہ انہوں نے امریکہ کے دباؤ اور دھمکیوں کو جوتے کی نوک پر رکھا

بقیہ 46 پر

امریکی سینیٹر براؤن کا جہاد اور شہادت کو شر انگیز کہنا اسلام کی توہین ہے

امریکہ پوری دنیا میں اپنی غنڈہ گردی، دہشت گردی اور قتل و غارت گری کو امن پسندی قرار دیتا ہے۔ (غلام حسین احرار)

مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کے امیر غلام حسین احرار نے امریکی سینیٹر مسٹر براؤن کے بیان جہاد اور شہادت شر انگیزی ہے" کو اسلام کی توہین اور منافقت قرار دیا ہے۔

انہوں نے مسٹر براؤن کی ہفوات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ خود تو پوری دنیا میں غنڈہ گردی، دہشت گردی اور قتل و غارت گری کر رہا ہے اور اپنے اس رویہ کو امن پسندی قرار دے کر در اصل ان جرائم کو چھپانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد میں کہیں ظلم نہیں بلکہ ظلم کے خاتمہ کے لیے ہے۔ اس راہ میں جان قربان ہو جائے تو اسلام ایسے مجاہد کو شہادت کے مرتبے پر فائز کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ مجاہدینِ اسلام کو بنیاد پرست یا دہشت گرد قرار دے کر اپنے زوال سے نہیں بچ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کو شر انگیز کہنے والا منافق امریکہ کشمیر، فلسطین، چیچنیا، کوسووا، بوسنیا، الجزائر اور افغانستان میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔ بلکہ ظالموں اور جارحین کی مکمل پشت پناہی اور امداد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ آخری فتح مجاہدین کی ہوگی اور یہود و نصاریٰ عبرت ناک شکست سے دوچار ہوں گے۔

حافظ طاہر نثار (متعلم مدرسہ معمورہ)

مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان میں "صحیح البخاری" کا افتتاح

۱۴، شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۲، جنوری ۲۰۰۰ء بروز بدھ دس بجے دن مدرسہ معمورہ ملتان میں بخاری شریف کی تدریس کا افتتاح مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر اور مدرسہ معمورہ کے مہتمم ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے کیا۔ اس موقع پر مدرسہ معمورہ کے ناظم سید محمد کفیل بخاری اور دیگر حضرات بھی موجود تھے۔ مولانا عبدالستار جھنگوی (مدرس مدرسہ معمورہ) نے بخاری شریف کی پہلی حدیث کا درس دیتے ہوئے کہا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ نیت اعمال کے درجات کا مبدا ہے اگر نیت اعلیٰ درجہ کی ہے تو عند اللہ اعلیٰ قسم کا درجہ ہوگا اگر نیت رذیل درجہ کی ہے تو اس کا ثمرہ بھی ویسے ہی ہوگا جیسے کوئی شخص ورزش کی غرض سے نماز پڑھتا ہے، کوئی جہنم کے عذاب سے نجات پانے کے لئے، کوئی وصال باری تعالیٰ کے لئے، کوئی رضاء مولا کے لئے اور کوئی حقوق عبدیت ادا کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما عبدناک حق عبادتک وما عرفناک حق معرفتک.

حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اعمال کے ارتفاع کا مبدأ نیت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت اعلیٰ ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال حسنہ شاہد ہیں۔ کیونکہ نیت فعل قلبی ہے۔ جس پر اطلاق طاقت بشری سے خارج ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کے متعلق آپ کے افعال اور اخلاق حمیدہ سے

فیصلہ کیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خون کے پیاسوں کو جنہوں نے بیس برس تک ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا اور ہجرت کرنے پر قریش نے انصار کو دھمکیاں دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ بیس برس کے بعد مکہ پر غلبہ حاصل کرتے ہیں۔ قریش کے تین بڑے جاسوس پکڑے گئے ان کو بھی قتل نہیں کیا دوسرے روز یہ اعلان فرمادیا جبکہ ابو سفیان کے قلب میں رعب پڑ چکا تھا کہ

من دخل دار ابی سفیان فھو امن، من دخل فی المسجد الحرام فھو امن

اور پھر فرمایا لا تثریب علیکم الیوم

جاؤ ہم نے تم سب کو چھوڑ دیا۔ ایسے سلوک کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علو نیت کی خبر ملتی ہے کہ اس میں نفسانیت کا کوئی شائبہ نہیں۔ بلکہ یہ تعلقات خواہ خالق سے یا مخلوق سے ان سے خلوص اور للہیت ٹپکتی ہے۔

باب کیف کان بدو الوحی۔ یہ باب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتداء کیسے ہوئی۔

عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات

سیدنا عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ......اعمال کا اعتبار نیتوں سے ہوتا ہے اور آدمی کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے ہوئی اسی ہجرت کا اس کو ثواب ملے گا۔ آخر میں حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے اختتامی کلمات میں طلباء کو اخلاص نیت کی نصیحت فرمائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس گلشن کو قائم و دائم رکھے۔ اور ان کے لئے صدقہ جاریہ بنا کر ان کو قبر کو منور فرمائے۔ (آمین) آپ کی دعاء سے یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ٹیلی ویژن کے لائسنس جاری کرنے کا ٹھیکہ قادیانی فرم سے واپس لیا جائے
قادیانیوں کی تمام سرگرمیوں پر ہماری مکمل نگاہ ہے
حکومت قانون امتناع قادیانیت پر عمل در آمد مؤثر بنائے

(چیچاوطنی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے عبداللطیف خالد چیمہ اور مولانا اللہ وسایا کا خطاب)

چیچاوطنی (حبیب اللہ چیمہ) مجلس احرار اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چیچاوطنی کے چک نمبر ۵۵-۱۲ ایل (رڑی) میں منعقدہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا ہے کہ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن ریشہ دوانیوں پر ہماری مکمل نگاہ ہے، موجودہ حالات کے تناظر میں قادیانیوں کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ ۲۸ جنوری کو نماز جمعۃ المبارک سے قبل چک کی مسجد میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شہر اور قرب و جوار سے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی جبکہ قبل ازیں چک کے قادیانی جلسہ کے منتظمین کو دھمکیاں دیتے رہے تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے کفر پر عالم اسلام کے تمام طبقات متفق و متحد ہیں اور قادیانیوں کو کافر نہ سمجھنے والے بھی کافر ہیں۔ انہوں

نے کہا کہ قادیانی اسلام کا نام لے کر جو دھوکہ اور فراڈ کر رہے ہیں ہم اس دھوکے کا پردہ چاک کرنا اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں

مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ اکابر احرار نے قادیان سے عالمی استعمار کے ایجنٹ اس فتنہ ارتداد کا تعاقب شروع کیا تھا اور شہداء ختم نبوت کے مقدس خون کے صدقے قادیانیت ہر جگہ اور ہر محاذ پر ذلت و رسوائی سے دوچار رہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی یہ فتنہ سر اٹھائے گا مجاہدین ختم نبوت اپنا تاریخی کردار ادا کر کے سرخرو ہوں گے، جمعیت علماء اسلام کے رہنما، مولانا عبدالباقی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پوری امت ایک اکائی کی حیثیت رکھتی ہے، مفتی عثمان غنی نے کہا کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ ہمارے لئے آخرت کا خزانہ ہے سپاہ صحابہ کے مولانا طالب حسین نے کہا کہ ضلع ساہیوال کی انتظامیہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد نہیں کروا رہی۔ جس سے اشتعال بڑھ رہا ہے۔ مولانا محمد ریاض نے کہا کہ ساہیوال اور چیچا وطنی کے مختلف مقامات پر قادیانیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں اور خلاف قانون سرگرمیوں کا فوری تدارک کیا جائے۔ کانفرنس میں مختلف قرار دادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے قادیانی تبلیغی مراکز بند کرائے جائیں، سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے اور ٹیلی ویژن کے لائسنس جاری کرنے کا ٹھیکہ قادیانی فرم سے واپس لیا جائے۔

سی ٹی بی ٹی پر دستخط شہداء آزادیٔ وطن کے خون سے غداری ہے

پاکستان کو امریکہ و بھارت کا غلام بنانے کی یہودی و نصرانی سازش ناکام بنادی جائے گی

پاکستان آزاد ملک ہے، اسے اپنے دفاع کے لئے تمام ذرائع اختیار کرنے کا حق حاصل ہے

تمام مسلم ممالک چیچنیا اور کشمیر کے مجاہدین کی واضح حمایت کا اعلان کریں.........(سید محمد کفیل بخاری)

ملتان (حسین اختر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط غلامی پر غلامی کا پھندہ اور اپنے دست و بازو کٹوانے کے مترادف ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے دار بنی ہاشم میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی کو تسلیم کرنا تحریک آزادی میں دی گئی قربانیوں کی قیمت وصول کرنے کے مترادف ہے۔ اس معاہدہ کو قبول کرنا شہداء آزادی، شہداء دفاع وطن کے خون سے غداری اور پاکستان کو امریکہ و بھارت کا غلام بنانے کی یہودی و نصرانی سازش ہے جسے ہر صورت میں ناکام بنایا جائے گا۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے بعد دوسرا مرحلہ این پی ٹی پر دستخطوں کا ہے یعنی تمام ایٹمی پروگرام رول بیک کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قوم اس معاہدے کو مسترد کر چکی ہے۔ چند مفاد پرست افراد کی رائے کا نام قومی رائے نہیں۔ حکومت سی ٹی بی ٹی پر ریفرنڈم کرائے تو قومی رائے بھی معلوم ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اپنی سلامتی کے لئے تمام دفاعی تدابیر اور اسباب اختیار کرنے کا مکمل حق حاصل ہے ہم قومی و

ملکی سلامتی اور اپنی آزادی کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے۔
سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اگر قومی رائے کے خلاف کوئی فیصلہ کیا گیا تو ملک میں طوفان آجائے گا اور نہ ختم ہونے والا سیاسی بحران پیدا ہوگا۔ مجلس احرار اسلام تمام قومی جماعتوں کے ساتھ مل کر سی ٹی بی ٹی کے خلاف جدوجہد کرے گی۔
انہوں نے امریکی سینیٹر مسٹر براؤن کے اس بیان کی شدید مذمت کی جس میں انہوں نے جہاد اور شہادت کو شرانگیزی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد تو شرانگیزی کے خاتمے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایمان والوں پر فرض ہے جسے مسلمان کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ امریکہ خود عراق اور افغانستان کے نہتے اور مظلوم مسلمانوں پر بمباری کر کے دہشت گردی اور شرانگیزی کا مرتکب ہوا ہے۔ چیچنیا، بوسنیا اور کشمیر میں اپنے حقوق کی جنگ کرنے والے دہشت گرد نہیں مجاہدین ہیں۔ ان پر ہونے والے مظالم پر امریکہ کی خاموشی منافقت اور دوہرے کردار کا مظاہرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام ان تمام جہادی تحریکوں کی واضح حمایت کا اعلان کرے۔

احرار رہنماؤں کی تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

امیر احرار ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المھیمن بخاری دامت برکاتہم

۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء، مجلس ذکر و شب بیداری - دار بنی ہاشم ملتان

☆ ۲۱- جنوری خطبہ جمعہ دار بنی ہاشم ملتان، مرکزی رہنماؤں کی مجلس مشاورت ملتان
☆ ۲۲ تا ۲۶- جنوری قیام مدرسہ معمورہ ملتان
☆ ۲۶ جنوری- گڑھا موڑ، وہاڑی، بورے والا میں کارکنوں سے ملاقات اور چک نمبر ۸۶ بنگلوان پورہ تحصیل میلسی میں مدرسہ ختم نبوت کا قیام و افتتاح۔ مدرسہ ختم نبوت چک ۸۸ تحصیل میلسی کا دورہ
☆ ۲۷ جنوری چیچہ وطنی، فیصل آباد، پنڈی بھٹیاں، چناب نگر،
☆ ۲۸ جنوری خطبہ جمعہ تلہ گنگ
☆ ۲۹ جنوری سفید مسجد چکڑالہ (ضلع میانوالی) میں بعد نماز عشاء درس قرآن کریم اور جناب امتیاز احمد کی رہائش گاہ پر کارکنان احرار سے ملاقات اور مشاورت
حافظ شیر زمان رحمہ اللہ (فرزند حضرت مولانا اللہ یار خان مرحوم) کے انتقال پر مرشد آباد میں پسماندگان سے تعزیت
☆ ۳۰ جنوری مجلس احرار اسلام چکڑالہ کے مرکز مسجد سیدنا علی المرتضیٰ کا دورہ اور مسجد ابوبکر صدیق میں مولانا عبدالرحمن سے ملاقات، ☆ ۳۰ جنوری قیام تلہ گنگ، ملاقات و مشاورت کارکنان احرار
☆ ۳۱ جنوری تا ۲ فروری راولپنڈی و اسلام آباد میں کارکنوں سے ملاقات ہمراہ جناب عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی سیکرٹری اطلاعات) ☆ ۳ فروری خطبہ جمعہ - مسجد احرار چناب نگر ☆ ۴ تا ۹ فروری قیام چناب نگر
☆ ۱۰- فروری ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد عثمانیہ (سکول والی) چک نمبر EB 255\ ماناموڑ، بورے والا
☆ ۱۱- فروری خطبہ جمعہ - دار بنی ہاشم ملتان
☆ ۱۱- فروری آغاز سفر برائے تبلیغی و تنظیمی اجتماعات ضلع رحیم یار خان، شب قیام لیاقت پور ضلع رحیم یار خان
☆ ۱۲- فروری تحصیل حمزہ ☆ ۱۳- فروری، شب چوبان
☆ ۱۴- فروری خانواہ ☆ ۱۵- فروری بادلیہ ☆ ۱۶- فروری حاجی کریم بخش بستی چانڈیہ ☆ ۱۷- فروری علاقہ جمال دین والی، شب قیام شہباز پور

☆ ۱۸، فروری خطبۂ جمعہ مسجد ختم نبوت صادق آباد،
☆ ۱۹، فروری قیام ملتان ☆ ۲۰ تا ۲۳- فروری قیام چناب نگر
☆ ۲۵، فروری خطبۂ جمعہ دارِ بنی ہاشم ملتان
☆ ۲۶، فروری تا ☆ ۱۰ مارچ قیام چناب نگر

۲۴، فروری مجلس ذکر و شب بیدار دارِ بنی ہاشم ملتان،
۲، ۳ مارچ شہداء ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

سید محمد کفیل بخاری

(مرکزی نائب ناظم مجلس احرار اسلام پاکستان)

☆ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری قیام مرکزی دفتر احرار لاہور، ملاقات و مشاورت کارکنانِ احرار، لاہور
☆ ۲۵ جنوری تا ۵ فروری قیام ملتان
☆ ۲۸ جنوری، ۴، فروری خطبات جمعہ دار بنی ہاشم ملتان،
☆ ۶ تا ۸ فروری قیام دفتر احرار لاہور، علماء، دانشوروں اور ماہرین قانون سے اہم مشاورت
☆ ۱۱ فروری خطبۂ جمعہ میر ہزار ضلع مظفر گڑھ،
☆ ۱۲ فروری بیان بعد از ظہر بیٹ مندو (مظفر گڑھ) ☆ ۱۳ فروری بیان قبل از ظہر بستی ماہڑہ (مظفر گڑھ) ☆ ۱۴ تا ۲۴ فروری قیام ملتان ☆ ۱۸ فروری خطبۂ جمعہ ملتان،
☆ ۲۵ فروری خطبۂ جمعہ جامع مسجد کرنال والی لیہ،
☆ ۲، ۳ مارچ شہداء ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

مدرس حرم، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد مکی حجازی حفظہ اللہ اور دیگر حضرات کی دار بنی ہاشم میں آمد

مدرس حرم مکہ، فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد مکی حجازی حفظہ اللہ ۱۸ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۶ جنوری ۲۰۰۰ء، ۱۱ بجے دن مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان میں تشریف لائے۔ حضرت مولانا محمد یسین دامت برکاتہم اور دیگر احباب آپ کے ہمراہ تھے۔
حضرت مکی مدظلہ نے حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سانحۂ انتقال پر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری سے اظہار ہمدردی و تعزیت کیا بعد میں مدرسہ معمورہ کی ترقی اور حضرت شاہ جی کی مغفرت کی دعا کی۔
درج ذیل حضرات بھی تعزیت کے سلسلہ میں گزشتہ ماہ دار بنی ہاشم تشریف لائے۔
حضرت مولانا عبد الرحمن شاہ صاحب (شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ جھنگ)
مولانا محمد امین ربانی (امیر حرکت الجہاد الاسلامی، اسلام آباد
صحافی و کالم نگار: محترم عطاء الحق قاسمی۔ (لاہور)
محترم ہارون الرشید۔ (راولپنڈی)

خوشخبری مجلس ذکر و شب بیداری

امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ہر ماہ کی آخری جمعرات شب جمعہ دار بنی ہاشم میں مجلس ذکر کرائیں گے۔ شب بیداری میں اذکار و نوافل اور اصلاحی بیان ہوا کرے گا۔ متوسلین خانوادۂ امیر شریعت اس مبارک اور تربیتی مجلس میں مستقل طور پر شریک ہوں۔ اس سلسلہ میں پہلی مجلس ۲۰ جنوری کو دار بنی ہاشم میں منعقد ہو چکی ہے.... آئندہ ۲۴ فروری بروز جمعرات بعد نماز عشاء دار بنی ہاشم ملتان میں منعقد ہوگی۔
احباب جمعرات شام تک دارِ بنی ہاشم پہنچ جائیں۔ قیام و طعام کا انتظام ہوگا (ان شاء اللہ)

(المعلن) ناظم مدرسہ معمورہ

حریت پسندوں اور دہشت گردوں میں فرق کرنا چاہیئے (غازی مسعود اظہر)

مجاہدوں کی تاریخ ساز کامیابی جمہوریت کے پرستاروں کی عبرتناک شکست ہے (مجلس احرار اسلام کراچی)

(کراچی محمود احمد) مجلس احرار اسلام کراچی کے جنرل سیکرٹیری شفیع الرحمن احرار نے کہا ہے کہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق امیر مرکزیہ محمد حسن چغتائی کے نواسہ عالم باعمل غازی مسعود اظہر کی بھارتی درندوں کی قید سے رہائی اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد و نصرت اور ایک تاریخی واقعہ ہے کہ کشمیر میں لاکھوں مسلمان نوجوانوں کے قاتل اور ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی عزت و آبرو اور عصمتوں سے کھیلنے والے بھارتی درندوں کی بربریت دنیا کے سامنے عیاں ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مسعود اظہر صحافی کی حیثیت سے کشمیر گئے تھے مگر بھارتی بزدلوں نے بین الاقوامی سفارتی اور صحافتی آداب کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے مولانا کو پابند سلاسل کر دیا۔ پاکستان میں آزادیٔ صحافت کےلیے لمبی لمبی باتیں کرنے والے کرپٹ صحافت کے جیالے ضمیر فروش اور مسلم معاشرہ میں جنسی انار کی پھیلانے بلیک مارکیٹنگ بین الاقوامی دہشت امریکی اور یہودی لابی کے بھتہ خور انسانی حقوق کی تنظیمیں جو اسلام دشمن این جی اوز۔ قادیانیوں اور توہین رسالت کے مجرموں کے حقوق کی بحالی اور عاصمہ جہانگیر۔ تسلیمہ نسرین اور سلمان رشدی کے لیے واویلا کرتے ہیں امریکہ اور برطانیہ سے بھتہ وصول کرتے ہیں۔ مگر اسلامی صحافت کا علمبردار تبلیغ اور جہاد کے میدان کا شہسوار غازی مولانا مسعود اظہر جب بھارت کے بزدل فوجیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے تو پاکستان کی صحافتی برداری نے مجرمانہ خاموشی اختیار کی اور حکمرانوں نے غیر ملکی آقاؤں کی آشیر باد حاصل کرنے اور بنیاد پرستی کے الزام سے بچنے کے لیے شتر مرغ آنکھیں بند کر کے ایک پاکستانی کی حب الوطنی کا مذاق اڑایا مگر مثل مشہور ہے کہ جس کا حامی ہو خدا اسکو بچا سکتا ہے کون؟ مارنے والے سے بچانے والا بڑا ہے پاکستان کے لوگ خواب غفلت میں پڑے اسلامی جمہوریت کے لیے سرگرداں نظر آرہے تھے مگر کافروں کے ملک میں بسنے والے بہادر اور جری دینی حمیت اور غیرت سے سرشار چند نوجوانوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھ کر بھارتی جہاز کو اغواء کر کے بھارت کے بزدل حکمرانوں کو مجبور کر دیا کہ وہ مولانا مسعود اظہر سمیت مجاہدین کو باعزت طور پر رہا کر دے۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے یہ طاقت کی زبان سمجھتے ہیں۔ * کشمیر بنے گا پاکستان * چاہے ہندو بنیا دے دے جان * الحمدللہ! آج غازی مسعود اظہر آزاد ہو کر نوجوانوں میں جذبۂ جہاد کو بیدار کر رہے ہیں۔

ملا محمد عمر - اسامہ بن لادن اور غازی مسعود اظہر قیمتی سرمایہ ہیں

سی ٹی بی ٹی پر دستخط یہود و نصاریٰ کی غلامی قبول کرنے کے مترادف ہے

مجلس احرار اسلام اسے اسلام اور پاکستان سے غداری تصور کرتی ہے

سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا ملک اور قوم سے غداری اور یہود و نصاریٰ کے مکروہ اور ناپاک عزائم کی تکمیل کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان ایسی کسی بھی اسلام اور پاکستان دشمن عزائم کی بھرپور

مخالفت کرے گی۔ جنرل سیکرٹیری شفیع الرحمٰن احرار نے کہا کہ پوری دنیا میں مسلمانوں میں عریانیت فحاشی بے حیائی اور بداخلاقی کو عام کیا جا رہا ہے۔ سودی نظام معیشت کے بل بوتے پر مسلمانوں کو امداد کے نام پر غلامی کی زنجیروں میں جکڑا جارہا ہے۔ ایسی خوفناک صورتحال میں جب آستین کے سانپ اپنے غیر ملکی آقاؤں کی آشیر باد حاصل کرنے میں سرگرداں ہوں اور قومی دولت پر پل رہے ہوں ان سے ملک اور قوم کو آگاہ کرکے ان اسلام دشمن قوتوں کے خلاف مسلمانوں کی صف بندی کرنے والے مجاہدین یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ امیر المومنین ملا عمر، اسامہ بن لادن اور غازی مسعود اظہر مسلم امت کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ شفیع الرحمٰن احرار نے مزید کہا کہ مسلمانوں کے ہر طبقہ میں جہاد کی فرضیت مسلمہ ہے۔ صرف قادیانی اور ان کی بغل بچہ تحریکیں جہاد سے نوجوانوں کو روکنے کے لیے سرگرم عمل ہیں اور جمہوری حقوق کی آڑ میں کوٹہ سسٹم کے سہارے عورت دولت اور ملازمت کا جھانسہ دیکر اسلام کا لیبل لگا کر امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اسلحہ رکھنا اسلام میں عبادت ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس لیے مجاہدین کو جدید ہتھیاروں کی تربیت حاصل کرنا بہت ضروری ہے حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مجاہدین سے تعاون کریں اور مساجد اور مدارس پر قبضہ کرنےکے منصوبہ سازوں کو بیوروکریسی سے نکال باہر کریں۔ سی ٹی بی ٹی کے معاہدہ پر دستخط کرنے سے حکومت کو گریز کرنا چاہیے مجلس احرار اسلام ایسی کسی بھی احمقانہ حرکت کو اسلام اور پاکستان کے مفادات سے غداری تصور کرتی ہے۔

افغانستان کا چیچن حکومت کو تسلیم کرنا جرأت مندانہ اقدام ہے

دیگر اسلامی ممالک بھی تسلیم کریں شفیع الرحمٰن احرار

یو این او امریکہ کا ذیلی ادارہ اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز ہے
مسلمان صرف اللہ سے ڈرتے ہیں یہود و نصاریٰ کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو سکتے

(کراچی، محمود احمد) افغانستان نے سرکاری طور پر چیچنیا کی اسلامی حکومت کو تسلیم کر کے امت مسلمہ کی لاج رکھ لی ہے امیر المومنین ملا محمد عمر نے جرأت مندانہ فیصلہ کا اعلان کر کے ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان صرف اللہ سے ڈرتا ہے وہ یہود و نصاریٰ کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہو سکتا پاکستان سمیت دیگر مسلم ممالک کے حکمران بھی چیچنیا کی اسلامی حکومت و تسلیم کرنے کا اعلان کریں ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام کراچی (سندھ) کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں کیا گیا جنرل سیکرٹیری ابو معاویہ شفیع الرحمٰن احرار نے چیچنیا کے نہتے اور مظلوم شہریوں کی آبادی پڑوسی دہشت گردوں کی اندھا دھند بمباری اور جدید مہلک ہتھیاروں سے گولہ باری کرنے اور کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال کر کے معصوم شہریوں کا قتل عام کرنے کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان امریکہ اور برطانیہ کی جانب سے جمہوری نظام کی بحالی کا واویلا اور معاشی اور اقتصادی بائیکاٹ کی دھمکیاں اور انسانی حقوق کی پامالی کا شور شرابہ کرنے والے چیچنیا کے حریت پسندوں کے انسانی حقوق کی بے حرمتی اور قتل عام پر خاموش تماشائی کا کردار دوغلاپن ہے۔ UNO کے

سیاسی کردار نے مسلمانوں کو یہ سمجھنے پر مجبور کردیا ہے کہ یہ ادارہ امریکہ کی ذیلی شاخ ہے جو یہود و نصاریٰ کے مفادات کا نگران ہے۔ مسلمان حریت پسند بااخلاق اور مہذب ہیں جن کی زندگی شراب۔ سود، زنا عریانیت، فحاشی اور بے حیائی کی لعنت سے پاک ہے اور وہ دنیا سے دہشت گردی۔ بدامنی بے چینی اور اقتصادی ناہمواری کے خاتمہ اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے جہاد کر رہے ہیں۔ ایسے فرشتہ صفت انسانوں میں طالبان جیالوں کی طرح چیچنیا کے جانباز مجاہدین کا نام سرفہرست ہے۔ جو اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے تاریخ اسلامی میں نئے باب رقم کر رہے ہیں۔ ایسی صورتحال میں امیر المومنین ملا محمد عمر نے چیچنیا کے مظلوم مجاہدین کی دادرسی کرتے ہوئے چیچنیا کی اسلامی سلطنت کو سرکاری طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے سفارتی مشن کھولنے کا اعلان کر کے پاکستان سمیت تمام مسلم حکمرانوں کی بے حسی کو جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور دفاعی معاہدہ کرنے کا اعلان کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ملا محمد عمر صرف افغانستان کے مسلمانوں کے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے امیر المومنین ہیں جو صرف اللہ سے ڈرتے ہیں۔

عیسوی سال ۲۰۰۰ء ہزار اور ۲۱ ویں صدی کا استقبال کرنے والے سامراج کے غلام ہیں
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے معاشرتی معاملات کو ہجری کیلنڈر کے مطابق ترتیب دیا ہے۔

کراچی (محمود احمد) مجلس احرار اسلام کراچی کے جنرل سیکریٹری شفیع الرحمٰن احرار نے کہا ہے کہ آزادیٔ صحافت کے نام نہاد ٹھیکیدار میڈیا کے ذریعہ صلیبی سامراج کی بالادستی کے لیے کوشاں ہیں اور مسلمانوں کی انفرادیت اور اسلامی تشخص کو مٹانے کے لیے سرگرم ہیں۔ نوجوانوں کو ۲۰۰۰ء منانے اور اکیسویں صدی کا استقبال کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں امریکی اور صیہونی سامراج کے بے دام غلام (زن اور زر) کے حصول میں اندھے ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مذہبی تشخص کو برقرار رکھنے اور عیسوی کیلنڈر کی بالادستی کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں۔ پندرھویں صدی ہجری کا بیسواں سال (۱۴۲۰ھ) شیطانی اور ابلیسی قوتوں کے خلاف جہاد کا سال ہے چیچنیا کے مسلمان روسی سامراج کے خلاف میدان عمل میں ہیں۔ اللہ نے مسلمانوں کی معاشرت کو ہجری کیلنڈر سے وابستہ کیا ہے۔ عیدالفطر عیدالاضحیٰ۔ رمضان کے روزے۔ حج۔ زکوٰۃ۔ شب قدر۔ شب معراج۔ جنگ بدر و اُحد اور جنگ خندق۔ اور یوم وفات سیدنا صدیق اکبرؓ۔ سیدنا حسنؓ اور سیدنا معاویہؓ اور شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ۔ سیدنا عثمان غنیؓ سیدنا علی المرتضیٰؓ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کی شہادت اور خود قیام پاکستان ۲۷، رمضان المبارک نزول قرآن کے دن شب قدر کی مبارک رات میں وقوع پذیر ہوا۔ اس لیے مجلس احرار مسلمان صحافیوں، دانشوروں۔ تاجر برادری سرکاری اور پرائیویٹ اہلکاروں۔ صنعت کاروں اور مزدور کسان اور طلباء سے اپیل کرتی ہے کہ وہ سامراج کی غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے عملاً جہاد کریں۔ اور یہودی و عیسائی تہذیبی رویوں کی حوصلہ شکنی کریں۔

مرتب: محمد الیاس

طالبان نے شرعی قوانین نافذ کر کے مستحکم اسلامی حکومت قائم کر دی

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

چیچنیا کا مسئلہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے اپنے مسلمان بھائیوں پر مزید ظلم برداشت نہیں کیا جائے گا۔

طالبان نے افغانستان کے کونے کونے میں ظلم ودحشت اور بدامنی کا خاتمہ کر کے ہر قسم کی ناجائز سرگرمیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ پندرہ لاکھ شہداء اور مجاہد قوم کی آرزوؤں و تمناؤں کے مطابق شرعی قوانین پر مبنی مستحکم اسلامی حکومت قائم کردی ہے۔ امریکہ سمیت تمام کفریہ طاقتوں کی آنکھوں میں کھٹک رہے ہیں۔ افغانستان پر اقتصادی پابندیاں کمار کے ردعمل کا واضح ثبوت ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ افغان قوم نے کبھی کسی سامراجی طاقت کے آگے سر نہیں جھکایا۔ ہم صرف اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکاتے ہیں۔ (روزنامہ خبریں ملتان ۱۵ جنوری ۲۰۰۰ء)

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نے چیچنیا میں روسی فوج کی کارروائی بند کرانے اور مذاکرات کے ذریعے مسئلے کے فوری حل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر بے گناہ شہریوں کے خلاف کارروائی بند نہ کی گئی تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ روس شروع دن سے ہی اسلام اور مسلمانوں کو مظالم کا نشانہ بناتا چلا آرہا ہے چیچن مسلمانوں کے خلاف روس کے مظالم کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے ملا محمد عمر مجاہد نے اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس تنظیم (او آئی سی) سے مطالبہ کیا کہ چیچنیا کے مسئلے کے فوری حل کے سلسلے میں فوری اور سنجیدہ کوششوں کا آغاز کریں۔ چیچنیا کا مسئلہ صرف چیچن عوام کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا ہے۔ اپنے مسلمان بھائیوں پر مزید ظلم برداشت نہیں کیا جائے گا۔ (روزنامہ خبریں ملتان ۲۲ جنوری ۲۰۰۰ء)

* افغانستان پر حملہ کیا تو موت ایک بار پھر روسیوں کا تعاقب شروع کردے گی (حضرت امیر المومنین کا بی بی سی کو پہلا انٹرویو) (ہفت روزہ ضرب مومن ۲۰ تا ۲۶ شوال ۱۴۲۰ھ)

وطن عزیز کو میلی آنکھ سے دیکھا تو پانچ لاکھ مجاہدین کے ساتھ کشمیر میں داخل ہوجاؤں گا۔ مولانا محمد مسعود اظہر

بھارت نے وطن عزیز کو میلی آنکھ سے دیکھا تو انشاءاللہ پانچ لاکھ مجاہدین کے ساتھ کشمیر میں داخل ہوجاؤں گا اور انڈیا آرمی کو وہ سبق سکھاؤں گا کہ دنیا یاد رکھے گی۔ پانچ لاکھ مجاہدین جمع کرنے کی بات پوری ذمہ داری کے ساتھ کر رہا ہوں الحمدللہ اگر میں چاہوں تو اس سے کہیں زیادہ جانباز اکٹھے کر سکتا ہوں۔

(ہفت روزہ ضرب مومن کراچی ۷ تا ۱۳ شوال ۱۴۲۰ھ)

قندھار کے ہوائی اڈے پر بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ ۹۰ کمانڈوز کے ہمراہ مذاکرات کے لئے نہیں بلکہ اپنی شکست تسلیم کرنے آیا تھا حالانکہ بھارتی وزیر خارجہ نے قسم کھائی تھی وہ تمام پاکستانی قیدیوں کو تو چھوڑیں گے لیکن اس مولوی کو نہیں چھوڑیں اس کی جان جیل میں نکلے گی۔ مگر مجاہدین اسلام نے وہ کام کر دکھایا کہ مشرک کو جھکنا پڑا۔ ایڈوانی چاہے لوہے کی

دیوار بنا لے اور دروازوں پر بڑے بڑے تالے لگا دے ہم تب بھی اپنے ساتھی قیدیوں کو رہا کرائیں گے اور بابری مسجد کا بدلہ کشمیر کو آزاد کروا کر لیں گے۔ میں نے ہائی جیکروں کی شکلیں تو نہیں دیکھیں اور نہ میں انہیں جانتا ہوں جس طرح انہوں نے میری رہائی کیلئے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالا وہ میرے محسن ہیں۔ مجاہدین نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس پر نہ صرف پاکستان "بلکہ عالم اسلام کو فخر کرنا چاہیئے۔(روزنامہ جنگ لاہور ۷ ا جنوری ۲۰۰۰ء)

مولانا محمد مسعود اظہر کی رہائی...... امریکہ و روس کا ردِ عمل

امریکہ نے کہا ہے کہ بھارتی جیل سے رہا ہونے والے مولانا محمد مسعود اظہر کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ بھارتی طیارے کے اغوا کے بعد وہ مانتا ہے کہ مولانا مسعود دوسرا اسامہ بن لادن بن کر ابھرا ہے۔

روس نے مولانا مسعود اظہر کی پاکستان میں موجودگی اور کھلے عام بھارت کے خلاف جہاد کے سلسلے میں جلسوں میں خطاب سے حکومت پاکستان کے اس دعوے کی نفی ہوتی ہے کہ پاکستان عالمی دہشت گردی کے خلاف ہے۔(روزنامہ انصاف لاہور ۱۶ جنوری ۲۰۰۰ء)

جہاد کشمیر

کشمیری مجاہدین نے بھارتی کیمپ پر راکٹوں اور مشین گنوں سے حملہ کر کے درجنوں فوجی ہلاک کر دیئے، مجاہدین نے اودھم پور کے کیمپ پر چاروں طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے فوجیوں کو بھاگنے کا موقع نہ مل سکا۔ اس جھڑپ میں ۳ مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

حرکت الجہاد الاسلامی ۳۱۳ بریگیڈ کے مجاہدین نے تحصیل سرنکوٹ کے علاقہ گوتعل میں ۱۳ آر آر کی ایک آپریشنل پارٹی پر گھات لگا کر خود کار رائفلوں اور دستی بموں سے زبردست حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں راشٹریہ رائفلز کے ایک صوبیدار سمیت پانچ فوجی ہلاک اور تین شدید زخمی ہو گئے۔ مجاہدین نے ایک تازہ جھڑپ میں پیرا نائن ملٹری کے تین کمانڈوز کو ہلاک کر دیا ہے (روزنامہ جنگ لاہور ۱۶ جنوری ۲۰۰۰ء)

جہاد فلسطین --- غیر منصفانہ معاہدہ امن قبول نہیں۔ شیخ احمد یٰسین

فلسطینی اسلامی تحریک "حماس" کے سربراہ شیخ احمد یٰسین نے کہا ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن اور یہودیوں کی سازشیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ چالیس لاکھ فلسطینی بہت جلد اپنے تاریخی گھروں میں واپس آجائیں گے۔ امریکہ فلسطین کو تعصب کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ موجودہ غیر منصفانہ معاہدہ امن کو قبول نہیں کریں گے اور وہ معاہدہ زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔(روزنامہ خبریں ملتان ۱۲ جنوری ۲۰۰۰ء)

جہادی تنظیموں پر پابندی کا امریکی مطالبہ مسترد جہاد مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے۔ جنرل مشرف

چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے جہاد اور جہادی تنظیموں پر امریکی مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس کے خلاف جہاد کو نہیں روکا جا سکا تھا۔ جہاد مسلمانوں کا مذہبی فریضہ ہے امریکہ کو "دہشت گردی"

اور "جہاد" کے بنیادی فرق کو سمجھنا ہو گا۔ جہادی تنظیمیں صرف پاکستان میں ہی نہیں دنیا کے مختلف ممالک میں سرگرم عمل ہیں۔ یہ کشمیر ہو یا چیچنیا جہاں بھی جہاد کر رہی ہیں اسے روکا نہیں جا سکتا۔ پاکستان نے دہشت گردی اور ہائی جیکنگ کی ہمیشہ مذمت کی۔ امریکہ کشمیریوں کو حق خودارادیت دلانے کے لیے دباؤ ڈالے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۷ جنوری ۲۰۰۰ء)

جہاد چیچنیا

طالبان نے چیچنیا کے مجاہدین کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ سفارت خانہ کھولنے کی اجازت

طالبان نے چیچنیا کی روسی فیڈریشن سے آزادی اور اس کی حکومت کو تسلیم کیا ہے اور سفارت خانہ کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ چیچن عوام کے خلاف روس کی ظالمانہ کارروائیوں کے بعد ہماری طرف سے اسلان مسخادوف کی حکومت تسلیم کرنا انسانی ضروری ہو گیا ہے۔ امیر المومنین ملا عمر مجاہد نے یہ فیصلہ قندھار میں چیچنیا کے خصوصی ایلچی سے ملاقات کے بعد کیا۔ (روزنامہ "جنگ" لاہور ۱۷ جنوری ۲۰۰۰ء)

* صرف پانچ دن میں دو ہزار روسی فوجی ہلاک ۲ طیارے اور ۱۰۰ ٹینک و فوجی گاڑیاں تباہ
روسی جنرل کی گرفتاری کے بعد مزید دو میجر جنرل بھی گرفتار، ان شاءاللہ ایک بار پھر دنیا چیچن مجاہدین کے ہاتھوں روس کی شکست دیکھے گی۔ گزشتہ روسی حملے کے جواب میں دو سو روسی فوجی ہلاک، ایک جنرل گرفتار، جبکہ پندرہ ٹینک تباہ ہوگئے مجاہدین ایمانی قوت اور جہادی جذبے سے سرشار روسی درندوں سے نبرد آزما ہیں۔ (سابق چیچن صدر اور تحریک آزادی کے بانی سلیم خان کا کابل میں پریس کانفرنس سے خطاب)

* کسی بھی تحریک آزادی کی حمایت کو دہشت گردی قرار دینے والے برطانوی قانون کو ہم ٹھکراتے ہیں۔ ہم کشمیر، فلسطین، لبنان اور چیچنیا میں موجود اپنے بھائیوں کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے۔ (شیخ عمر بکری، برطانیہ)

اشاعت خاص
بیاد امیر احرار، سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت ملتان اپنے بانی مدیر اور مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت پر عنقریب ایک یادگار تاریخی نمبر شائع کر رہا ہے۔ مجلس احرار اسلام سے وابستہ کارکنوں، حضرت شاہ جی کے ذاتی دوستوں اور ان کی شخصیت سے متاثر ہونے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے تاثرات اپنی یادیں اور ملاقاتیں جلد قلم بند کر کے ادارہ کو ارسال فرمائیں۔
جن احباب کے پاس حضرت شاہ کی کوئی تحریر، آٹوگراف یا آڈیو کیسٹ موجود ہیں تو اس کی نقل عطا فرمائیں۔ تاکہ اس عظیم نمبر میں اسے شامل کیا جا سکے۔ ان شاءاللہ یہ نمبر صوری اور معنوی اعتبار سے تاریخی حیثیت کا حامل ہو گا۔

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

الادب الجاری فی ابیات صحیح البخاریؒ

صحیح بخاری میں موقع و محل کی مناسبت سے اشعار بھی نقل کئے گئے ہیں۔ مولانا لطافت الرحمٰن مدظلہ العالی نے نہ صرف ترجمہ و تشریح کی ہے بلکہ موقع و محل مع قید صفحات بھی تحریر فرما دیا ہے اساتذۂ حدیث، طالبان علوم نبوت کے لئے یہ انمول تحفہ ہے۔

جامعہ ابوھریرہ کی علمی و تحقیقی خدمات قابل تحسین ہیں کہ ایسے وقیع علمی شاہکار منظر پر لارہا ہے۔ اللہ نظر بد سے بچائے اور پروان چڑھائے۔ کتابت جلی قلم، کاغذ گوارا، دلکش اور مضبوط جلد صفحات 160 قیمت درج نہیں ہے، مناسب ہی ہوگی۔

ملنے کا پتہ:۔ ادارۃ العلم والتحقیق جامعہ ابوہریرہ خالق آباد اڈہ زڑہ میانہ، نوشہرہ، پاکستان

(تبصرہ: حبیب الرحمٰن ہاشمی)

ھدیۂ اھلِ حدیث

تقلید کی ضرورت واھمیت کے زیر عنوان حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ملفوظات، فتاویٰ اور تصانیف سے اقتباسات اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ علمی جواہر و معارف کا ذخیرہ ہے جسے بڑے سلیقے سے محترم جناب صوفی محمد اقبال قریشی نے حافظ محمد اسحٰق صاحب کی فرمائش پر مرتب کیا ہے۔

اگر کوئی خالی الذہن ہو کر انصاف کی نظر سے اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اپنے دل میں تقلید کی ضرورت اور ائمہ مذاہب کا احترام ضرور محسوس کریگا۔ دیدہ زیب سرورق، عمدہ طباعت، مناسب کاغذ، مضبوط جلد۔ صفحات ۲۶۴ قیمت درج نہیں ہے۔

ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ بوہڑ گیٹ ملتان۔

(تبصرہ: حبیب الرحمٰن ہاشمی)

"محرّف قرآن"

سرسید احمد خان برصغیر کی متنازعہ ترین شخصیت تھے۔ جدت پسند تھے اور شوق رہ نوردی میں الحاد وگمراہی کے چوراہے میں آکھڑے ہوئے۔ انگریز کے زبردست حامی تھے۔ اسی لئے انگریزی نظام تعلیم کے مبلغ و مناد بن کر تمام عمر اسی خدمت میں صرف کر دی۔ ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں مسلمانوں سے غداری کرکے انگریزوں کو پناہ دی۔ انکار حدیث کے فتنہ کے بانی مبانی تھے۔ یعنی مسٹر پرویز کے فکری جد امجد تھے۔ فرشتوں اور جنات کے وجود کا انکار کیا، نصوص قرآنی کا انکار کر کے تحریف قرآن کا ارتکاب کیا اور پھر بزعم خود مفسر قرآن بننے کی سعی لاحاصل بھی فرمائی۔ ان کی تفسیر قرآن کو تحریف قرآن کہنا زیادہ موزوں اور ان کو محرف قرآن کہنا قرین انصاف ہے۔

پیش نظر کتاب میں سرسید کے افکار و نظریات کا نہ صرف پردہ چاک کیا گیا ہے بلکہ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسلّمہ عقائد میں انہوں نے کہاں کہاں ٹھوکریں کھائیں ہیں۔

یہ کتاب مولانا سید تصدق حسین مدظلہ العالی کا عظیم علمی، تاریخی، تحقیقی کارنامہ ہے جس کی طباعت کا بیڑہ ادارۃ العلم والتحقیق جامعہ ابوہریرہ نے اٹھایا ہے۔ کمپیوٹر کتابت، اچھا کاغذ، مضبوط جلد، صفحات 270 اور قیمت صرف 120 روپے جو بہت مناسب ہے۔

رحمت کائنات

مصنف: حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمہ اللہ
ملنے کا پتہ: ادارہ تحفظ حقوق نبوۃ۔ مدنی روڈ اٹک شہر
قیمت 200 روپے

مسئلہ حیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمہ عقیدہ ہے۔ اسلاف سے اخلاف تک سب متفق ہیں کہ نبی اکرم رحمت عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں۔ کیسے زندہ ہیں؟ اور یہ حیات کس طرح کی ہے۔؟ ہم اس کا شعور نہیں رکھتے۔ بل احیاء ولکن لا تشعرون (القرآن) انبیاء کی حیات قبور کو حیاتِ دنیوی پر قیاس کرنا سراسر جہالت ہے۔ ایمان والوں کے لئے صرف اتنا ماننا ہی کافی ہے جو بتایا گیا ہے۔ جو بتایا نہیں اس کے ہم مکلف نہیں۔ "رحمت کائنات" ایک البیلی کتاب ہے جو مدلل بھی ہے اور جامع بھی حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کا نام ہی سند ہے۔ مستزاد یہ کہ اکابر علماء کی تقریظات و تائیدات سے کتاب جگمگا رہی ہے۔

مولاناؒ، رواں قلم، مضبوط علم اور گداز قلب کے مالک ہیں۔ زیر نظر کتاب میں قلم کی روانی، علم کی پختگی، سوز باطنی جھلک رہی ہے بلکہ چھلک رہی ہے۔ مولانا مرحوم کے فرزند و جانشین مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی نے اس کا دوسرا ایڈیشن نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ماشاء اللہ کتاب جمال صوری و کمال معنوی سے مالامال ہے۔ (تبصرہ: حبیب الرحمٰن بٹالوی)

فتح الودود فی حل ابی داؤدؒ

جس طرح حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کی فقاہت ان کے تراجم میں مستور ہے اسی طرح امام ابوداؤد کی فقاہت قال ابو داؤد میں مخفی ہے۔ جس کو مولانا یوسف جاجروی نے آشکارا کیا ہے۔

نیز مشکلاتِ ابی داؤد کو خوبی سے حل کیا ہے۔ فنی اور علمی کتاب ہے۔ دورۂ حدیث کے طلباء کرام اس سے مستغنی نہیں رہ سکتے۔ وہ اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں اور مولانا کو دعائیں دیں۔

مولانا یوسف جاجروی شکریہ اور مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے طلبۂ علوم حدیث کی مشکلات کو حل فرما کر نہایت خوبصورت علمی و دینی خدمت انجام دی ہے۔ بیانِ و انداز سلیس اور رواں، اختصار اور جامعیت کا مرقع ہے۔ کتابت، طباعت عمدہ مناسب کاغذ، دیدہ زیب سرورق ۱۲۲ صفحات۔ قیمت درج نہیں (تبصرہ: حبیب الرحمٰن ہاشمی)

ملنے کے پتے:

مکتبہ تحقیقاتِ علمیہ۔ بدرالعلوم حمادیہ رحیم یار خان
کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

"میر کارواں، مولانا فضل الرحمن۔ دنیائے صحافت کی نظر میں"

مرتب۔ حافظ محمد قاسم
ناشر۔ قاسم اکیڈمی، جامعہ ابی ہریرہ خالق آباد، نوشہرہ سرحد
ضخامت۔ ۱۹۲ صفحات، قیمت۔ درج نہیں

جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن نے اگست ۱۹۹۹ میں امریکہ کے جارحانہ اقدامات کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے للکارا تھا۔ امریکی سفارت کار کی دھمکی کا جواب مولانا نے جس جرأت کے ساتھ دیا وہ تاریخ کا حصہ بن گیا۔ مولانا نے افغانستان کی اسلامی حکومت، اسامہ بن لادن اور پاکستان کے اندرونی معاملات کے حوالے سے امریکہ کو خبردار کیا تھا کہ وہ ان معاملات میں مداخلت نہ کرے ورنہ پاکستان میں کوئی امریکی محفوظ نہیں رہے گا۔

بقیہ 32 پر

مسافرانِ آخرت

گزشتہ مہینوں میں ہمارے بہت سے کرم فرما اور مہربان انتقال کر گئے ہیں۔ اراکین ادارہ لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور تمام مرحومین کے لئے دعاءِ مغفرت کرتے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ دعاءِ مغفرت و ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)

ملک خدا بخش صاحب مرحوم: حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق حاجی پیر بخش صاحب مرحوم و مغفور کے فرزند تھے اور بہاولپور گھلواں ضلع بہاولپور کے علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔

ہمشیر مرحومہ حافظ محمد طارق: ہمارے مہربان اور مخلص معاون محترم حافظ محمد طارق صاحب (بہاولپور) کی ہمشیر صاحبہ۔

اہلیہ مرحومہ جناب رحمت علی صاحب: ماڈل ٹاؤن لاہور

محترم قاضی محمد طاہر علی ہاشمی کو صدمات: ہمارے رفیق فکر اور مہربان جناب قاضی محمد طاہر علی ہاشمی حویلیاں (ہزارہ) کے خسر مولانا حافظ فضل الرحمٰن مرحوم اور تایاجان حکیم قاضی محمد یونس مرحوم یکے بعد دیگرے رحلت فرما گئے۔

بھاوج مرحومہ:۔ محترم محمد رفیق صاحب: بورے والہ میں ہمارے معاون و مہربان محترم محمد رفیق صاحب کی بھاوج مرحومہ۔ انتقال۔ دسمبر ۱۹۹۹ء

مشتاق احمد صاحب مرحوم: مجلس احرار اسلام لیاقت پور کے صدر محترم قاری ظہور الرحیم صاحب کے ماموں اور سسر مشتاق احمد صاحب مرحوم۔ انتقال: ۲۳ رمضان، ملتان۔

میاں محمد اویس کو صدمہ: مجلس احرار اسلام لاہور کے رہنما اور رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ میاں محمد اویس کی خوش دامن صاحبہ کا انتقال، مدینہ منورہ۔

والدہ مرحومہ: محترم جام مختیار احمد صاحب، ماہڑہ (ضلع مظفر گڑھ)

محترم اللہ ڈوایا مرحوم: (محلہ کوٹلہ تولیخان ملتان) قدیم احرار کارکن اور حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق خاص

والدہ مرحومہ: محترم حکیم محمد حذیفہ صاحب ملتان۔

والدہ مرحومہ محترم سید اظہر علی مظہر صاحب (سرگودھا) مرحومہ: حضرت امیر شریعت کی منہ بولی بیٹی تھیں۔

وحید چیمہ مرحوم: رکن مجلس احرار اسلام گجرات۔ جواں سالی میں ٹریفک حادثہ میں شہید ہو گئے۔

محترم عقیل صدیقی: جماعت اسلامی ملتان کے سابق امیر نہایت مخلص دینی و سیاسی اور سماجی کارکن تھے۔

محمد بوٹا صاحب کو صدمہ: مدرسہ ختم نبوت چناب نگر کے مدرس جناب محمد بوٹا صاحب کی نانی مرحومہ حضرت مولانا عبدالحی بھلوی رحمۃ اللہ علیہ (جانشین حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمہ اللہ) انتقال ۲۸ جنوری ۲۰۰۰ نشتر ہسپتال ملتان

حافظ شیر زمان رحمہ اللہ حضرت مولانا اللہ یار خان رحمہ اللہ کے فرزند، انتقال، مرشد آباد (چکڑالہ)

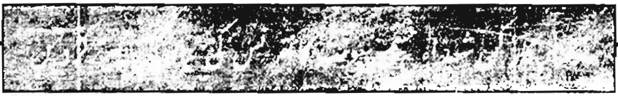

سرکلر

مجلس احرار اسلام کے زیرِ اہتمام ۲۲ ویں سالانہ شہداء ختمِ نبوت کانفرنس

۲، ۳، مارچ ۲۰۰۰ء کو مسجدِ احرار چناب نگر (ربوہ) میں منعقد ہو رہی ہے۔ احرار کارکن اس کانفرنس کو مثالی کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لیے تیاریاں تیز کر دیں۔

(۱) عنقریب اشتہارات آپ تک پہنچ رہے ہیں۔ انہیں نمایاں طور پر چسپاں کریں۔

(۲) زیادہ سے زیادہ احباب کو شرکت کی دعوت دیں اور قافلوں کی صورت میں پہنچیں۔

(۳) ہر کارکن سرخ قمیص ہمراہ لائے اور اجتماع میں پہن کر شریک ہو۔

(۴) طے شدہ نظم کی مکمل پابندی کریں۔

عنقریب مزید ہدایات تمام ذمہ دار حضرات کو ارسال کی جا رہی ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید عطاء المہیمن بخاری
(مرکزی امیر)

محمد اسحٰق سلیمی
(مرکزی ناظم اعلیٰ)

قرآنِ کریم اور علمِ نفسیات

قیمت: 180 روپے

اعجاز قرآنی کا ایک منفرد شاہکار، انسانی نفسیات اور حکام قرآن کے اچھوتے موضوع پر لاجواب کتاب

ناشر: طیب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

فون: 061 - 41501-540513

انوار البیان
فی کشف اسرار القرآن

کامل 9 جلدیں

سلیس اور عام فہم اردو زبان میں سب سے پہلی مفصل اور جامع تفسیر دلنشین انداز میں احکام و مسائل اور مواعظ و نصائح کی تشریح- اسباب نزول کا مفصل بیان تفسیر و حدیث اور کتب فقہ کے حوالوں کے اہتمام کے ساتھ۔ علماء، طلباء کے لیے ایک بے مثال علمی تحفہ

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مدظلہ مہاجر مدنی

تاریخ جنات و انسان
اور اُن کی دعوت

اپنے دلچسپ اور منفرد عنوان پر ایک اچھوتی تصنیف

علماء دیوبند کی تصدیق شدہ معلوماتی کتاب

قیمت: 135 روپے

ناشر: طیب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

فون: 061 - 41501-540513

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے جملہ خطبات، ملفوظات و تالیفات سے منتخب سینکڑوں الہامی تفسیری نکات کا مجموعہ

اشرف التفاسیر
سبق الغایات فی نسق الآیات

اعلیٰ کاغذ، معیاری کمپیوٹر کتابت

خوبصورت چار جلدوں میں

قیمت مکمل سیٹ: 1200

مقدمہ و ترتیب: شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت، نکات دقیقہ و لطائف عجیبہ سے مزین شریعت و طریقت کے مسائل آیات سے عجیب استدلال اور قرآنی آیات متعارضہ میں رفع تعارض کے علاوہ اشکالات کا مسکت جواب

ناشر: دارالتالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

فون: 061 - 41501-540513

جنّت میں گھر بنائیے!

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ)
مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام

مرکزی مسجد عثمانیہ

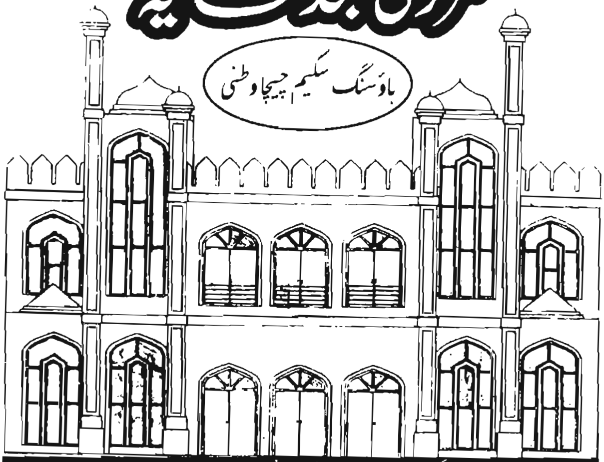

آرکیٹیکٹ: محمد عمران محبوب فیصل آباد 754274

مرکزی مسجد عثمانیہ

ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی کی تعمیر جاری ہے نقد یا سامان کی صورت میں تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اللہ سے اجر پائیں

رابطہ و معلومات اور ترسیل زر کے لیے

دفتر دار العلوم ختم نبوت بلاک نمبر 12 چیچا وطنی فون نمبر: 611657 - 0445

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 9-2324 نیشنل بنک جامع مسجد بازار چیچاوطنی

اکاؤنٹ بنام: مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی

منجانب

انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) فون نمبر 610955 - 0445
ای بلاک لوانکم ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی۔ ضلع ساہیوال پاکستان

ڈاکٹر علامہ خالد محمود مدظلہ کی نادر علمی تصانیف

آثار التنزیل حصہ اول — ضرورت القرآن، خصوصیات قرآن، [illegible] فی القرآن، [illegible] قرآن [illegible] قرآن جیسے اہم [illegible] مضامین پر مشتمل عظیم شاہکار =195/

آثار التنزیل حصہ دوم — [illegible] قرآن [illegible] احکام القرآن، قصص القرآن [illegible] مستشرقین کی آراء [illegible] مضامین پر مشتمل کتاب —— =195/

آثار التشریع — [illegible] تقلید [illegible] —— =195/

مطالعہ بریلویت مکمل سیٹ آٹھ جلد — [illegible] =775/

مقام حیات — [illegible] 170

عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم نبوت — حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ختم نبوت پر نایاب کتاب —— =140/

آثار الاحسان — [illegible] تصوف [illegible] =195/

معیار صحابیت — رافضیت کی تاریخ [illegible] جواب —— =75/

[illegible] امام اعظم ابوحنیفہ کا شجرہ علمی محدثین اور فقہا کی نسبت سے تعارف =20/

بخاری اکیڈمی

دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

توحید وختمِ نبوّت کے علمبردارو، ایک ہوجاؤ (سید ابوذر بخاریؒ)

شہدائے ختمِ نبوّت کانفرنس

بائیسویں ۲۲ سالانہ دو ۲ روزہ

۲، ۳ مارچ ۲۰۰۰ء
جمعرات، جمعہ

جامع مسجد احرار
چناب نگر (ربوہ) ضلع جھنگ

زیرِ سرپرستی: شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

زیرِ صدارت: امیرِ احرار حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم // یادگارِ احرار محترم چودھری ثناء اللہ بھٹہ

مدعووین

- مولانا محمد اعظم طارق (صدر سپاہِ صحابہ)
- مولانا زاہد الراشدی (پاکستان شریعت کونسل)
- مولانا ڈاکٹر سید شیر علی صاحب (دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)
- مولانا منظور احمد چنیوٹی (انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ)
- مولانا مجاہد الحسینی
- حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی (ناظمِ اعلیٰ مجلس احرار اسلام)
- حضرت مولانا علاء الدین (دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان)
- مولانا محمد امین ربانی (حرکت الجہاد الاسلامی)
- جناب سید محمد کفیل بخاری (مجلس احرار اسلام)
- جناب عبداللطیف خالد چیمہ (سیکرٹری نشر و اشاعت مجلس احرار اسلام)
- مولانا سیف الدین سیف (جمعیت علماءِ اسلام)
- مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک)
- پیر سیف اللہ خالد (لاہور)
- مولانا محمد مغیرہ (مجلس احرار اسلام)
- پروفیسر خالد شبیر احمد (مجلس احرار اسلام)
- پیر سید محمد اسعد شاہ ہمدانی
- حافظ شفیق الرحمٰن (لاہور)
- نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ (لاہور)
- ملک ربنواز ایڈووکیٹ (چنیوٹ)
- چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ (مجلس احرار اسلام لاہور)
- سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ
- سید خالد مسعود گیلانی
- صوفی بشیر احمد
- حافظ محمد اکرم احرار
- محترم حسین اختر

پروگرام ان شاء اللہ

۲، مارچ بروز جمعرات

بعد از ظہر تا عصر

احرار ورکرز کنونشن

- بعد نماز مغرب: مجلس ذکر
- بعد نماز عشاء: اجتماع عام

۳، مارچ بروز جمعہ

- بعد نماز فجر: درسِ قرآن وحدیث
- ۱۱ بجے تا نماز عصر: اجتماع عام

نوٹ: درج بالا مدعووین حضرات میں سے اکثر نے کانفرنس میں شرکت کا وعدہ فرمایا ہے۔ مزید علماء واکابر سے رابطہ جاری ہے۔ تفصیلی اشتہار عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

زیرِ اہتمام: تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام، پاکستان

فون: چناب نگر: 211523 - 04524 ملتان: 511961 - 061 لاہور: 5865465 - 042 چیچہ وطنی: 610953 - 611657 - 0445 چنیوٹ: 333155 - 0466